روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

جلد ۱

براہین احمدیہ

چہار حصص

دیباچہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت تصانیف اس سے قبل رُوحانی خزائن کے نام سے ایک سیٹ کی صورت میں طبع ہوچکی ہیں لیکن ایک عرصہ سے نایاب ہونے کی وجہ سے اس بات کی شدت سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ اس رُوحانی مائدہ کو دوبارہ شائع کرکے تشنہ روحوں کی سیرابی کا سامان کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا بیحد احسان ہے کہ اسکی دی ہوئی توفیق سے خلافت رابعہ کے بابرکت دور میں اب ان کتب کو دوبارہ سیٹ کی صورت میں شائع کیا جارہا ہے۔ یہ کتب اکثر چونکہ اُردو زبان میں ہیں اور اُردو دان طبقہ کی اکثریت پاکستان میں ہے اس لئے مناسب تو یہ تھا کہ ان کتب کی اشاعت بھی پاکستان میں ہوتی۔ لیکن ناگزیر مشکلات کی وجہ سے مجبوراً بیرون پاکستان سے ہی ان کی اشاعت کا فیصلہ کرنا پڑا۔

اس ایڈیشن کے سلسلہ میں چند امور قابل ذکر ہیں۔

ا۔ قرآنی آیات کے حوالے موجودہ طرز پر (نام سورۃ : نمبر آیت) نیچے حاشیہ میں دیئے گئے ہیں۔

ب۔ سابقہ ایڈیشن سے محض کتابت کی غلطیوں کی تصحیح کی گئی ہے۔

ج۔ ہاتھ سے لکھی ہوئی انگریزی عبارات کو صاف TYPE میں پیش کیا گیا ہے۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ سعید روحوں کو ان رُوحانی خزائن کے ذریعہ راہِ ہدایت نصیب فرمائے اور ہماری حقیر کوششوں کو قبولیت بخشے۔ آمین

خاکسار

الناشر

۲۰ نومبر ۱۹۸۴ء

مبارک احمد ساقی ایڈیشنل ناظر اشاعت

براہین احمدیہ

براہین احمدیہ کا پہلا اور دوسرا حصہ ۱۸۸۰ء میں اور تیسرا حصہ ۱۸۸۲ء میں اور چوتھا حصہ ۱۸۸۴ء میں پہلی بار شائع ہوا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب کہ انگریزی دورِ حکومت پورے عروج پر تھا اور عیسائی مشنری پوری قوت سے تبلیغِ عیسائیت میں مشغول تھے۔ جگہ جگہ بائیبل سوسائٹیاں قائم کی گئیں اور اسلام اور بانئ اسلامؐ کے خلاف صدہا کتابیں شائع کی گئیں اور کروڑہا کی تعداد میں مفت پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ ان کی رفتارِ ترقی کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ ۱۸۵۱ء میں عیسائیوں کی تعداد ہندوستان میں اکانوے ہزار تھی اور ۱۸۸۱ء میں چار لاکھ ستر ہزار تک پہنچ گئی۔

دوسری طرف آریہ سماج اور برہمو سماج کی تحریکوں نے جو اپنے شباب پر تھیں اسلام کو اپنے اعتراضات کا نشانہ بنایا ہوا تھا۔ گویا اسلام دشمنوں کے نرغہ میں گھر کر رہ گیا تھا۔ ان سب تحریکوں کا مقصدِ وحید اسلام کو کچل ڈالنا اور قرآن مجید اور بانئ اسلامؐ کی صداقت کو دُنیا کی نگاہوں میں مشتبہ کرنا تھا۔ آریہ سماج ویدوں کے بعد کسی الہامِ الٰہی کی قائل نہ تھی۔ اور برہمو سماج والے سرے سے الہامِ الٰہی کے منکر تھے۔ اور مجرد عقل کو حصولِ نجات کے لئے کافی خیال کرتے تھے۔ اور تعلیم یافتہ مسلمان یورپ کے گمراہ کن فلسفہ سے متأثر ہو کر اور عیسائی ملکوں کی ظاہری اور مادی ترقیات کو دیکھ کر الہامِ الٰہی کے منکر ہو رہے تھے اور علماء کا گروہ آپس میں تکفیر بازی کی جنگ لڑ رہا تھا۔ اسلام کی اس بے بسی و بیکسی کا نقشہ مولانا حالی مرحوم نے ۱۸۷۹ء میں اپنی مسدس میں یوں کھینچا ہے ؎

رہا دین باقی نہ اسلام باقی ؂ اِک اسلام کا رہ گیا نام باقی

پھر ملّتِ اسلامیہ کی ایک باغ سے تمثیل دے کر فرماتے ہیں ؎

پھر اک باغ دیکھے گا اُجڑا سراسر ؂ جہاں خاک اُڑتی ہے ہر سُو برابر
نہیں تازگی کا کہیں نام جس پر ؂ ہری ٹہنیاں جھڑ گئیں جس کی جل کر
نہیں پھول پھل جس میں آنے کے قابل ؂ ہوئے رُوکھ جس کے جلانے کے قابل
یہ آواز پیہم وہاں آ رہی ہے ؂ کہ اسلام کا باغ ویراں یہی ہے

اس ماحول میں جبکہ قرآن مجید کی حقیقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت خود مسلمان کہلانے والوں پر بھی مشتبہ ہو رہی تھی اور کئی ان میں سے عیسائیت کی آغوش میں آگرے تھے۔ آپ نے براہین احمدیہ کتاب لکھا جس میں آپ نے قرآن مجید کا کلام الٰہی اور مکمل کتاب اور بے نظیر ہونا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے دعوئی نبوت ورسالت میں صادق ہونا ناقابلِ تردید دلائل سے ثابت کیا اور ان دلائل کے مقابل کسی دشمن اسلام کے ایسے دلائل کے ثلث یا رُبع یا خمس پیش کرنے والے کے لئے دس ہزار روپیہ کا انعام مقرر کیا اور ہر مخالف اسلام کو مقابلہ کے لئے دعوت دی۔

براہین احمدیہ کا اثر

اس کتاب سے مسلمانوں کے حوصلے بڑھ گئے۔ چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے جو سردار اہل حدیث سمجھے جاتے تھے اس کتاب کا خلاصۂ مطالب لکھنے کے بعد اپنی رائے ان الفاظ میں ظاہر کی:۔

"اب ہم اپنی رائے نہایت مختصر اور بے مبالغہ الفاظ میں ظاہر کرتے ہیں۔ ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں شائع نہیں ہوئی۔ اور آئندہ کی خبر نہیں لعلّ اللّٰہ یحدث بعد ذٰلک امرا۔ اور اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی وجانی وقلمی ولسانی وحالی وقالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم پائی گئی ہے۔

ہمارے ان الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے تو ہم کو کم سے کم ایک ایسی کتاب بتادے جس میں جملہ فرقہائے مخالفین اسلام خصوصاً فرقہ آریہ وبرہم سماج سے اس زور شور سے مقابلہ پایا جاتا ہو۔ اور دو چار ایسے اشخاص انصار اسلام کی نشان دہی کرے جنہوں نے اسلام کی نصرت مالی وجانی وقلمی ولسانی کے علاوہ حالی نصرت کا بھی بیڑا اٹھا لیا ہو۔ اور مخالفین اسلام ومنکرین الہام کے مقابلہ میں مردانہ تحدّی کے ساتھ یہ دعویٰ کیا ہو کہ جس کو وجودِ الہام میں شک ہو وہ ہمارے پاس آکر اس کا تجربہ ومشاہدہ کرے اور اس تجربہ ومشاہدہ کا اقوام غیر کو مزہ بھی چکھا دیا ہو۔" (اشاعۃ السنۃ جلد ۷ صفحہ ۱۶۹)

یہ وہ عظیم الشان کتاب ہے جو اپنے زمانہ کی ضرورت کے لحاظ سے بے نظیر کتاب ثابت ہوئی جس کا مقابلہ کرنے سے تمام منکرین اسلام عاجز آگئے اور اسلام کو فتح عظیم حاصل ہوئی۔ ایسی کتاب کی طباعت واشاعت میں معاونت کرنے کے لئے مسلمان امراء اور خواص وعوام کو اپیلیں کی گئیں لیکن چند مسلمانوں نے بطور اعانت و پیشگی قیمت روپیہ بھیجا۔ براہین احمدیہ کے صفحہ ۱۲ [لہ] پر حضرت مؤلف براہین احمدیہؑ نے ان معاونین کے اسماء مع تقدیم جن کی کل میزان پانچ سو روپیہ سے بھی کم ہے تحریر فرمائے ہیں جن میں نوابوں اور ریاستوں کے وزراء کے بھی نام ہیں۔ آپؑ نے ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان کے اسماء کے ذکر کی یہ وجہ تحریر فرمائی ہے:۔

"تا جب تک صفحۂ روزگار میں نقش افادہ اور افاضہ اس کتاب کا باقی رہے ہر ایک مستفیض کہ جس کا اس کتاب سے وقت خوش ہو مجھ کو اور میرے معاونین کو دعائے خیر سے یاد کرے۔"

خاکسار

جلال الدین شمس

لہ براہین احمدیہ کے حاشیہ پر طبع بار اوّل کے صفحات دیئے گئے ہیں

اِنڈیکس مضامین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کلید مضامین براہین احمدیہ

مرتبہ: جلال الدین شمس

الف

اللہ:-

۱- ذاتِ واجب الوجود کا اسم اعظم ہے۔ حاشیہ ص ۱۱۵

۲- باصطلاح قرآن اس ذات کا نام ہے جو مستجمع جمیع صفاتِ کاملہ و کمالاتِ تامہ ہے۔ اسی وجہ سے اللہ کے اسم کو قرآن شریف میں جمیع صفاتِ کاملہ کا موصوف ٹھیرایا ہے۔

ص ۱۱۵ ح و ۴۳۵ ح و ۵۱۷ ح ح ※

۳- اللہ تعالیٰ کی طرف ہندوؤں، آریوں، عیسائیوں اور برہمنوں کا مخالف شانِ الوہیت صفاتِ ناقصہ منسوب کرنا۔ ص ۴۳۶ ح-۴۴۴

آدم:-

۱- ابوالبشر۔ سب سے پہلے الہام حضرت آدم ابوالبشر کو ہوا تھا۔ ص ۳۹۱ ح

۲- تمام مرسل رُوحانی آدم ہیں اور اُن کی اُمت کے نیک لوگ اُن کی روحانی نسلیں ہیں۔ ص ۴۵۵

۳- الہام فخلقت اٰدم میں آدم سے مراد ابوالبشر نہیں بلکہ وہ شخص مراد ہے۔ جس سے سلسلۂ ارشاد و ہدایت کا قائم ہو کر رُوحانی پیدائش کی بنیاد ڈالی جائے۔ گویا وہ رُوحانی زندگی کی رُو سے حق کے طالبوں کا باپ ہے۔ اور یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے جس میں رُوحانی سلسلہ کے قائم ہونے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جب کہ اس سلسلہ کا نام و نشان نہیں۔

ص ۵۱۶ ح ح

※ نوٹ:- جہاں صفحہ کے نیچے ح ہے اس سے مراد اُس صفحہ کا حاشیہ ہے۔ اور جہاں "ح ح" ہے اس سے مراد حاشیہ در حاشیہ ہے۔ (شمس)

آریہ سماج :-

آزادی :-

آیاتِ قرآنیہ :-

اسم اعظم :-

اسم اعظم ذات واجب الوجود کا اللہ ہے صفحہ ۱۱۵ ح

اشاعت علم دین :-

اس زمانہ میں سب سے مقدم اشاعت دین ہے ص ۱

اشتہارات :-

۱- اسلامی انجمنوں کی خدمت میں التماس ضروری صفحہ ۱۲۷

۲- اشتہار ضروری درباره قیمت براہین احمدیہ صفحہ ۵۵

۳- عرض ضروری بحالت مجبوری

ملخص- ہر دینی و دنیوی کام میں تعاون کی ضرورت۔ مسلمانوں کا آیت تعاونوا علی البر والتقوی میں مندرجہ اصول کو فراموش کرنا اور غیر مسلموں کا تعاونوا پر عمل کرنا مسلمانوں کی دین سے بے رغبتی اور یہود کی طرح صرف ظواہر پرستی اشاعت علم دین سے غفلت اور بے پرواہی اور اپنے اموال کو بے جا خرچ کرنا اور دنیا ہی کے فکر میں لگے رہنا۔ مؤلف کا براہین احمدیہ کی اشاعت کے لئے امراء اسلام پر بھروسہ کرنا آخر ان کی طرف سے مایوسی۔ اور خدا تعالے پر توکل اور اس کی مدد پر پختہ یقین۔ صفحہ ۵۹-۶۰

۴- گذارش ضروری متعلق قیمت براہین احمدیہ صفحہ ۱۳۶

۵- مسلمانوں کی حالت اور اسلام کی غربت نیز بعض ضروری امور سے اطلاع۔ صفحہ ۱۳۴

۶- انعامی اشتہار دس ہزار روپیہ-

ان کے لئے جو قرآن مجید سے پیش کردہ دلائل کی مانند اپنی کتاب سے ویسے دلائل پیش کریں یا بصورت عجز اپنے عاجز ہونے کا اقرار کرکے ہمارے پیش کردہ دلائل کو نمبروار توڑیں۔ صفحہ ۲۴-۵۲

اضلال الٰہی :-

جو لوگ خدا سے لاپرواہ ہوتے ہیں۔ اور راستہ طلب کرنے میں آپ سستی کرتے اور اپنے تئیں اس فیض کے لائق نہیں بناتے کہ خدا کے قانون قدیم میں محنت اور کوشش کرنے والوں کیلئے مقرر ہے اس حالت کا نام اضلال الٰہی ہے۔ صفحہ ۵۵۲ ح - ۵۶۵

اعتراضات (متعلقہ الہام اور الہامی کتب) اور ان کے جوابات

۱- اعتراض:- دوسری الہامی کتابوں پر قرآن مجید کو افضل ماننے سے دوسری الہامی کتابیں ادنیٰ درجہ کی ماننی پڑیں گی۔ حالانکہ وہ سب ایک خدا کا کلام ہیں۔

جواب:- بہ اعتبار نفس الہام سب کتابیں

مساوی ہیں۔ مگر باعتبار زیادتِ
بیان امور مکملاتِ دین بعض کو
بعض پر فضیلت ہے۔ صـ۷۳

۲۔ اعتراض:۔ کیا وجہ ہے کہ سب الہامی
کتابوں میں برابر حقائق و معارف
نہیں رکھے گئے؟

جواب:۔ وحی بغیر کسی باعث اور محرک کے
نہیں ہوتی۔ پہلی کتابوں کو وہ تمام
وجوہ محرک پیش نہ آئے۔ اور
قرآن شریف کو پیش آ گئے۔ صـ۷۳

۳۔ اعتراض:۔ کسی اُمّی محض کا کتب مدوّنہ
مروجہ کے حقائق کو بیان کرنا
بذریعہ سماعت بھی ہو سکتا ہے یہ
کچھ مسائل دقیقہ علمیہ نہیں جن کا جاننا
بغیر باقاعدہ تعلّم کے محال ہو۔ اور
اس کا تفصیلی جواب۔ صـ۱۴۰

۴۔ اعتراض:۔ گو عقلی طور پر کلام خدا بے مثل
ہونا چاہیئے۔ لیکن ایسا کلام کہاں
ہے جس کا بے مثل ہونا صریح دلیل
سے ثابت ہے؟

جواب:۔ وہ قرآن کریم ہے اور اس کی
وجوہ بے نظیری کا ذکر۔ اور
قرآن شریف کے تمام حقائق الٰہیہ
پر حاوی ہونے کے ثبوت کے
ہم ذمہ وار ہیں۔ اگر کوئی طالب
حق کسی زبان کی کتاب سے
الٰہیات کا کوئی دقیقہ پیدا کرے
ہم اُسے قرآن شریف سے نکال
دیں گے۔ صـ۲۲۸-۲۸۲

۵۔ اس اعتراض کا جواب کہ بولی انسان کی
ایجاد ہے۔ اس لئے بلاغت و فصاحت اور
دوسرے کمالات متعلقہ کلام میں انسان
مراتب اقصیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ جب
عند العقل یہ بات جائز ہوئی تو قرآنی بلاغت
کی نظیر بنانا بھی جائز ہوا۔ نیز دین دہم کا
جواب کہ بولیوں میں ہمیشہ صدہا طرح کے
تغیر و تبدّل خود بخود ہوتے رہتے ہیں۔
جن سے بولیوں میں انسانی تصرّف کا ثبوت
ملتا ہے۔ صـ۲۲۵-۲۲۸

۶۔ اعتراض:۔ جنگلی آدمی جو بے زبانی کی
حالت میں محض اشارات سے
گذارا کرتے ہیں کیوں انہیں بذریعہ
الہام کسی بولی سے مطلع نہیں کیا
جاتا؟ صـ۲۲۸

جواب:۔ الہام و القاء کے لئے مادہ
قابلہ کا ہونا اور خصوصیت حصّہ کا

پایا جانا ضروری ہے پڑ دلو
شرطیں ابتدا میں پائی گئیں۔
ص ۴۳-۴۶/۴

۷۔ اس اعتراض کا جواب کہ اگر اقتدارِ الوہیت
جو الہامی چیزوں کا نشان سمجھا گیا ہے۔
نبیوں کے شاملِ حال ہوتا تو اُن کو تکلیفیں
کیوں پیش آتیں۔ ص ۲۷۵ ح

۸۔ اس اعتراض کا جواب کہ بسم اللہ
الرحمٰن الرحیم میں رحمٰن
مؤخر ہونا چاہیئے اور رحیم مقدم۔
کیونکہ بلاغت یہ ہے کہ قلت سے کثرت
کی طرف انتقال ہو نہ کہ کثرت سے قلت
کی طرف۔ ص ۴۳۲-۴۳۴ ح

۹۔ اس اعتراض کا جواب کہ خدا تعالیٰ سب
کو ہدایت کیوں نہیں دیتا۔ اور اس میں صفتِ
اضلال کیوں پائی جاتی ہے۔ ص ۵۶۵ ح

۱۰۔ اس اعتراض کا جواب کہ قرآن مجید کے
جس قدر نکات و لطائف اور خواصِ عجیبہ
بتائے جاتے ہیں یہ سب مسلمانوں کے طبعزاد
ہیں ورنہ قرآن ان سے خالی ہے۔
ص ۶۵۸-۶۶۸

۱۱۔ اعتراض:۔ اگر الہام رسولوں کی وحی کے
مشابہ ہو سکتا ہے تو صحابہ کو
ایسا الہام کیوں نہ ہوا؟
جواب ۱۱۔ کیا ممکن نہیں ایسے الہامات انہیں
ہوئے مگر مصلحتِ وقت سے
عام طور پر اُن کو شائع نہ کیا۔
نبوت کے عہد میں مصلحتِ ربانی کا
یہی تقاضا تھا کہ غیر نبی کے الہامات
نبی کی وحی کی طرح قلمبند نہ ہوں
لیکن بعد کے اولیاء اور صاحب
کمالاتِ باطنیہ کے الہامات
قلمبند ہوتے چلے آئے ہیں اُن کی
تصدیق کے لئے شیخ عبدالقادر
جیلانی اور مجدد الف ثانی کے
مکتوبات اور فتوح الغیب اور
دیگر اولیاء کی کتابیں دیکھیں۔
ص ۶۵۲ ح ح

۱۲۔ الہام کے متعلق اس اعتراض کا مفصل جواب
کہ امورِ غیبیہ الہام کی حقانیت پر کیونکر
حجتِ قاطع ہوں گے جبکہ منجم اور قیافہ دان
کاہن رمال وغیرہ بھی کبھی کچھ نہ کچھ بتلا دیتے
ہیں۔ اور بعض اوقات اُن کی بات سچی بھی
ہو جاتی ہے۔ ص ۲۴ ح

(مزید دیکھو شبہات و وساوس)

اعلام:۔ براہین احمدیہ حصہ سوم میں پیشگی

کرنے سے دو فائدے (۱) تابع متبوع کی متابعت کی تاثیریں معلوم ہوں (۲) نئے مستفیض کی تعریف کرنے میں بہت سی اندرونی بدعات اور مفاسد کی اصلاح مقصود ہے۔

ص ۲۷۰ ، ۲۷۳ ح ح

۲۔ الہامات میں مدح کا حقیقی مصداق۔

ہر ایک مدح و ثنا جو کسی مومن کے الہامات میں کی جائے وہ حقیقی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح ہوتی ہے اور وہ مومن بقدر اپنی متابعت کے اس مدح سے حصّہ حاصل کرتا ہے۔ ص ۵۸۱ ح ح

۳۔ الہامات جو مختلف زبانوں میں مؤلف

براہین احمدیہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوئے بہت سے اُن میں سے ایسے امور غیبیہ پر مشتمل ہیں جو مستقبل میں وقوع پذیر ہونے والے تھے۔ ذیل میں ہم ان الہامات کو لکھتے ہیں جو متفرق صفحات میں حاشیہ در حاشیہ میں درج ہیں۔

اُردو اور فارسی میں

آج حاجی ارباب محمد لشکر خاں کے قرابتی کا روپیہ آتا ہے۔ ص ۵۶۵

اس نشان کا مدّعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب ہے ص ۴۲۳

اگر خدا ایسا نہ کرتا تو دنیا میں اندھیر پڑ جاتا ص ۶۰۴

ایک الہام کے معنے کہ ملأ اعلیٰ کے لوگ خصومت میں ہیں۔ ص ۵۹۸

بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے۔ ص ۶۲۲

بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید۔ ص ۴۲۳

براہین کے مضامین پر اطلاع پانے سے آخر کار مخالفین کو شکست فاش ہوگی۔ ص ۲۶۴

بست و یک روپیہ آنیوالے ہیں۔ ص ۶۲۲

بالفعل نہیں۔ ص ۲۲۹

پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار۔ ص ۴۲۳

تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا۔ ص ۴۲۲

خدا تیرے سب کام درست کر دے گا۔ ص ۶۲۲

دس دن کے بعد میں موج دکھاتا ہوں۔ ص ۵۵۹

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ ص ۶۶۵

ڈگری ہو گئی ہے مسلمان ہے۔ ص ۶۵۱

عبداللہ خان ڈیرہ اسماعیل خاں۔ ص ۲۵۱

کرمہائے تو ما را کرد گستاخ ص ۶۶۲

میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا } ص ۶۶۵

انگریزی زبان میں

آئی ایم بائی عیسیٰ ص ۵۲۳ ح ح

آئی ایم کوئرلر ص ۵۶۳ ح ح

عبرانی

عربی زبان میں

قیل ارجعوا الی اللہ — ص ۴۰۷/۲۲

کتاب الولی ذوالفقار علی — ص ۵۹۱/۲۲

کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی — ص ۴۴۷/۲۲

کزرعٍ اخرج شطأہٗ — ص ۴۱۳/۲۲

کل یومٍ ھو فی شان — ص ۴۷۰/۲۲

کنت کنزاً مخفیاً — ص ۴۱۱/۲۲

لاتخف انک انت الاعلیٰ — ص ۴۵۸/۲۲

لاتقف مالیس لک بہٖ علم — ص ۴۰۸/۲۲

لعلک باخعٌ نفسک — ص ۴۰۸/۲۲

لم یکن الذین کفروا من اھل الکتاب — ص ۴۰۳/۲۲

ماکان لہٗ ان یدخل فیھا الا خائفاً — ص ۴۰۹/۲۲

ماودعک ربک — ص ۴۴۹/۲۲

مبارک ومبارک وکل امرٍ مبارک — ص ۴۴۷/۲۲

متع اللہ المسلمین ببرکاتھم — ص ۴۱۶/۲۲

محمد رسول اللہ والذین معہٗ — ص ۴۱۶/۲۲

منجیک من الغم — ص ۴۴۰/۲۲

نحن نزلناہ وانا لہٗ لحافظون — ص ۴۴۷/۲۲

نصرت بالرعب واحییت بالصدق — ص ۵۸۳/۲۲

نصرت وقالوا لات حین مناص — ص ۵۸۳، ۵۹۱/۲۲

نصرک اللہ — ص ۴۱۸/۲۲

نفخت فیک من لدنی روح الصدق — ص ۵۹۱ و ۴۱۲/۲۲

واذا سألک عبادی عنی — ص ۴۰۳/۲۲

واذا قیل لھم اٰمنوا — ص ۴۰۷/۲۲

واذا قیل لھم لاتفسدوا فی الارض — ص ۴۰۲/۲۲

واذ یمکر بک الذین کفروا — ص ۴۰۹/۲۲

واقم الصلوٰۃ لذکری — ص ۴۱۷/۲۲

والقیت علیک محبۃً منی ولتصنع علیٰ عینی — ص ۴۱۲/۲۲

واما بنعمۃ ربک فحدث — ص ۵۴۵/۲۲

وانبئونی من مثل ھؤلاء — ص ۴۱۶/۲۲

وان تعدوا نعمۃ اللہ — ص ۴۲۰/۲۲

وان علیک رحمتی — ص ۴۰۰/۲۲

وانک من المنصورین — ص ۴۰۰/۲۲

وان معی ربی سیھدین — ص ۴۱۲/۲۲

وان یتخذونک الا ھزواً — ص ۴۱۱/۲۲

وانی فضلتک علی العالمین — ص ۴۳۰/۲۲

وان یروا اٰیۃً یعرضوا — ص ۵۹۲/۲۲

وبالحق انزلناہ وبالحق نزل — ص ۵۹۳/۲۲

واتخذوا من مقام ابراھیم مصلّٰی — ص ۴۰۸/۲۲

وتلک الایام نداولھا — ص ۴۰۲/۲۲

حاشیہ در حاشیہ

۴- الہام کا اجنبی زبان میں ہونا اور اس کی کیفیتِ نزول

الہام اور نا آشنائی لہجہ وزبان میں کچھ فرق آجاتا ہے۔ مگر اکثر صاف صاف اور غیر ثقیل فقرات میں کم فرق آتا ہے۔ ایک یہ بھی ہوتا ہے کہ جلدی جلدی القاء ہونے کی وجہ سے بعض الفاظ یادداشت سے باہر رہ جاتے ہیں۔ ص ۵۷ ح

۵۔ الہام الٰہی کا دروازہ کھلا ہے۔ کسی زمانہ میں بند نہیں رہا۔ ص ۲۱۶ ح

۶۔ الہام الٰہی کے مسلمانوں پر نازل ہونیکے ثبوت میں اپنے الہامات پیش کرنا۔ ص ۲۴۴ ح

۷۔ الہام الٰہی کے متعلق پنڈت شیو نرائن اگنی ہوتری کے وساوس کا جواب۔

ص ۲۴۶ - ۳۸۹ ح

۸۔ الہام الٰہی سے ہدایت حاصل کرنیوالے الہام الٰہی کی ہدایت ہر ایک طبیعت کیلئے نہیں بلکہ صفت تقوٰی اور صلاحیت سے متصف طبائع صافیہ کے لئے ہے۔ وہی ہدایت کاملہ الہام سے منتفع ہوتے ہیں۔ اور ان تک الہام الٰہی پہنچ جاتا ہے تائیدی آیات پہلا رکوع سورہ بقرہ اور ابتدائی آیات سورہ جمعہ۔ ص ۱۹۹ - ۲۰۰ ح

۹۔ الہام اوّل۔ سب سے پہلے خدا تعالےٰ کی طرف سے الہام حضرت آدم ابوالبشر کو ہوا تھا۔ ص ۳۹۱ ح

۱۰۔ الہام کی برکات :-

(۱) الہام ہی نے ہمیں ہر ایک قول و فعل اور حرکت و سکون میں حدود معینہ پر قائم کیا اور ادب انسانیت اور پاک روشنی کا طریقہ سکھایا۔ ص ۲۰۹ ح

(۲) الہام کی قوت اثر پر نظر کرنے سے طریق متابعت الہام کا نہایت کھلا ہوا اور وسیع معلوم ہوتا ہے۔ ص ۲۱۲ ح

(۳) خدا کے بندوں کو زیادہ تر نفع پہنچانے والا وہی شخص ہوتا ہے جو الہام اور عقل کا جامع ہو اور اس میں یہ لیاقت ہوتی ہے کہ ہر ایک طور کی طبیعت اور ہر قسم کی فطرت اس سے مستفیض ہو سکے۔ ص ۲۱۳ ح

(۴) ابتداء امر میں خداشناسی الہام ہی کے ذریعہ سے ہوئی اور معرفت الٰہی کا ہمیشہ از سر نو زندہ ہونا الہام ہی کے ہاتھ سے ہوا۔ ص ۲۱۴ ح

(۵) یہ الہام ہی کا فیض ہے کہ انسان نے خدائے بے مثل و مانند کو اسی طرح پرشناخت کر لیا جیسا کہ اس کی ذات کامل و بے عیب کے لائق ہے۔ ص ۲۱۵ ح

(۱۰) توحید الٰہی ہمیشہ الہام ہی کے ذریعہ پھیلتی رہی ہے۔ صفحہ ۲۱۶/ح

۱۱۔ الہام اعمل ما شئت فقد غفرت لک کی تشریح

اس کا یہ مطلب نہیں کہ منہیات شرعیہ تجھے حلال ہیں بلکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ تیری نظر میں منہیات مکروہ کئے گئے ہیں۔ اور اعمال صالحہ کی محبت تیری فطرت میں ڈالی گئی ہے۔ گویا جو خدا کی مرضی ہے وہ بندہ کی مرضی بنائی گئی ہے۔ صفحہ ۴۶۹/ح

۱۲۔ الہام انی فضلتک علی العالمین کی تشریح

یہ تفضیل طفیلی اور جزوی ہے یعنی کامل متبع حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ خدا کے نزدیک اس کے تمام ہمعصروں سے برتر و اعلیٰ ہے۔ صفحہ ۴۴۲/ح ح

۱۳۔ الہام کما ھو معی میں ھُوَ کی ضمیر بتاویل ما فی السموات والارض ہے۔ صفحہ ۵۸۰/ح

۱۴۔ الہام کا پاک چشمہ دین اسلام ہے اور صرف مسلمانوں کو یہ نعمت ملتی ہے۔ صفحہ ۲۸۸/ح

۱۵۔ الہام کی پیروی ملہم کے لئے ضروری ہے جو ملہم یقینی الہام کے مطابق عمل نہ کرے وہ مورد غضب الٰہی ہوتا ہے۔ جیسے بلعم باعور ہوا۔ صفحہ ۲۹۴/ح

۱۶۔ الہام کے ساتھ دلائل عقلیہ کی ضرورت صفحہ ۷۶-۷۷

۱۷۔ الہام کا سلسلہ صرف امت محمدیہ میں جاری ہے۔ باقی اہل مذاہب اس سے محروم ہیں۔ صفحہ ۲۳۹

۱۸۔ الہام کی ضرورت اور برہمو سماج کا ذکر

عقل کسی چیز کی ضرورت کو ثابت کرتی ہے کہ ایسا "ہونا چاہیئے" اور الہام "ہے" تک پہنچاتا ہے کہ وہ شے حقیقت میں موجود ہے۔ صفحہ ۷۹/ح

۱۹۔ الہام کا عربی زبان میں ہونا۔

عربی زبان میں الہام سب سے زیادہ خصوصاً آیات قرآنیہ میں بکثرت اور بتواتر ہوتا ہے۔ صفحہ ۵۷۷/ح

۲۰۔ الہام اور عقل کا موازنہ معرفت الٰہی کے حصول کے لئے ہے۔

صفحہ ۱۵۴-۱۵۷ و صفحہ ۱۶۴

۲۱۔ الہام سے غیر مسلم اقوام کا بے نصیب ہونا۔ صفحہ ۲۸۸/ح

۲۲۔ الہام کے قائلین اور منکرین دونو شکر گذار آدمی میں یکساں نہیں ہو سکتے۔ ایک

ُمتا ہے خدا تعالیٰ نے انسان کو عاجز و کمزور
اور ناقص و بے علم پاکر اس پر رحم کرکے الہام
کے ذریعہ سیدھا راستہ دکھایا۔ دوسرا اپنے
آپ کو خدا کا موجد قرار دیتا ہے۔ ص ۱۱۵ ح

۲۳۔ الہامِ کامل اور حقیقی جو حق الیقین تک
پہنچاتا ہے وہ قرآن شریف ہے۔ ص ۲۹۳ ح

۲۴۔ الہام کے لحاظ سے مسلم اور مسیحی مذہب
اسلام میں فرق۔ ص ۲۴ ح ح

۲۵۔ الہام کے متعلق اس اعتراض کا مفصل
جواب کہ امورِ غیبیہ الہام کی حقانیت پر کیونکر
حجت قاطع ہوں گے جبکہ منجم وغیرہ کی بتلائی
ہوئی بات بھی بعض اوقات سچی ہو جاتی ہے
ص ۲۳ ح (دیکھو پیشگوئیاں)

۲۶۔ الہام کے متعلق تسلی کرنیکی کفالت
جو اسلام کے قبول کرنے پر دلی سچائی
اور روحانی صدق اور خالص اطاعت سے
رغبت ظاہر کرے۔ ہم ہی الہام کے متعلق
تسلی کر دینے کا ذمہ اٹھاتے ہیں۔
ص ۲۳۴ ح

۲۷۔ الہام مشابہ بوحی رسول کا ہونا ممکن ہے۔
(دیکھو ضمن اعتراضات)

۲۸۔ الہام کے نزول کی پانچ صورتیں
ص ۲۲۸ - ۲۶۸ ح ح

صورتِ اوّل۔ جب خدا تعالیٰ کوئی امر
غیبی اپنے بندہ پر ظاہر کرنا
چاہے تو کبھی نرمی سے اور
کبھی سختی سے بعض کلمات
زبان پر کچھ تھوڑی غنودگی کی
حالت میں جاری کر دیتا ہے
اور اسکی مثالیں اپنے الہامات
سے۔ ص ۲۲۸ - ۲۴۰ ح ح

صورتِ دوم۔ جب خدا تعالیٰ اپنے بندہ
کو کسی امرِ غیبی پر بعد دعا
اس بندہ کے یا خود بخود
مطلع کرنا چاہتا ہے تو
یکدفعہ بیہوشی اور ربودگی
اس پر طاری کر دیتا ہے۔
جس سے وہ بالکل اپنی
ہستی سے کھویا جاتا ہے۔
جب اس حالت سے باہر
آتا ہے تو اپنے اندر گونج سی
مشاہدہ کرتا ہے۔ اس گونج
کے کچھ فرو ہونے کے بعد
اسے ناگہانی طور پر اپنے
اندر ایک موزون اور
لطیف کلام محسوس ہوتی

ہے۔اس صورت میں خدا بندہ کی دعاؤں اور استغفارات کا جواب دیتا ہے بعض وقت ایسی زبان میں جس سے وہ بندہ ناآشنا محض ہوتا ہے اور کبھی امور غیبیہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ مثالیں اپنے الہامات سے۔

ف ۲۶۰-۲۶۸ / ح ح

صورت سوم۔ نرم اور آہستہ طور پر انسان کے قلب پر القاء ہونا۔ اس میں ربودگی اور غنودگی شرط نہیں بسااوقات عین بیداری میں ہوتا ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے۔ کہ غیب سے کسی نے وہ کلمہ دل میں پھونک دیا ہے۔ اس صورت کا الہام بھی اس عاجز کو بارہا ہوا ہے۔ ص ۲۷۳ / ح ح

صورت چہارم۔ رؤیا صادقہ میں کوئی امر خدا تعالیٰ کی طرف سے منکشف ہو جاتا ہے یا کبھی کوئی فرشتہ انسان کی شکل میں متشکل ہو کر کوئی غیبی بات بتلاتا ہے۔ یا کوئی تحریر کاغذ یا پتھر وغیرہ پر مشہود ہو جاتی ہے جس سے کہ اسرار غیبیہ ظاہر ہوتے ہیں۔ وغیرہا من الصور۔

ص ۲۷۴ / ح ح

صورت پنجم۔ اس صورت کا انسان کے قلب سے کچھ تعلق نہیں بلکہ خارج سے جیسے ایک پردہ کے پیچھے سے کوئی آدمی بولتا ہے جب انسان متفکر یا مغموم ہو اس وقت اکثر بشارات کے طور پر ایسی کلام آتی ہے۔

ص ۲۸۷ / ح ح

۲۹۔ الہام کا وحی پر اطلاق

قدیم سے علماء اسلام کی یہ عادت ہے کہ وہ ہمیشہ وحی کو خواہ وحی رسالت ہو یا کسی دوسرے مومن پر وحی اعلام نازل ہو الہام سے تعبیر کرتے ہیں۔ جابجا مفسروں

نے وحی کو الہام سے تعبیر کیا ہے۔

صفحہ ۲۴۴-۲۴۶ ح ح

۳۰۔ الہامی کتاب کی ضرورت کے
اثبات کے لئے دو باتوں کے ثابت کرنے
کی ضرورت ہے۔ (اوّل) یہ کہ یقینی
طور پر نجات کی امید یقین کامل سے کیوں
وابستہ ہے۔ اس پر تفصیلی بحث۔
(دوم) یہ کہ وہ یقین کامل صرف ملاحظۂ
مخلوق سے کیوں حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس
لئے کہ عالم کی ترتیب احسن اور ابلغ سے
قیاسی طور پر یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ
کوئی خالق ہونا چاہیئے "ہونا چاہیئے"
اور "ہے" کے مصداق میں بڑا فرق ہے
پس یقین کامل تک پہنچانے کا ذریعہ صرف
بے نظیر بے مثل الہامی کتاب ہے۔

صفحہ ۱۵۳-۱۵۴ ح

۳۱۔ الہامی کتاب کا عمدہ کام
یہ ہے۔ کہ دلائل عقلیہ بنا کر اس
لازوال مرتبۂ یقین تک پہنچا دے جو کسی
وسوسہ انداز کے وسوسہ ڈالنے سے
زائل نہ ہو سکے۔ نیز انسان کی فطری طاقتوں
اور قوتوں کو بطور اصلح و انسب
استعمال میں لانے کی تاکید کرے۔ انہی
طاقتوں میں سے ایک طاقت عقل ہے۔
پس ایسی کتاب جس کے اصولوں کی سرسبزی
عقل کی بیخکنی پر موقوف ہے انسان کو کسی
نوع کی بھلائی نہیں پہنچا سکتی۔ صفحہ ۸۹-۹۳ ح

اُمّ الخبائث۔

شرک اور مخلوق پرستی اُمّ الخبائث اور
اُمّ الشرور ہے۔ صفحہ ۹۲

اُمّتِ محمّدیہ۔

۱۔ امّتِ محمّدیہ کا خاصہ
رؤیا صادقہ کا کثرت سے آنا اور
کامل طور پر آنا اور مہمات عظیمہ میں آنا اور
انکشاف تام سے آنا۔ اس میں کسی دوسرے
فرقہ کو مشارکت نہیں۔ صفحہ ۲۸۷ ح ح

۲۔ امّتِ محمّدیہ میں سلسلہ الہام کا ہمیشہ جاری رہنا
خدا تعالیٰ امّتِ محمّدیہ میں ہمیشہ ملہم
بذریعہ الہام ایسے امورِ غیبیہ بتلانے
والے جن کا بتلانا خدا کے سوا کسی کے اختیار
میں نہیں پیدا کرتا ہے۔ اور یہ پاک
الہام قرآن مجید کو سچے دل سے خدا
کا کلام ماننے والوں اور صدق و اخلاص
سے اس پر عمل کرنے والوں کو عطا ہوتا ہے
اور جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کو خدا کا سچا اور کامل پیغمبر اور سب پیغمبروں سے افضل اور اعلیٰ اور خاتم الرسل اور اپنا ہادی اور رہبر سمجھتے ہیں دوسروں یعنی یہودیوں، عیسائیوں، آریوں، برہموؤں وغیرہ کو یہ الہام ہرگز نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ قرآن شریف کے کامل تابعین کو ہوتا رہا ہے اب بھی ہوتا ہے۔ اور آئندہ بھی ہوگا۔ صفحہ ۲۲۸/ح

۳۔ امتِ محمدیہ کی کمالیت اور فضیلت

کا ثبوت ظلی طور پر کمالات حاصل کرنے کی صورت میں۔ صفحہ ۲۷/ح

۴۔ امتِ محمدیہ میں وجود الہام کے دعویٰ کا ثبوت

اس دعویٰ کا ثبوت کہ الہام اب بھی امتِ محمدیہ کے کامل افراد میں پایا جاتا ہے۔ اور انہیں سے مخصوص ہے اگر کسی کو طلب حق ہے تو اس کا ثابت کر دکھانا بھی ہمارا ذمہ ہے۔ بشرطیکہ کوئی برہمو یا کوئی منکر دین اسلام کا طالب حق بن کر اور بصدق دل دین اسلام قبول کرنیکا وعدہ مشتہر کر کے اخلاص اور نیک نیتی اور اطاعت سے رجوع کرے۔ صفحہ ۲۴۴/ح

امّی نبی:۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امّی ہونے کا ثبوت آیات قرآنیہ سے۔

صفحہ ۵۴۲-۵۴۷ (دیکھو زیر لفظ محمدؐ)

اناجیل:۔

اناجیل اربعہ محرّف و مبدّل کلام الٰہی کی نشانیوں سے بے نصیب۔ بجائے رہبری کے رہزنی کا ذریعہ ہیں۔ صفحہ ۳۶۱/ح ح

انبیاء:۔

۱۔ انبیاء منجملہ سلسلہ متفاوتہ فطرت انسانی کے وہ افراد عالیہ ہیں جن کو اس کثرت اور کمال سے نور باطنی عطا ہوا کہ گویا وہ نورِ مجسم ہو گئے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام قرآن شریف میں نور اور سراج منیر رکھا ہے۔ صفحہ ۱۹۶/ح

۲۔ انبیاء اور اولیاء کے الہام میں فرق

رسولوں کا الہام بہت ہی درخشاں اور روشن۔ ولی کا الہام اس وقت یقینی ہوتا ہے جب کہ وہ ضعیف الہاموں کی قسم سے نہ ہو بلکہ اپنی کامل روشنی کے ساتھ نازل ہو۔ صفحہ ۲۵۹/ح ح

۳ - انبیاء پر تکالیف و مصائب آنے کی وجہ

انبیاء اور اولیاء کا وجود اس لئے ہوتا ہے تا لوگ جمیع اخلاق میں ان کی پیروی کریں - اور اخلاقِ فاضلہ وہ ہوتے ہیں جو اپنے وقت پر ظہور پذیر ہوں - اس لئے اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور اولیاء کی نورانی عمر کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا - (۱) ایک تنگیوں اور مصیبتوں کا زمانہ تا ان کے وہ اعلیٰ اخلاق ظاہر ہوں جو بجز سخت مصائب کے ہرگز ظاہر نہیں ہو سکتے - مثلاً ان کا صبر، اُن کا صدق قدم - انکی مردی، ان کی استقامت، اُن کی وفاداری، ان کی فتوت شعاری لوگوں پر ظاہر کرے -

(۲) دوسرا حصہ ان کی عمر کا فتح میں، اقبال میں، دولت میں بمرتبہ کمال ہوتا ہے - تا ان کے وہ اخلاق ظاہر ہو جائیں جن کے ظہور کے لئے فتح مند اور صاحب اقبال و دولت و اختیار و اقتدار ہونا ضروری ہے - مثلاً ستانے والوں سے درگذر کرنا - دشمنوں سے پیار کرنا - دولت سے دل نہ لگانا - دولتمندی میں امساک اور بخل اختیار نہ کرنا وغیرہ - اور اس بارے میں سب سے اوّل قدم حضرت خاتم الرسل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے - حضرت مسیح کے اخلاق کا آپؐ کے اخلاق سے موازنہ -
ص ۲۷۷ - ۲۹۲

۴ - انبیاء اور منجمین، رمالین، قالبین، وغیرہ کے امورِ غیبیہ بتلانے میں فرق - ص ۲۳ ح
(دیکھو پیشگوئیاں)

انجیل :-

۱ - انجیل اور دوسری الہامی کتب محرّف و مبدّل ہیں - ص ۳۰۶ ح

۲ - انجیل کی تعلیم کے متعلق پنڈت دیانند کا اعتراض کہ وہ ہماری پستکوں سے کانٹ چھانٹ کر بنائی گئی ہے - ص ۳۲۹ ح ح

۳ - انجیل کی تعلیم کے متعلق یہود کا اعتراض کہ وہ ہمارے نبیوں کی کتب مقدسہ سے چرائی گئی ہے - ص ۳۲۳ ح ح

۴ - انجیل کی تعلیم کے بے نظیر نہ ہونے کا ثبوت - ص ۳۹۶ - ۴۰۸ ح ح

۵ - انجیل کی تعلیم خدا تعالیٰ کے بارہ میں ناقص ہے - گویا اس کی تعلیم کی رُو سے عیسائیوں کا خدا ایک نیا خدا ہے - ص ۳۹۴ ح ح

۶ - انجیل کی تعلیم عفو و رحم کا باعث اور یہ کہ وہ صرف یہود کی اصلاح کے لئے ایک خاص مصلحت تھی - ص ۴۲۷ - ۴۳۱ ح ح

۷۔ انجیل کی تعلیم کے محرف و مبدّل ہونے کا ثبوت اناجیل سے۔ ص ۳۹۶/ح ح

۸۔ انجیل اور معجزات۔ انجیل اور دیگر گذشتہ کتابیں صرف بطور کتھا یا قصہ کے معجزات بیان کرتی ہیں۔ ص ۲۹۶/ح ح

۹۔ انجیل کی تعلیم کے ناقص ہونے کا ثبوت۔ ص ۳۰۰، ۴۰۹، ۴۳۶/ح ح

۱۰۔ انجیل اور شاستر کا مقابلہ عفو و رحم کی تعلیم کے لحاظ سے۔ ص ۴۰۱، ۴۰۶/ح ح

انسان:۔

۱۔ انسان کی زیرکی (دیکھو زیرکی)

۲۔ انسان کا فطرتی کمال ہر ایک قوت کو اپنے موقعہ پر استعمال میں لانا ہے:۔ ص ۱۱۳/ح ح

انگریزی حکومت کا عہد:۔

انگریزی حکومت کے عہد میں مسلمانوں کی تکلیفیں دور ہوئیں اور امن حاصل ہوا۔ اور وعظ و اشاعت و ترویجِ دین کی ایسی آزادی ملی جس کی نظیر کسی ملک میں نہیں پائی جاتی۔ ص ۱۵۰-۱۵۱

اولیاء:۔

۱۔ اولیاء کا الہام شریعتِ حقہ محمدیہ کے خلاف نہیں ہو سکتا۔ ص ۲۶/ح ح

۲۔ اولیاء کا الہام علم ظنی کا موجب ہے یا علم قطعی کا۔ ص ۲۵۴/ح ح

۳۔ اولیاء اور انبیاء کے الہام میں فرق۔ ص ۲۵۹/ح ح

۴۔ اولیاء کو وحی الٰہی ہونے کا ثبوت آیاتِ قرآنیہ سے۔ امّ موسیٰ۔ حضرت مریم اور حواریوں کا ذکر۔ ص ۲۴۲-۴۵۴/ح ح

اوہام:۔

(دیکھو زیر لفظ وہم)

اہل اسلام:۔

فقط اہل اسلام ہی کا فرقہ مستقیم دین پر ہے۔ باقی سب لوگ باطل پر ہیں۔ یہود اور مورد غضب الٰہی ہیں۔ ص ۲۴۹/ح

اہل اللہ:۔

۱۔ اہل اللہ صاحب خوارق اور شعبدہ بازمیں فرق

اہل اللہ صاحب خوارق شعبدہ بازوں کی طرح بازاروں اور مجالس میں تماشہ نہیں دکھلاتے اور نہ یہ امور ان کے اختیار میں ہیں۔ پھر اہل اللہ کے کشوف اور الہامات کو فقط اخبار غیبیہ کا ہی خطاب دینا غلطی ہے۔ بلکہ وہ تو تائیدات الٰہیہ کے باغ کی خوشبوئیں ہیں جو دشمن(؟) ہی اس باغ

میں خوب غور و خوض کیا گیا۔
صفحہ ۸۲ - ۸۵

(۲) تالیف کی وجہ (۱) لوگوں کی خدا تعالیٰ کے متعلق بد عقیدگی (۲) اور مخالفین پر صداقتِ اسلام کی اتمام حجت کرنا۔
صفحہ ۸۲ - ۸۳

۸۔ براہین احمدیہ کا جواب
منکرینِ اسلام سے قیامت تک میسّر نہیں آ سکتا۔ صفحہ ۸۳

۹۔ براہین احمدیہ میں صداقتِ اسلام پر تین سَو مضبوط اور محکم عقلی دلیلیں لکھنے کا ارادہ
صفحہ ۶۲ - ۷۷ - ۱۲۹

۱۰۔ براہین احمدیہ چھ فوائد (مضامین) پر مشتمل ہے

(۱) وہ تمام صداقتیں جن پر اصولِ علمِ دین کے مشتمل ہیں اور وہ تمام حقائق عالیہ جن کی ہیئتِ اجتماعی کا نام اسلام ہے وہ سب اس میں مرقوم ہیں۔ صفحہ ۱۲۹

(۲) یہ کتاب تین سَو محکم اور قوی دلائل حقیتِ اسلام اور اصول پر مشتمل ہے جن کے دیکھنے سے صداقت اس دینِ متین کی ہر یک طالبِ حق پر ظاہر ہوگی۔ صفحہ ۱۲۹

(۳) مخالفینِ اسلام یہودی۔ عیسائی مجوسی آریہ۔ برہمو۔ بُت پرست۔ دہریہ طبعیہ اباحتیہ مذہب کے شبہات اور وساوس کا اس میں جواب ہے۔
صفحہ ۱۲۹

(۴) بمقابلہ اصولِ اسلام کے مخالفین کے اصول پر بھی کمال تحقیق اور تدقیق سے ان کی حقیقتِ باطلہ کو دکھلایا گیا ہے۔ صفحہ ۱۳۰

(۵) اس کے پڑھنے سے حقائق اور معارف کلام ربّانی کے معلوم ہو جائیں گے تمام دلائل و براہین اور عقلی دلائل آیات بینات قرآن شریف سے ہی لی گئی ہیں۔ صفحہ ۱۳۰

(۶) اس کے مباحث کو نہایت متانت اور عمدگی سے قوانینِ استدلال کے مذاق پر مگر بہت آسان طور پر کمال خوبی اور موزونیت اور لطافت سے بیان کیا گیا ہے۔ اور یہ طریقہ ترقی علوم اور پختگی فکر اور نظر کا ایک اعلیٰ ذریعہ ہوگا۔ صفحہ ۱۳۱

۱۱۔ براہین احمدیہ کے خریداروں میں سے چند

عالی مراتب افراد کے اسماء ص۳۳

خریداروں کا ذکر ص۳۷۹

۱۲۔ براہین کا رد لکھنے والے کیلئے شرائط

(۱) رد لکھنے والا ہماری دلیل بلفظہٖ لکھے نہ خلاصۃً۔

(۲) ہماری طرح دعوٰی اور دلیل اپنی الہامی کتاب سے پیش کرے۔ دلیل بھی عقلی ہو نہ قصہ کہانی وغیرہ

(۳) یہ کتاب کمال تہذیب اور رعایت آداب سے تصنیف کی گئی ہے اس میں کسی بزرگ یا پیشوا کی کسرِ شان نہیں کی گئی۔ اسی طرح رد لکھنے والے کی تحریر بھی سراسر تہذیب پر مبنی ہونی چاہیئے اور بانشانہ کلام۔ ہجو اور ہتک مقدسین اور رسولوں اور نبیوں سے بکلّی پاک ہو۔ ص۸۶-۹۲

نیز دیکھو ص۶۲-۱۲۳

۱۳۔ براہین میں اپنے کشوف و الہامات کے ذکر کرنے سے غرض

(۱) تا یقین اور معرفت کے سچے طالب فائدہ حاصل کریں اور ان کے دل سے وہ پردے اٹھیں جن سے ان کی ہمت نہایت پست اور ان کے خیالات نہایت پُرظلمت ہو رہے ہیں۔

(۲) تا سچے طالبان راہِ راست پر یکبارگی انکشاف ظاہر ہو جائے کہ تمام برکات اور انوارِ اسلام میں محدود ہیں۔

(۳) تا جو اس زمانہ کی ملحدذریت ہے اس پر خدا تعالیٰ کی حجت قاطعہ اتمام کو پہنچے۔

(۴) تا ان لوگوں کی فطرتی شیطنت ظاہر ہو جائے جو حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے مراتب عالیہ سے انکار کرکے اس عالی جناب کی شان کی نسبت پُرخبث کلمات منہ پر لاتے ہیں۔

(۵) تا ان تحریراتِ حقّہ سے اسلام کی شان و شوکت خود مخالفوں کے افراد سے ظاہر ہو جائے۔

(۶) تا سچے طالب کے لئے ثبوت کا رستہ کھل جائے۔

(۷) تا مومنوں کی قوتِ ایمانی بڑھے اور ان کے دلوں کو تثبیت اور تسلّی ہو اور وہ اس حقیقت کو بہ یقینِ کامل

سمجھ لیں کہ صراط مستقیم فقط دینِ
اسلام ہے اور اب آسمان کے
نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی
کتاب ہے۔
(۸) ایک باعث ان کشوف اور الہامات
کی تحریر کا اور پھر غیر مذہب والوں
کی شہادتوں سے اس کے ثابت
کرنے پر یہ بھی ہے کہ تا ہمیشہ کے لئے
ایک قومی حجت مسلمانوں کے ہاتھ
میں رہے۔ اور جو ضلالت اور گمراہی
کی ایک زہرناک آج ہوا چل رہی
ہے اس کی زہر سے زمانہ حال کے
طالب حق اور نیز آئندہ کی نسلیں
محفوظ رہیں۔ کیونکہ ان الہامات
میں ایسی بہت سی باتیں آئیں گی جن
کا ظہور آئندہ زمانہ پر موقوف ہے
جب وہ پیشگوئیاں پوری ہوں گی تو
ان کی تقویت ایمان کیلئے یہ پیشگوئیاں
بہت فائدہ دیں گی۔ انشاء اللہ۔
ص ۵۵۶ - ۵۵۸ / ح ح

۱۴۔ شکریہ معاونین براہین احمدیہ اور بعض خاص
معاونین کا ذکر۔ ص ۱ - ۲

۱۵۔ (۱) ضرورت تالیف براہین احمدیہ ص ۲ - ۴
(۲) دوسری مذہبی مناظرات پر مشتمل کتب کے
ہوتے ہوئے براہین کی ضرورت۔ ص ۹
(۳) موجودہ زمانہ کے لحاظ سے براہین بے نظیر کتاب
ہے اور اس کی دلیل۔ ص ۶۴ - ۶۵

۱۶۔ فصل اوّل براہین احمدیہ کی قرآن شریف
کی حقیقت پر بیرونی اور اندرونی شہادتوں
اور آٹھ تمہیدوں پر مشتمل ہے۔
ص ۱۴۳ - ۵۸۰

تمہید اوّل۔ بیرونی اور اندرونی شہادتوں
سے کیا مراد ہے۔ ص ۱۴۳
تمہید دوم۔ بیرونی شہادتیں چار قسم پر ہیں۔
(۱) وہ جو امور محتاج الاصلاح
سے ماخوذ ہیں۔
(۲) وہ جو امور محتاج التکمیل
(۳) وہ جو امور قدرتیہ
(۴) وہ جو امور غیبیہ سے ماخوذ
ہیں۔ اور اندرونی شہادتیں
امور قدرتیہ سے ماخوذ
ہیں۔ اقسام مذکورہ بالا کی
تفصیل اور یہ کہ امور غیبیہ سے
کیا مراد ہے ص ۱۴۳ - ۱۴۷
تمہید سوم۔ محض قدرت کا طرف سے
ظہور پذیر ہونیوالی چیز خواہ

اس کی کتابوں میں سے کوئی کتاب ہو جو
لفظاً ومعناً اس کی طرف سے صادر ہو اس
کا صفت بے نظیری سے کہ کوئی مخلوق
اس کی مثل بنانے پر قادر نہ ہو متصف ہونا
ضروری ہے۔ صفحہ ۱۴۹۔ یہ اصول دو طور
سے ثابت ہے اول قیاس سے صفحہ ۱۵۰۔
دوسرے اس دعویٰ کا ثبوت استقراء
تام سے ہوتا ہے۔ صفحہ ۱۵۳

تمہید چہارم۔ مصنوعات خداوندی میں دو قسم کے
عجائب و غرائب پائے جاتے ہیں۔
(۱) عام فہم۔ جیسے انسان کہ اس کی دو آنکھیں
دو کان ایک ناک اور پاؤں وغیرہ
اعضاء ہیں۔
(۲) دوسرے دقتِ نظر طلب امور۔ مثلاً
کانوں کی بناوٹ کی وہ طرز جس سے وہ
مختلف آوازوں کو بحیثیت اختلاف سن
سکتے ہیں یہی حال کلام الٰہی کا ہے اور
یہ اس لئے تا انسان فکر اور تدبر کے
ساتھ غیر متناہی علوم میں ترقی کرتا
رہے۔ صفحہ ۵۰۷ - ۵۱۰

تمہید پنجم۔ جس معجزہ کو عقل شناخت کرکے اس کے
منجانب اللہ ہونے پر گواہی دے وہ
منقولی معجزات سے افضل ہوتا ہے۔ اس
ترجیح کے دو باعث ہیں۔
(۱) منقولی معجزات ہمارے لئے مشہود و
محسوس کا حکم نہیں رکھتے۔
(۲) جن لوگوں نے تصرف عقل سے بالاتر
معجزات کا مشاہدہ کیا ان کے لئے بھی
تسلی تام کا موجب نہیں ٹھیر سکے کیونکہ بہت
سے ایسے عجائبات بھی ہیں کہ ارباب شعبدہ
بازی ان کو دکھاتے پھرتے ہیں اور
بیت حسدا کے حوض مذکورہ یوحنا
۵ / ۵-۲ کا ذکر اور اس پر قوی اعتراض۔
صفحہ ۵۱۱ - ۵۵۷

تمہید ششم۔ جس طرح محجوب الحقیقت معجزات عقلی
معجزات سے برابری نہیں کرسکتے ایسا ہی
پیشینگوئیاں اور اخبار ازمنہ گذشتہ
جو نجومیوں، رمالوں وغیرہ کے بیان سے
مشابہ ہیں ان پیشگوئیوں اور اخبار غیبیہ
سے مساوی نہیں ہوسکتیں جو محض اخبار
نہیں بلکہ ان کے ساتھ قدرت الوہیت بھی
شامل ہے۔ نیز وہ ایک ایسی نصرت کی خبر
پر مشتمل ہوتی ہے جس میں اپنی فتح اور عزت
اور اقبال اور مخالف کی شکست اور ذلت
اور زوال مع تفصیل تام ظاہر کیا جاتا ہے۔
صفحہ ۵۵۸

تمہید ہفتم۔ قرآن شریف میں مندرجہ باریک صداقتیں علوم دین کی اور علوم دقیقہ الٰہیات کے اور براہین قاطعہ اصول حقہ کے مع دیگر اسرار و معارف ایسے ہیں جنہیں قوائے بشریہ بہیئت مجموعی دریافت کرنے سے عاجز ہیں اور کوئی حکیم یا فیلسوف ان کا دریافت کرنے والا نہیں گذرا اور ایسے علوم و معارف کا ایک اُمّی کو جس نے نہ کسی مکتب میں پڑھا نہ کسی عالم کی صحبت نصیب ہوئی دیئے جانا اس کی سچائی کی دلیل ہے۔ اور آپؐ کے اُمّی ہونے کا ایک ثبوت راسخ فی العلم یہود و اہل عیسائیوں کا بصدق دل ایمان لانا بھی ہے۔

ص ۵۶۱ - ۵۹۲

تمہید ہشتم۔ جو امر خارق عادت کسی نبی سے صادر ہوتا ہے وہ حقیقت میں اس نبی متبوع کا معجزہ ہے جس کی وہ اُمّت ہے اور اس کی دلیل۔ ص ۵۹۳ - ۶۱۰

۱۷۔ فہرست معاونین خریداران کتاب براہین احمدیہ۔ ص ۱ - ۱۲

۱۸۔ قارئین براہین احمدیہ سے کتاب میں تدبر اور غور کرنے کی درخواست۔ ص ۴۲

۱۹۔ براہین احمدیہ کے مخاطب حقیقۃً وہی لوگ ہیں جو اس کتاب کو پڑھنے سے صراط مستقیم پاکر جناب الٰہی میں سجدات شکر بجا لائیں گے اور خدا نے جو ہمیں سمجھایا اور ہم پر ظاہر کیا ہے انہیں بھی سمجھا دیگا اور ان پر ظاہر کر دے گا۔ ص ۷۳

۲۰۔ مخالفین براہین کی جلد بازی۔

کتاب کے طبع ہونے سے پہلے ڈینگیں مارنا۔ ص ۵۵

۲۱۔ مخالفین کو کتاب کے طبع ہونے پر جواب لانے کیلئے اُکسانا اور غیرت دلانا۔ ص ۵۶ - ۵۷

۲۲۔ مقدمہ براہین احمدیہ اور اس میں مقاصد واجب الاظہار۔ (دیکھو مقدمہ)

۲۳۔ موضوع کتاب براہین احمدیہ

دین اسلام کی سچائی کے دلائل اور قرآن مجید کی حقیت کے براہین اور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی صدق رسالت کے وجوہات ظاہر کرنا اور ان کے منکرین کو کامل اور معقول طریق سے ملزم اور لاجواب کرنا۔ ص ۲۳

۲۴۔ براہین احمدیہ کے اندازہ اور مقدار کے غیر معین ہونے کا اعلان

"اب اس کتاب کا متولی اور مہتمم ظاہراً و باطناً حضرت رب العالمین ہے اور کچھ معلوم نہیں کہ کس اندازہ اور مقدار تک اس کو پہنچانے کا ارادہ ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ جس قدر اس نے جلد چہارم تک انوار حقیقت اسلام کے ظاہر کئے ہیں یہ بھی اتمام حجت کے لئے

کافی ہیں۔ اشتہار آخری صفحہ کتاب۔ ص ۶۹۶

برکات :-

برکاتِ الٰہیہ کے حصول کے لئے شرطِ اعظم ادب اور صدق اور صبر ہے جو شخص فیضِ الٰہی سے مستفیض ہونا چاہتا ہے وہ سراپا ادب ہو کر نعمت کو اس کے اہل کے دروازہ سے طلب کرے۔ ص ۵۵۲/ ح ح

برہمو سماج :-

۱۔ برہمو سماج میں متین اور شائستہ ذی علم اور لائق آدمی موجود ہیں۔ ص ۲۵۴/ ح

۲۔ آزاد مشرب ہیں۔ ص ۲۳۱/ ح

۳۔ برہمو سماج کے اوہام کا جواب (دیکھو وہم)

۴۔ برہمو سماج کے لئے براہین کا جواب دینے کے لئے ضروری شرط۔ ص ۵۶

۵۔ برہمو سماج کے توحید کی طرف مائل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان کے بانی نے قرآن شریف سے کسی قدر توحید کا حصہ حاصل کیا تھا۔ توحید کا خیال ان کی ایجاد نہ تھا اور اس کی دلیل۔ ص ۲۱۸ - ۲۱۹/ ح

۶۔ برہمو سماج کے چند وساوس اور ان کا ازالہ (دیکھو وساوس)

۷۔ برہمو سماج سے خطاب۔ عقل کا بمقابلہ الہام نقص اور کمزوری۔ ص ۳۴۲، ۳۵۰، ۳۵۲/ ح

۸۔ برہمو سماج کو دعوت۔ وہ خداشناسی کے بذریعہ الہام وکشوف منکر ہیں لیکن انہیں اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا کہ اگر وہ مرتبہ خارج میں پایا جائے تو بلاشبہ اعلیٰ اور اکمل ہے۔ اس کے متحقق فی الخارج کا ثبوت صحبت سے مل سکتا ہے اور یہ دولتِ عظمیٰ اسلام میں پائی جاتی ہے دوسرے مذاہب میں ہرگز نہیں۔ ص ۵۴۴/ ح ح

۹۔ برہمو سماج کا ذکر اور بوقت ضرورت الہامی کتاب کے نزول کی دلیل۔ ص ۶۴۷

۱۰۔ برہمو سماج اور صفاتِ الٰہیہ

وہ ان چاروں صداقتوں پر جو سورہ فاتحہ کی صفاتِ اربعہ (ربوبیت۔ رحمانیت۔ رحیمیت اور مالکیت یوم الدین) میں پائی جاتی ہیں جیسا کہ چاہیئے ثبات وقیام نہیں رکھتے نہ وہ خدا کو متصرف فی العالم مانتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی غیر محدود قدرتوں اور ربوبیتوں کو محدود کرنا چاہتے ہیں۔ ص ۴۷۴ - ۵۲۳/ ح

اور وہ تینوں صداقتوں یعنی انعام الٰہی اور غضب الٰہی اور اضلال الٰہی کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ ص ۵۶۰

۱۱۔ برہمو سماج کا عقیدہ خدا کے متعلق۔ وہ نہ خدا کو

کامل صفتوں سے متصف سمجھتے ہیں اور صفت
تکلم کے منکر ہیں۔ صفحہ ۳۲۹/ج

۱۲۔ برہمو سماج کے اس عقیدہ کی تفصیلی تردید کہ اصول
حقہ کے جاننے کے لئے عقل کافی ہے۔
صفحہ ۸۱/ج

۱۳۔ برہمو سماج اور قائلین الہام میں فرق بلحاظ
حصولِ یقین کامل۔ صفحہ ۳۲۴-۳۲۷/ج

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۔ سورہ فاتحہ کی پہلی آیت ہے اور ہر سورۃ
پر آئی ہے۔ صفحہ ۱۱/ج

۲۔ عالیشان صداقت ہے جس میں حقیقی توحید
اور عبودیت اور خلوص میں ترقی کرنے کا
نہایت عمدہ سامان موجود ہے جس کی نظیر کسی اور
کتاب میں نہیں پائی جاتی۔ صفحہ ۴۳۱/ج

۳۔ بسم اللہ کی بلاغت پر اعتراض کا جواب صفحہ ۴۳۱/ج

بسمبر داس:۔

ایک کھتری ہندو کے مقدمہ فوجداری سے
بری نہ ہونے اور اس کے ساتھی خوشحال نامی
کے ساری قید بھگتنے کے متعلق پیشگوئی بذریعہ
رؤیا۔ صفحہ ۷۵۷/ج ج

بقا:۔

بقا اس حالت کا نام ہے جب سالک
کو ہر ایک ایلام الٰہی ہی معلوم ہوتا ہے
اور شکوہ و شکایت کا نشان نہیں ہوتا۔ گویا
وہ مرا ہوا تھا اور اب زندہ ہو گیا اور
چاروں طرف سے انعام ہی انعام پاتا ہے۔
صفحہ ۶۱۴/ج

بلاغت:۔

بلاغت کی اوّل شرط یہ ہے کہ متکلم اپنا
مافی الضمیر ظاہر کرنے پر بخوبی قادر ہو اور جس
امر کو ظاہر کرنا چاہے نہایت صفائی سے
ایسا ظاہر کرے کہ کوئی اشتباہ باقی نہ رہ
جائے اور جس بات کو مخفی رکھنا اور لطیف اسرار
بیان کرنا مصلحت ہو اس کو مخفی طور پر بیان کرنا
ہی بلاغت ہے۔ صفحہ ۴۸۳/ج ج

بلعم باعور:۔

بلعم نے الہام الٰہی لاتدع علیہم کی مخالفت
کرتے ہوئے حضرت موسیٰ کے لشکر پر بددعا کی
اور مغضوب علیہ بن گیا۔ صفحہ ۷۹۴/ج ج

پورٹ:۔

پورٹ وغیرہ انگریزوں نے ذکر کیا ہے کہ
یورپ کے اہل علم قرآن شریف کی اعلیٰ درجہ
کی بلاغت کے قائل ہیں۔ صفحہ ۴۳۳/ج

صفحہ ۵۲۳/ج ج میں پوٹ صاحب لکھا ہے اور
صفحہ ۳۰۷/ج ج میں پادری پورٹ۔

بنی آدم:۔ ذات بنی آدم میں تفاوت کا پایا جانا

اور ان کے سلسلۂ حضرت کی ایک خط سے
مشابہت جس کی ایک طرف نہایت ارتفاع
میں اور دوسری نہایت انخفاض میں بعد نبیری
دریا کی ہے اور اس کا ثبوت۔ صفحہ ۱۸۱ - ۱۸۲

(۷) بنی آدم کا خلقی اور عقلی استعدادوں میں
فطرتی تفاوت واقع ہے اور اپنی قابلیت کے
دائرہ سے زیادہ کوئی نفس اپنی صلاحیت
نہیں کر سکتا۔ صفحہ ۱۸۴

بیت الذکر۔

بیت الذکر سے مراد وہ مسجد ہے جو اس چوبارہ
یعنی بیت الفکر کے پہلو میں بنائی گئی ہے۔
صفحہ ۶۶۷

بیت الفکر۔

اسلام میں بیت الفکر سے مراد اس جگہ وہ چوبارہ
ہے جس میں یہ عاجز کتاب کی تالیف کے لیے
مشغول رہا ہے اور رہتا ہے۔ صفحہ ۶۶۷

پادری:۔

۱۔ پادری رجب علی مہتمم و مالک مطبع سفیر ہند
کے ایک گواہ بنانے سے ھذا شاھد نزاع
کی پیشگوئی کا پورا ہونا۔ صفحہ ۵۶۴

۲۔ پادری عماد الدین کا اپنی تالیف ہدایت
المسلمین میں بسم اللہ کی بلاغت پر اعتراض اور
اس کا جواب۔ کہ معترض دو سطریں بھی عربی
کی صحیح اور بلیغ نہ لکھ سکتا ہے نہ بول سکتا ہے
اگر وہ ایک مجمع میں کوئی واقعہ جو اسے بتایا جائے
عربوں کے مذاق کے مطابق عربی زبان میں
بیان کر دے تو ہم پچاس روپیہ انعام دینگے اور
تسلیم کریں گے کہ اس کا اہل زبان پر نکتہ چینی
کرنا جائے تعجب نہیں۔ اور اصل قاعدہ بلاغت
کا کلام کو واقعی صورت اور مناسب وقت
کا آئینہ بنانا ہے اور بسم اللہ میں بھی ترتیب
طبعی ہے۔ صفحہ ۴۳۲ - ۴۳۴

۳۔ پادری فنڈر اور اس کی کتاب میزان الحق
کا ذکر۔ صفحہ ۱۱۵

۴۔ پادریوں کے اس اعتراض کی وجہ
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی پیشگوئی
ظہور میں نہیں آئی یہ ہے کہ استثناء باب ۱۸
آیت ۲۲ میں سچے نبی کی نشانی اسکی پیشگوئی
کا پورا ہو جانا لکھی ہے۔ جب پادریوں نے
دیکھا کہ آنحضرتؐ کی ہزارہا پیشگوئیاں پوری
ہو گئیں تو انہوں نے ہٹ دھرمی سے انہیں
فراستیں قرار دے دیا جو اتفاقاً پوری ہو گئیں۔
مگر آنحضرتؐ کی پیشگوئیاں تو اب تک بارش

کی طرح برس رہی ہیں۔ صفحہ ۴۴۷ ح تا ۴۴۸

۵۔ پادریوں کی ہٹ دھرمی۔ صفحہ ۴۴۸ ح

پنڈت:۔

۱۔ پنڈت دیانند۔ دیکھو دیانند۔

۲۔ پنڈت شیو نرائن اگنی ہوتری (براہمو سماج کے ایک اعلیٰ ممبر) کا ذکر اور ان کے وساوس کا جواب۔ صفحہ ۳۴۷ ح

پنڈت صاحب مذکور کا "دھرم جیون" جنوری ۱۸۸۳ء میں یہ دعویٰ کہ دانشمند انسان کمالات میں مثل قرآن شریف کتاب تالیف کر سکتا ہے اور اس کا رد۔ صفحہ ۳۹۲ ح

۳۔ پنڈت ملاوامل (آریہ)

(ا) ان کے ذریعہ ڈاکخانہ سے روپیہ منگوانا اور اسی دن کے الہام کا پورا ہونا۔ صفحہ ۵۶۵ ح ح

(ب) اور ایک الہام جس کی اسے اطلاع دی گئی تھی۔ صفحہ ۶۶۰ ح ح

(ج) اس کا مرض دق سے بذریعہ دعائے مؤلف براہین شفا پانا اور قبل از وقت الہام قلنا یا نار کونی بردًا وسلامًا میں اس کی اطلاع دیئے جانا۔ صفحہ ۲۵۲ ح ح

نوٹ از مرتب:۔ کتاب میں ایک ہندو آریہ باشندہ طالب علم قادیان لکھا ہے لیکن حاشیہ پر مؤلف نے اپنے قلم سے ملاوامل کی نسبت الہام تحریر فرمایا ہے۔ شمس۔

پیشگوئیاں:۔

۱۔ پیشگوئی بابت اشتہار و براہین احمدیہ

(ا)۔ اشتہار انعامی دس ہزار روپیہ مخالفین اسلام پر ایک ایسا بڑا بوجھ ہے کہ جس سے سبکدوشی حاصل کرنا قیامت تک ان کو نصیب نہیں ہو سکتا۔ اور نیز یہ ان کی منکرانہ زندگی کو ایسا تلخ کرتا ہے کہ انہی کا جی جانتا ہوگا۔ صفحہ ۱۰

(ب) قیامت تک ان سے براہین کا جواب معتبر نہیں آسکتا۔ صفحہ ۵۳

(ج) اس اشتہاری کتاب کے ذریعہ اور اس کے مضامین پر مطلع ہونے سے انجام کار مخالفین کو شکست فاش آئے گی اور حق کے طالبوں کو ہدایت ملے گی اور بدعقیدگی دور ہو گی۔ صفحہ ۳۶۴ ح ح

۲۔ انبیاء اور اولیاء اور منجم، قیافہ دان، کاہن، رمال، جفری، فالبین وغیرہ کی پیشگوئیوں میں فرق

(۱) منجم وغیرہ یقینی اور قطعی علم سے نہیں بلکہ صرف ظن اور تخمین سے باتیں کرتے ہیں اور بعض حوادث کونیہ کے متعلق انکی پیشگوئیوں کا ماخذ صرف علامات و اسباب ظنیہ ہوتے ہیں اور اکثر خبریں انکی سراسر بے اثر اور بے بنیاد اور دروغ محض نکلتی ہیں۔

(۲) ان کی پیشگوئیوں میں عزت قبولیت اور منصوریت

اور کامیابی کے انوار نہیں پائے جاتے ۔

(۳) ۔ ایسی خبریں بتانے والے اپنی ذاتی حالت میں اکثر افلاس زدہ اور بدنصیب اور بدبخت اور بے عزت اور دون ہمت اور دنی النفس اور ناکام و نامراد ہی نظر آتے ہیں ۔

(۴) انبیاء اور اولیاء کی پیشگوئیوں میں انوارِ قبولیت اور عزت آفتاب کی طرح چمکتے ہوئے نظر آتے ہیں ۔ جو عزت اور نصرت کی بشارت پر مشتمل ہوتے ہیں نہ نحوست اور نکبت پر ۔

(۵) قرآن کی پیشگوئیوں میں برخلاف نجومیوں وغیرہ درماندہ لوگوں کی پیشگوئیوں کے ایک اقتدار اور جلال جوش مارتا ہوا نظر آتا ہے اور اس میں تمام پیشگوئیوں کا یہی طریق اور طرز ہے کہ اپنی عزت اور دشمن کی ذلت اور اپنا اقبال اور دشمن کا ادبار اور اپنی کامیابی اور دشمن کی ناکامی اور اپنی فتح اور دشمن کی شکست اور اپنی ہمیشہ کی سرسبزی اور دشمن کی تباہی ظاہر کی ہے جو خدائی کام ہے انسان کا کام نہیں ۔

قرآن مجید کی چند آیات جن میں اسی رنگ کی پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں مع خلاصہ ترجمہ اس جگہ درج کی گئی ہیں ۔ صفحہ ۲۴۰-۲۴۷ ح و صفحہ ۴۵۱-۵۱۵ ح ح

۳ ۔ قرآن مجید کی پیشگوئیاں ۔

(۱) پیشگوئی بابت ظہور مسیح موعود اور اس کا مصداق ۔

(ا) چونکہ اس عاجز کو حضرت مسیح سے مشابہت تامہ ہے اس لئے خداوند کریم نے مسیح کی پیشگوئی میں ابتداء سے اس عاجز کو بھی شریک کر رکھا ہے ۔ صفحہ ۴۹۹

(ب) روزِ ازل سے یہی قرار یافتہ ہے کہ آیت کریمہ ھو الذی ارسل رسولہ اور آیت واللہ متم نورہ کا روحانی طور پر مصداق یہ عاجز ہے اور خدائے تعالیٰ ان براہین کو اور ان سب باتوں کو جو اس عاجز نے مخالفوں کے لئے رکھی ہیں خود مخالفوں تک پہنچا دے گا ۔ صفحہ ۵۰۱ ح ح

(۲) قرآن مجید تحریف اور تغیر و تبدل سے محفوظ رہے گا ۔ صفحہ ۱۰۲ ح

(۳) مسلمان پھر شرک اور مخلوق پرستی کبھی اختیار نہیں کریں گے ۔ صفحہ ۱۰۲ ح

۴ ۔ مؤلف براہین کی پیشگوئیاں بذریعہ الہام الٰہی

(۱) روپیہ کی ضرورت کے وقت الہام "دس دن کے بعد روپیہ آئے گا" اور پھر امرتسر جانا ہوگا ، اور اس کا پورا ہونا ۔ صفحہ ۵۵۹ ح

(۲) نور احمد شاگرد مولوی ابو عبداللہ غلام علی قصوری کی قادیان میں موجودگی کے وقت آئی ایم کورلر اور ھذا شاھد نزاغ کا

الہام ہونا اور اس کا ظہور۔ صفحہ ۵۶۳/ح

(۳) الہام "آج حاجی ارباب محمد لشکر خاں کے قرابتی کا روپیہ آتا ہے" اور اس کا پورا ہونا۔ صفحہ ۵۶۵/ح

(۴) ایک دفعہ اپریل ۱۸۸۳ء میں صبح کے وقت بیداری ہی میں جہلم سے روپیہ روانہ ہونے کی اطلاع دی گئی اور اس کا پورا ہونا۔ صفحہ ۵۶۷/ح

(۵) خواب میں دیکھنا کہ حیدرآباد سے نواب اقبال الدولہ صاحب نے خط میں کسی قدر روپیہ دینے کا وعدہ لکھا ہے اور اس کا پورا ہونا۔ صفحہ ۵۶۸/ح

(۶) ایک دوست کا ایک سنگین مقدمہ کے متعلق دعا کیلئے لکھنا اور دعا کی قبولیت کے آثار سے ایک رؤیا کو اطلاع دینا اور مدعی کا ایک ناگہانی موت سے مر جانا۔ صفحہ ۵۶۹/ح

(۷) الہام اردت ان استخلف فخلقت آدم میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے اس میں ایک روحانی سلسلہ کے قائم ہونے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ایسے وقت میں جب کہ اس سلسلہ کا نام و نشان نہیں۔ صفحہ ۵۸۶/ح ح

(۸) الہام کتاب الولی ذوالفقار علی بھی ایک پیشگوئی ہے جو کتاب کی تاثیرات عظیمہ اور برکات عجیبہ پر دلالت کرتی ہے۔ صفحہ ۵۹۲/ح ح

(۹) پیشگوئی کہ بست ویک روپیہ آنے والے ہیں" کیسے پوری ہوئی۔ صفحہ ۶۲۲ - ۶۲۶/ح ح

(۱۰) مؤلف کے والد مرحوم کی طرف سے اپنے زمینداری حقوق کے متعلق کسی رعیت پر ایک مقدمہ دائر تھا۔ اس کے متعلق خواب میں دکھایا گیا کہ ڈگری ہو جائے گی اور ویسا ہی ہوا۔ صفحہ ۶۵۸/ح ح

۵۔ **جو پیشگوئیاں** بذریعہ الہامات مؤلف پر ظاہر ہوئیں وہ دو انجیلوں کی ضخامت سے کم نہیں۔ صفحہ ۶۶۵/ح

۶۔ **پیشگوئیوں سے مقصود بالذات اخبار غیبیہ** نہیں بلکہ یہ ہوتا ہے کہ تا یقینی اور قطعی طور پر ملہم کا مؤید من اللہ اور ان خاص لوگوں میں سے ہونا ثابت ہو جائے جنکی تائید کیلئے عنایات حضرت عزت خاص طور پر تجلی کرتی ہیں۔ صفحہ ۵۴۶/ح ح

ت

تائیدات الہیہ اور پیشگوئیوں میں نسبت ان دونو کا آپس میں یہ تعلق ہے کہ تائیدات اصل اور پیشگوئیاں انکی فرع ہیں۔ تائیدات قرص آفتاب کی طرح اور پیشگوئیاں اس آفتاب کی شعاعیں اور کرنیں ہیں۔ صفحہ ۵۵۳/ح ح

تبدیل خلق۔ فطرتی امور نہیں بدل سکتے وجہ یہ

کہ اس میں تبدیلی پیدائش لازم آتی ہے اور وہ بداہتاً محال ہے۔ اور مشاہدہ ہے کہ جو فطری طور پر سریع الغضب ہے وہ بطئی الغضب نہیں ہو سکتا۔ طبائع انسانی کی مثال جواہر کافی ہے۔ صفحہ ۱۸۷ ج

تثلیث۔ تثلیث کا عقیدہ جیسا کہ پادری یوت صاحب لکھتے ہیں عیسائیوں نے افلاطون سے اخذ کیا ہے۔ صفحہ ۳۰۷ ج

تعاون۔ تعاون کی ضرورت پر ایک لطیف بیان۔ صفحہ ۵۹

تعبیر رؤیا۔ اگر کوئی پادری دیکھے کہ مسیح آسمان سے نازل ہوئے ہیں یا کوئی ہندو دیکھے کہ اب کوئی اوتار آنے والا ہے بشرط صحت اسکی تعبیر یہ ہوتی ہے کہ کوئی محمدی شخص دین کی ترقی کے لئے ظاہر ہونے والا ہے۔ صفحہ ۲۸۵ ج ج

تفاوت مراتب یا مدارج۔

(۱) افراد بشریہ میں تفاوت کے اثبات کے لئے مشاہدہ افراد مختلفۃ الاستعداد کافی دلیل ہے کیونکہ کوئی عاقل اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ افراد بشریہ عقل کی رُو سے اور تقویٰ اور خدا ترسی کے لحاظ سے محبت الٰہیہ میں مختلف مدارج پر ہیں۔ اور اس کی تفصیل۔ صفحہ ۱۸۲-۱۸۴ ج

(۲) فطری امور میں تفاوت پر ایک شبہ اور اس کا جواب (دیکھو شبہات) صفحہ ۱۸۴-۱۸۸ ج

(۳) تفاوت مراتب رکھنے میں تین حکمتیں قرآن شریف سے

اوّل۔ یہ کہ تا مہمات دنیا یعنی امور معاشرت باحسن وجوہ صورت پذیر ہوں جیسا فرمایا۔

وقالوا لولا نزل ھٰذا القراٰن علی رجل من القریتین عظیم اھم یقسمون رحمۃ ربک نحن قسمنا بینھم معیشتھم فی الحیاۃ الدنیا لیتخذ بعضھم بعضاً سخریاً۔

اس سے الہامی کتاب کی بھی ضرورت ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ جب دنیاوی امور میں تمدن اور تعاون کی ضرورت ہوئی تو ان کے لئے ایک قانون عدل کی ضرورت ہوئی تا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے پر ظلم و تعدی نہ کریں۔ صفحہ ۲۰۴ ج

دوم حکمت۔ تا نیک اور پاک لوگوں کی خوبی ظاہر ہو۔ کیونکہ ہر ایک خوبی مقابلہ ہی سے معلوم ہوتی ہے۔ جیسے کہ فرمایا۔

انّا جعلنا ما علی الارض زینۃ لھا لنبلوھم ایھم احسن عملاً۔ صفحہ ۲۰۶ ج

سوم حکمت۔ تفاوت مراتب رکھنے میں انواع واقسام کی قدرتوں کو ظاہر کرنا ہے۔ اور اپنی عظمت کی طرف توجہ دلانا ہے۔ جیساکہ فرمایا۔ مالکم لاترجون للہ وقاراً وقد خلقکم اطواراً۔ اور آیت واللہ خلق کل دابۃ۔ الیٰ۔ ان اللہ علی کل شیئ قدیر۔ صفحہ ۲۰۰ ج

تفسیر (آیات وسُور قرآنیہ)

آیاتِ قرآنیہ کی تفسیر

(۱) آیت الکرسی اللہ لاالٰہ الاّھوا لحیّ القیّوم کی لطیف تفسیر۔ صفحہ ۵۱۴-۵۱۸ ج ج

(۲) اللہ نورالسّمٰوٰت والارض مثلُ نورہٖ کمشکوٰۃ۔ الیٰ۔ بکل شیئ علیم کی لطیف اور مبسوط تفسیر جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ اللہ نورالسّمٰوٰت میں فیضانِ عام کا ذکر کرکے مثل نورہٖ میں فیضانِ خاص کا ذکر کیا ہے جو انبیاء سے خاص ہے۔ اوراس نور کی مثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک سے دی ہے۔ اور جیسے عالمِ ظاہری میں آنکھ کے نور سے بغیر نورِ آفتاب سے فائدہ نہیں اٹھایا جاسکتا اسی طرح جب تک نورِ قلب ونورِ عقل کسی انسان میں کامل دیئے پر نہ پائے جائیں تب تک وہ نورِ وحی ہرگز نہیں پاتا۔ صفحہ ۱۹۱-۱۹۸ ج

(۳) الٓمّٓ۔ ذٰلک الکتٰب لاریب فیہ سے لے کر عذابٌ عظیم تک کی لطیف تفسیر۔ صفحہ ۱۹۹ ج

(۴) انّک لعلیٰ خُلق عظیم بلفظ عظیم محاورۂ عرب میں اس چیز کی صفت میں بولا جاتا ہے جس کو اپنا نوعی کمال پورا پورا حاصل ہو۔ صفحہ ۱۹۴ ج و صفحہ ۴۰۴ ج ج

(۵) اھدنا الصّراط المستقیم کی تفسیر۔ صفحہ ۵۷۴ ج

(۶) تسبّح لہ السّمٰوٰت السبع۔ صفحہ ۵۲۰ ج ج

(۷) دنٰی فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ کی لطیف تفسیر۔ صفحہ ۵۸۷-۵۹۰ ج ج

تدلّی۔ انسان کی اس حالت کا نام ہے کہ جب وہ تخلق باخلاق اللہ کے بعد ربّانی شفقتوں اور رحمتوں سے رنگین ہوکر خدا کے بندوں کی طرف اصلاح اور فائدہ رسانی کے لئے رجوع کرے۔ صفحہ ۵۸۹ ج ج

(۸) علّمناہ من لّدنا علماً۔ قرآن کے عرف میں علم قطعی اور یقینی بات کا نام ہے۔ صفحہ ۲۹۵ ج ج

(۹) قل ادعوا الّذین زعمتم من دونہٖ

کی تفسیر۔ ص ۵۱۹/ح ج

(۱۰) قالوا اتّخذ اللّٰہ ولدا سبحانہٗ هو الغنی۔ ص ۵۲۰/ح ج

(۱۱) هو الّذی ارسل رسولہٗ بالهدٰی و دین الحقّ لیظهرهٗ علی الدّین کلّہٖ میں مسیح موعود کے آنے کی پیشگوئی ہے۔ اور یہ عاجز روحانی اور معقولی طور پر اس کا مورد ہے یعنی روحانی طور پر دین اسلام کا غلبہ جو حجج قاطعہ اور براہین ساطعہ پر موقوف ہے اِس عاجز کے ذریعہ مقدّر ہے۔ ص ۵۹۳-۵۹۹/ح ج

۲۔ سُورتوں کی تفسیر۔

(۱) سورہ انّا انزلناہ فی لیلۃ القدر میں اس قاعدہ کلّی کا بیان فرمایا ہے کہ دنیا میں کب اور کس وقت کوئی کتاب اور پیغمبر بھیجا جاتا ہے۔ ص ۶۳۷

(۲) سورہ اخلاص قل هو اللّٰہ احد کی لطیف تفسیر

اِس سورۃ میں اللّٰہ تعالیٰ کا ہر ایک قسم کی شراکت سے منزہ ہونا بیان کیا گیا ہے۔ کیونکہ شرکت از روئے حصر عقلی چار قسم پر ہے کبھی شرکت عدد[۱] میں ہوتی ہے اور کبھی مرتبہ[۲] میں اور کبھی نسب[۳] میں اور کبھی فعل اور تاثیر[۴] میں اِس سورۃ میں اِن چاروں قسموں کی شرکت سے خدا کا پاک ہونا بیان فرمایا۔ ص ۵۱۸/ح ج

(۳)۔ تفسیر سورہ فاتحہ۔ ص ۴۱۴/ح

پہلی آیت بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم اِس سورت کی پہلی آیت ہے۔ ص ۴۰۲/ح

اور اس کی لطیف تفسیر اور اس کے اندر جو نکاتِ معرفت ہیں ان کا ذکر۔ ص ۴۱۴-۴۳۵/ح و ص ۴۲۲-۴۲۳

بسم اللّٰہ میں دو صداقتیں

(ا) خدا کے پاک کلام کا دنیا میں اُترنا اور بندوں کا اس سے مطلع کیا جانا رحمانیت کا تقاضا ہے اور وحی اللّٰہ کے نزول کا موجب صفتِ رحمانیت ہے اور کلام الٰہی کی تاثیریں نفوسِ انسانی میں صفتِ رحیمیت کا اثر ہے۔ ص ۴۱۵ و ۴۲۰/ح

(ب) دوسری صداقت یہ کہ یہ آیت قرآن شریف کے شروع کرنے کے لئے نازل ہوئی اور اس کے پڑھنے سے یہ مطلب ہے تا اس ذات مستجمع صفاتِ کاملہ سے مدد طلب کی جائے جس کی صفتوں میں سے ایک رحمان ہے کہ طالب حق کے لئے محض تفضّل و احسان سے اسباب خیر اور رشد پیدا کر دیتا ہے۔ دوسری صفت یعنی سعی اور کوشش کرنے والوں کی کوششوں کو ضائع نہیں بلکہ ان کی

جدوجہد پر ثمراتِ حسنہ مترتب کرتا ہے۔

صفحہ ۴۲۱

دوسری آیت الحمد للہ رب العلمین کی تفسیر۔

تمام اقسامِ حمد اللہ تعالیٰ سے مخصوص ہیں۔ دوسرا کوئی مذہب نہیں جو خدا تعالیٰ کو جمیع رذائل سے منزّہ اور تمام محامدِ کاملہ سے متصف سمجھتا ہو۔ اسی ضمن میں ہندوؤں، آریہ سماج اور عیسائیوں کے ذاتِ باری کے متعلق عقیدہ کا ذکر۔ صفحہ ۴۳۶ - ۴۴۱

صفاتِ اربعہ کی ترتیب۔ ربّ العالمین۔ الرحمٰن الرحیم۔ مالکِ یوم الدین میں ترتیبِ طبعی ہے اور اس کی تفصیل

فیضانِ خداوندی کی چار اقسام

دنیا پر خدا تعالیٰ کا چار طور پر فیضان پایا جاتا ہے۔

(پہلی قسم) فیضانِ اعم۔ جو بلا تمیز ذی روح وغیر ذی روح پر علی الاتصال جاری ہے۔ اس کا نام ربوبیت ہے۔ دوسری جگہ فرمایا۔ وھو ربّ کلّ شیئٍ۔ صفحہ ۴۴۵

(دوسری قسم)۔ فیضانِ عام ہے۔ یہ بلا استحقاق سب ذی روحوں پر حسبِ حاجت ان کے جاری ہے۔ کسی کے عمل کا پاداش نہیں۔ اس فیضان کا نام رحمانیت ہے۔ (دوسری آیات متعلقہ رحمانیت)۔ صفحہ ۴۴۸ - ۴۵۰

(تیسری قسم)۔ فیضانِ خاص ہے۔ اس میں جہد اور کوشش اور تزکیۂ قلب وغیرہ مجاہدہ کی شرط ہے۔ اس فیضان کو وہی پاتا ہے جو ڈھونڈتا ہے اور اس کیلئے محنت کرتا ہے۔ اس کا نام قرآن میں رحیمیت ہے۔ وکان بالمؤمنین رحیما اور دوسری آیات۔ صفحہ ۴۵۰ - ۴۵۲

(چوتھی قسم) فیضانِ اخصّ ہے۔ جو صرف محنت اور سعی پر مترتب نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس کے ظہور کے لئے اوّل شرط یہ ہے کہ وہ اس ناپائیدار عالم سے دوسرے عالم کی طرف انتقال کرے کیونکہ یہ فیضان تجلیاتِ عظمیٰ کا مظہر ہے۔ جن میں شرط ہے کہ حسنِ حقیقی کا جمال بطور عریاں اور بمرتبۂ حق الیقین مشہود ہے۔ یہ فیضِ خاص تر ہے اور خاتمہ تمام فیضانوں کا ہے۔ اس کا پانے والا سعادتِ عظمیٰ کو پہنچ جاتا ہے اور دائمی خوشحالی کو پا لیتا ہے۔ اس فیض کی رُو سے خدا نے اپنا نام مالک یوم الدین فرمایا۔ تائیدی آیات لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار۔ صفحہ ۴۵۲ - ۴۵۶

سورہ فاتحہ میں دس عالی شان صداقتیں

صفاتِ اربعہ میں چار عالی شان صداقتیں ہیں۔ پہلی صداقت خدا ربّ العلمین ہے۔ سب چیزیں اسی کی مخلوق ہیں۔ اور اپنی ربوبیتِ تامہ کے ساتھ

عالم کے ذرہ ذرہ پر متصرف اور حکمران ہے۔
صفحہ ۴۵۷ ح

دوسری صداقت رحمان ہے۔ جو ہر جاندار کے
قیام اور بقائے وجود اور بقائے نوع کے
لئے ہر قسم کے اسباب مطلوبہ میسر کرتا ہے۔
صفحہ ۴۵۹ ح

تیسری صداقت رحیم ہے کہ وہ سعی کرنے والوں
کی سعی پر بمقتضائے رحمت خاصہ ثمرات
حسنہ مترتب کرتا ہے۔ توبہ کرنے والوں کے
گناہ بخشتا ہے۔ صفحہ ۴۵۹

چوتھی صداقت مالک یوم الدین یعنی کامل جزاء
وسزا کا مالک ہے۔ صفحہ ۴۵۹ ح

صداقت مالک یوم الدین کے ظہور سے
مقصد یہ ہے۔ کہ ہر نفس پر بطور حق الیقین
مندرجہ ذیل امور کھل جائیں۔

اوّل۔ یہ کہ جزاء وسزا ایک واقعی اور یقینی امر ہے۔

دوم۔ کہ اسباب عادیہ کچھ چیز نہیں۔ فاعل حقیقی
خدا ہے۔ وہی جمیع فیوض کا مبداء اور جزاء
سزا کا مالک ہے۔

سوم۔ یہ ظاہر کرنا مطلوب ہے کہ سعادت عظمیٰ اور
شقاوت عظمیٰ کیا چیز ہیں۔ صفحہ ۴۶۰ ح

یہ چاروں صداقتیں حضرت خاتم الانبیاء صلی
اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دنیا سے گم ہو چکی
تھیں۔ قرآن شریف نے ان گم شدہ صداقتوں
کو زاویۂ گمنامی سے نکالا۔ اس کا ثبوت اس
زمانہ کے یہود اور عیسائیوں کی حالت ہے۔
صفحہ ۴۶۲-۴۶۴ ح

پانچویں اور چھٹی صداقت ایاک نعبد و
ایاک نستعین ہے۔ بت پرست اور
آریہ سماج والے اور عیسائی سب ان دونو
صداقتوں کے منکر ہیں۔ صفحہ ۵۲۵-۵۳۲ ح

ساتویں صداقت اھدنا الصراط
المستقیم ہے۔ یعنی خدا تک پہنچنے
کا سیدھا راستہ طلب کرے۔ خدا نے ہر
امر کے حصول کیلئے یہی قانون ٹھہرا رکھا ہے
کہ اس کے حصول کے وسائل حاصل کئے۔
جامع سب دعاؤں سے مقدم دعا جس
کی طالب حق کو اشد ضرورت ہے۔ طلب
صراط مستقیم ہے۔ ہمارے مخالفین عیسائی۔ آریہ
سماج۔ برہمو سماج اس صداقت پر قدم مارنے
سے محروم ہیں۔ صفحہ ۵۳۷-۵۴۵ ح

آٹھویں، نویں اور دسویں صداقت
صراط الذین انعمت علیہم غیر
المغضوب علیہم ولا الضالین۔
میں مذکور ہے۔

بنی آدم اپنے اقوال اور افعال اور اعمال

ج

جالینوس:- جالینوس کو مجرد عقل نے جس کے ساتھ الہام نہ تھا۔ روحوں کے باقی رہنے اور جزا سزا کے بارے میں شک میں ڈال دیا۔ ص ۱۶۲/ح

جوڑہ:- (زدہ) خدا نے جوڑہ بھی ایک عجیب چیز بنا دی ہے۔ جہاں دیکھو جوڑہی سے کام نکلتا ہے۔ کانوں کو سننے کے لئے ہوا کی اور آنکھوں کو دیکھنے کے لئے آفتاب کی ضرورت ہے۔ اسی طرح عقل کا جوڑ الہام ہے۔ ص ۱۷۱/ح

جوناگڈھ:- ریاست جوناگڈھ سے شیخ ... محمد بہاؤالدین صاحب مدارالمہام ریاست کا براہین احمدیہ کے لئے پچاس روپے بھیجنا۔ ص ۲۸۴/ح ح

جہاد:-

(۱) اسلامی جہاد کی غرض دینی جہادوں سے اصل غرض آزادی کا قائم کرنا اور ظلم کا دور کرنا تھا۔ اور دینی جہاد الٰہی ملکوں کے مقابل پر ہوئے تھے۔ جن میں داعظوں کو اپنی جان کا اندیشہ تھا۔ ص ۱۵۱

(۲)۔ انگریزی گورنمنٹ سے ممانعت جہاد کی

وجہ ص ۱۴۲

ح

حاشیہ ع۱۱ کا اثر:-

امید ہے کہ برہمو سماج کے بعض متین اور شائستہ ذی علم آدمی قبل اس کے جو وہ یہ تمام وکمال یہ حاشیہ پڑھیں۔ متاثر اور ہدایت پذیر ہو جائیں گے۔ کیونکہ دانا آدمی کسی بحث میں اپنے تئیں ملزم دیکھ کر اپنی حالت کو رسوائی کی نوبت تک نہیں پہنچاتا۔ ص ۳۵۲/ح

حجت اسلام:- حجت اسلام وہی لوگ ہوتے ہیں جن کو یقینی اور قطعی الہام ہوتا ہے۔ ص ۲۵۵/ح ح

حدیث:-

(۱) خیارھم فی الجاھلیۃ خیارھم فی الاسلام کی لطیف تشریح۔ ص ۱۸۸/ح

(۲) من اصطنع الیکم معروفاً فجازوہ فان عجزتم عن مجازاتہ فادعوا لہ حتّٰی یعلم انکم قد شکرتم فان اللہ شاکرٌ یحب الشاکرین۔ ص ۱۴۲

حریری:- حریری وفیضی کی انشاپردازی کا ذکر اور قرآن مجید کی خصوصیات۔ ص ۲۵۱/ح ح

حکمت:- حکمت سے مراد قرآن مجید کی آیت یؤتی الحکمۃ من یشاء ومن یؤت

الحکمۃ میں وہ علوم و معارف ہیں جو متبعین
قرآن مجید کو دیئے جاتے ہیں۔ صفحہ ۵۳۳ ح
حمد:۔ حمد باری تعالیٰ عربی اور فارسی اشعار
اور اردو نثر میں۔ صفحہ ۱۳ - ۱۴
حوض:۔ بیت حسدا کے حوض مذکورہ در انجیل
یوحنا باب ۵ آیت ۲ - ۵ پر نہایت قوی اعتراض
جس سے یسوع مسیح کے دوسرے معجزات بھی
مشکوک ہو جاتے ہیں۔ صفحہ ۷۹۹

خ

خاتم الانبیاء

(۱) اخلاق فاضلہ میں بے نظیری
خداوند کریم نے حضرت خاتم الانبیاء میں ایسے
اخلاق فاضلہ ظاہر کئے جن کی مثل نہ کبھی دنیا
میں ظاہر ہوئی نہ آئندہ ظاہر ہوگی۔ حضرت
مسیح علیہ السلام نے چونکہ اقتدار اور دولت کا
زمانہ نہ پایا اس لئے دونو قسم کے اخلاق اس
کے زیر پردہ رہے۔ صفحہ ۷۹۱ ح
(۲) افضل الانبیاء ہیں۔ صفحہ ۱۱۴ ح
(۳) اللّٰھم صلّ علیٰ محمد سید ولد
آدم و خاتم النبیین۔ صفحہ ۵۹۷ ح ح
(۴) برکات متابعت۔ حضرت خاتم الانبیاء
اور قرآن شریف کی سچی متابعت سے روحانی
مقامات اور مدارج عالیہ کا حاصل ہونا اور
اپنی مثال۔ صفحہ ۵ ح
(۵) **تحقیر**۔ جو شخص حضرت خاتم الانبیاء کے حق
میں الفاظ تحقیرانہ بولتا ہے۔ وہ درحقیقت
اسی نادان ناقص العقل پر یا اس کے کسی نبی
و بزرگ پر وارد ہوتے ہیں۔ صفحہ ۳۰۹ ح
(۶) **جامع اخلاق فاضلہ**۔ حضرت خاتم الانبیاء
صلی اللہ علیہ وسلم تمام ان اخلاق فاضلہ کے
جامع ہیں۔ جو نبیوں میں متفرق طور پر پائے
جاتے تھے۔ صفحہ ۴۲۶ ح ح
(۷) **حالات زندگی**۔ حضرت خاتم الانبیاء صلی
اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور آپ کے مختصر حالات
زندگی۔ صفحہ ۱۰۰
(۸) **زمانہ کی حالت**۔ حضرت خاتم الانبیاء
کے زمانہ میں سورۃ فاتحہ میں مذکورہ
صفات اربعہ میں مندرجہ چاروں صداقتیں
دنیا سے مفقود تھیں۔ اور کوئی قوم بغیر آمیزش
افراط یا تفریط پابند نہ تھی۔ اور اس کا ثبوت
صفحہ ۴۶۲ - ۴۷۹ ح
(۹) **سید الطیبین**۔ حضرت خاتم النبیین سید الطیبین
ہیں۔ اور ان کی آل پاک اور طیب ہے۔
صفحہ ۷۹۶ ح ح

(۱۰) **سیّد الرسل اور کامل انسان۔** "کامل انسان اور سیّد الرسل جس سا نہ کوئی پیدا ہوا اور نہ ہوگا۔" ص ۱۱۶/ح

(۱۱) **شان۔** سبحان اللہ حضرت خاتم الانبیاء کس شان کے نبی ہیں۔ اللہ اللہ کیا عظیم الشان نور ہے جس کے ناچیز خادم جس کی ادنیٰ سے ادنیٰ امت جس کے احقر سے احقر چاکر مراتب ردحانیہ مذکورہ بالا تک پہنچ جاتے ہیں۔ (نیز دیکھو قرآن مجید کے منتجین) ص ۲۷۴/ح

(۱۲) **فضل خدا۔** وہ حی و قیوم کہ جو فنا اور موت سے پاک ہے۔ ہمیشہ تا قیامت دینِ اسلام کی نصرت میں ہے۔ اور جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ ایسا اس کا فضل ہے کہ جو اس سے پہلے کسی اور نبی پر نہیں ہوا۔ ص ۲۷۴/ح
زیر عنوان "ہم اور ہماری کتاب"

(۱۳) **مجمع الانوار۔** حضرت خاتم الانبیاء کا جس میں کئی نور جمع تھے۔ وجود مبارک نورِ آسمانی یعنی وحی الٰہی کے وارد ہونے سے مجمع الانوار بن گیا۔ ص ۱۹۵/ح

(۱۴) **وحی و رسالت کا ختم ہونا۔** "چونکہ وجود باجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر ایک نبی کے لئے متمم اور مکمل ہے اور اس ذات عالی کے ذریعہ سے جو کچھ امر مسیح اور دوسرے نبیوں کا مشتبہ اور مخفی رہا تھا۔ وہ چمک اٹھا اور خدا نے اس ذاتِ مقدس پر انہیں معنوں کرکے وحی اور رسالت کو ختم کیا کہ سب کمالات اس وجود باجود پر ختم ہو گئے۔" ص ۲۹۲/ح

خدا تعالیٰ:۔

(۱) **تعریف۔** خدا تعالیٰ کے اپنے ملہم بندہ کی جسے وہ اصلاحِ خلق کیلئے بھیجتا ہے۔ تعریف کرنے کی وجہ۔ ص ۲۷۲/ح ح

(۲) **سلوک۔** خدا تعالیٰ کا اپنے طالبان و عشاق سے سلوک۔ ص ۲۷۴/ح ح

(۳) **معاملہ۔** خدا تعالیٰ کا صادقوں سے ان کے صدق کے اندازہ کے مطابق معاملہ کرنا ہے۔ ص ۲۷۵/ح ح

خضر:۔

(۱) خضر رسول نہ تھا۔ ص ۲۹۵/ح ح

(۲) خضر کا حضرت موسیٰ کے سامنے بظاہر خلافِ شریعت کام کرنا۔ ص ۲۹۴/ح ح

(۳) خضر کا نام بلیان ملکان تھا۔ ص ۲۹۴/ح ح

خَلق اور خُلق میں فرق۔

خَلق بفتح خا وہ صورت ظاہری ہے جو انسان کو حضرت واہب الصور کی طرف سے عطا ہوئی جس صورت کے

ساتھ وہ دوسرے حیوانات کی صورتوں سے ممیّز ہے۔ اور خُلق بضم خاء سے مراد وہ صورت باطنی یعنی خواص اندرونی ہیں۔ جن کی رُو سے حقیقت انسانیہ حقیقت حیوانیہ سے امتیاز کلی رکھتی ہے۔ ص ۱۹۴ ح

(۲) **اخلاق فاضلہ**۔ اس امر کا بیان کہ حلم اور غضب۔ عفو اور انتقام کب اخلاق فاضلہ میں سے شمار ہوتے ہیں۔ ص ۱۵ا۲۲۱–۲۲۲ ح ح

خلق اللہ اور امر اللہ میں ایک لطیف فرق

خلق۔ تو خدا کے اس فعل سے مراد ہے جب خدائے تعالیٰ عالم کی کسی چیز کو بتوسط اسباب پیدا کر کے بوجہ علت العلل ہونے کے اپنی طرف اس کو منسوب کرے۔

امر۔ وہ ہے۔ جو بلا توسط اسباب خالص خدائے تعالیٰ کی طرف سے ہو۔ اور کسی سبب کی اس سے آمیزش نہ ہو۔ پس کلام الٰہی کا نزول عالم امر سے ہے۔ اور فکر و نظر کے نتیجہ میں جو خیالات دلوں میں اُٹھتے ہیں وہ تمام عالم خلق سے ہے۔ ص ۲۳۵ ح

خلیفہ انی جاعل فی الارض خلیفہ اور استخلاف میں خلیفہ سے مراد ایسا شخص ہے کہ جو ارشاد اور ہدایت کے لئے بین اللہ و بین الخلق واسطہ ہو۔ خلافت ظاہری کہ جو سلطنت اور حکمرانی پر اطلاق پاتی ہے مراد نہیں۔ ص ۵۸۶ ح ح

خواب:۔

ا۔ مسلمانوں اور غیر مسلموں کی خوابوں میں فرق

(۱) مسلمانوں کو سچی خوابیں بکثرت آتی ہیں۔ کفار اور منکرین اسلام کو ان کا ہزارم حصہ بھی نصیب نہیں۔

(۲) مسلمان کی خواب اکثر اوقات نہایت عالی شان اور مہمات عظیمہ کی بشارت اور خوشخبری پر مشتمل ہوتی ہے۔ اور کافر کی خواب اکثر اوقات امور خسیسہ میں اور بے قدر ہوتی ہے۔

(۳) مسلمان کی خواب نہایت راست اور منکشف اور کافر کی شاذ و نادر ہی سچی ہوتی ہے۔ اور اس میں بھی یہ شرط ہے کہ وہ معاند پادری یا پنڈت نہ ہو۔ اور پھر بھی وہ خطا اور غلطی کی آمیزش سے بکلی پاک نہیں ہوتی اور اس کی مثال ص ۲۸۳–۲۸۹ ح ح

۲۔ مسیح کے آسمان سے آنے کے متعلق پادریوں کی خوابوں کا ذکر۔ ص ۲۸۵ ح ح

خوشحال چند:۔ خوشحال چند کے پوری قید بھگتنے اور اس کے ساتھی بشمبر داس کے بری نہ ہو سکنے کے متعلق پیشگوئی اور اس کا

پورا ہونا۔ ص ۶۵۷ ح ح

د

داؤد: حضرت داؤد علیہ السلام پاک و معصوم تھے۔ مسیحؑ کو داؤدؑ سے زیادہ پاک سمجھنا غلط خیال ہے۔ ص ۹۶ ح

درُود:۔

(۱) الہام میں محمدؐ اور آل محمدؐ پر جو سردار ہے آدم کے بیٹوں کا اور خاتم الانبیاء ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ درود بھیجنے کا حکم۔ ص ۵۹۷ ح ح

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درُود بھیجنے کی برکات۔ خواب میں آب زلال کی شکل پر نور کی مشکوں کی صورت میں دکھائی گئیں۔ ص ۵۹۸ ح ح

دعا:۔

(۱) دُعا ایک مجاہدہ اور کوشش ہے۔ ص ۵۷۹ ح

(۲) **آثارِ قبولیّت**۔ دوسو جگہ سے زیادہ قبولیت کے آثار نمایاں ایسے نازک موقعوں پر دیکھے گئے جن میں بظاہر کوئی صورت مشکل کشائی کی نظر نہ آتی تھی۔ ص ۶۲۲ ح

حقیقی دُعا وہی ہے جس میں جوش ہو۔ ص ۵۶۸ ح

اور جوش کی محرک دو چیزیں ہیں۔ خدا تعالےٰ کی عظمت اور رحمت شاملہ کا خیال اور بندوں کا عاجز اور ذلیل ہونا۔ ص ۵۷۱ ح

(۴)۔ **کامیابی کا ذریعہ**۔ خدا نے قدیم سے یہ قانون مقرر کر دیا ہے کہ اس سے دُعا اور استمداد کو کامیابی میں بہت سا دخل ہے ص ۷۲۳ ح

(۵) **قبولیّت دعا**۔ رات کو دعا کی گئی اور خدا تعالےٰ نے قبول فرمائی۔ اور علی الصباح بہ نظر کشفی ایک خط پر ایک پیشگوئی دکھلائی گئی۔ ص ۵۴۳ ح ح

دعوت:۔

۱۔ آسمانی اور روحانی برکات دکھلانے کیلئے

"اگر کوئی پادری اور پنڈت برہمو اور آریہ آسمانی نور اور برکتوں کا ثبوت مانگے جن میں امت مرحومہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی مسیحؑ اور موسیٰؑ کی برکتوں میں شریک ہے اور ان نوروں کی وارث ہے۔ جن سے اور تمام قومیں اور تمام اہل مذاہب محروم اور بے نصیب ہیں۔ اس ثبوت دینے کے ہم آپ ہی ذمہ دار ہیں اگر کوئی اسلام کے نفحات خاصہ دیکھ کر فی الفور مسلمان ہونے پر مستعد ہو۔ اور ہم نے اللہ ربانی مواعید اور منہاد قول

میں سے جو انسانی طاقتوں سے باہر ہیں کسی
قدر حاشیہ در حاشیہ میں لکھ دی ہیں۔ صفحہ ۲۶۴ ح

(۲) برہمو سماج کو اعتراض پیش کرنے کیلئے

اگر کوئی برہمو قرآن شریف کے کسی بیان کو خلاف
صداقت یا کسی صداقت سے خالی خیال کرتا ہے
تو وہ اعتراض پیش کرے ہم بفضل خدا اس
کے وہم کو ایسا دُور کر دیں گے کہ جس بات کو
وہ عیب سمجھتا تھا۔ اس کا ہنر ہونا اس پر
آشکارا ہو جائے گا۔ صفحہ ۳۲۷ ح

(۳) طریق اتباع نبی دکھانے کے لئے

اگر کوئی اس غرض کے حصول کیلئے ہماری
طرف بصدق دل رجوع کرے تو ہم اس کو
طریق اتباع (نبی) بتلانے کو تیار ہیں جس
پر نجات موقوف ہے۔ صفحہ ۳۵۰ ح

(۴) قرآن وانجیل کے مقابلہ کے لئے

انجیل کا قرآن سے مقابلہ کر لیں اور انجیل
سے وہ کمالات دکھائیں۔ جو ہم نے اس
کتاب میں قرآن شریف سے ثابت کئے ہیں
اور قرآن کی روحانی تاثیروں کے مقابلہ میں
انجیل کی روحانی تاثیریں بھی بتائیں اور
ذرا برہمو سماج۔ آریہ سماج اور دہریہ
کے وساوس کا انجیل کے معقولی بیان سے
رد تو پیش کریں اور کسی ثالث سے پوچھیں

کرلیں کے بیان سے تسلی ہوتی ہے۔
صفحہ ۳۰۲ ح و صفحہ ۳۳۲

(۵) منکرین تاثیرات قرآنی وخواص

رُوحانی کلام الٰہی کو تسلی کرانے کے لئے
تاثیرات قرآنی کے منکرین مخالفین اسلام
اور اسمی ورسمی موافقین کو جو بظاہر مسلمان
ہیں۔ مگر محجوب مسلمان اور قالب بےجان
ہیں دعوت کہ مؤلف اپنے ذاتی تجارب سے
ہر ایک کی تسلی کر سکتا ہے۔ وہ طالب حق
بن کر اس احقر کی طرف رجوع کریں اور
خواص کلام الٰہی کا بچشم خود مشاہدہ کریں۔
ایسا نہ ہو کہ اس ناچیز کے گذرنے کے
بعد کوئی نا منصف کہے۔ کہ کب مجھ کو کھول کر
کہا گیا تا میں اس جستجو میں پڑتا۔ کب کسی
نے ذمہ داری سے دعویٰ کیا تا میں اس
دعویٰ کا ثبوت اس سے مانگتا۔ دیکھو کہ یہ
عاجز کھول کر کہتا ہے اور اس بات کا
ذمہ دار بنتا ہے۔ اس عاجز کی صحبت سے
تم پر بدیہی طور پر یہ بات کھل جائے گی۔
کہ فی الحقیقت وہ خواص روحانی جن کا
اس جگہ ذکر کیا گیا ہے۔ سورہ فاتحہ اور
قرآن شریف میں پائے جاتے ہیں۔
صفحہ ۶۲۱ - ۶۳۵ ح

(۶) **منکرین نبوت آنحضرتؐ کو دعوت** ۔ منکرین نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہ پنڈت ہوں یا پادری ۔ آریہ ہوں یا برہمو وہ یا تو ان دلائل کا جواب دیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت پر ناطق ہیں یا ضد چھوڑ کر سچے مذہب اسلام کو قبول کریں ۔ صفحہ ۶۴۹ ح

دُنیا :۔ عالم دنیا اپنی اصل وضع کی رُو سے دارالابتلاء ہے ۔ دارالجزا نہیں افلاس اور دولتمندی دونوں ابتلا ہیں ۔ صفحہ ۴۶۱ ح

دنو :۔ دنو اس قرب تام کا نام ہے کہ جب کامل تزکیہ کے ذریعہ سے انسان کامل سیر الی اللہ سے سیر فی اللہ کیساتھ متحقق ہو جائے اور اپنی ہستی ناچیز سے بالکل ناپدید ہو کر صبغۃ اللہ کے پاک رنگ سے رنگین ہو جائے ۔ صفحہ ۵۶ ح ح

دھرم جیون :۔ اخبار دھرم جیون کے پرچہ جنوری ۱۸۸۳ء میں پنڈت اگنی ہوتری کا یہ دعویٰ کہ قرآن جیسی کتاب انسان تالیف کر سکتا ہے اور اس کا جواب ۔ صفحہ ۳۹۲ ح

دہریت :۔

(۱) دہریوں کے خیال کا ابطال اور حکمائے متقدمین کا حال بلحاظ توحید و شرک ۔ صفحہ ۱۵۷ ۔ ۱۵۸ ح

(۲) ہر ایک انسان میں جو مجرد قیاس پرست ہے دہریہ پن کی ایک رگ ہے ۔ وہی رگ دہریہ میں کچھ زیادہ پھول کر ظاہر ہو جاتی ہے اور اوروں میں مخفی رہتی ہے ۔ اس رگ کو الہامی کتاب جو انسانی طاقتوں سے باہر ہو کاٹتی ہے ۔ صفحہ ۱۵۸ ح

دیانند (پنڈت)

(۱) بانئے آریہ سماج کا ذکر صفحہ ۶۲

(۲) **دیانند اور اپنشد** ۔ پنڈت دیانند نے اپنشدوں کو بعض لوگوں کے اپنے ہی خیالات قرار دیا ہے ۔ صفحہ ۴۸۶ ح ح

(۳) **تاریخ وفات** ۔ دیانند نے ۳۰ اکتوبر ۱۸۸۳ء کو وفات پائی ۔ صفحہ ۶۴ ح

(۴) **عقائد** ۔ پنڈت دیانند کے عقائد در بارہ خدا تعالیٰ اور ان پر اتمام حجت کرنے کا ذکر اور بذریعہ رجسٹری خطوط ان کے عقائد کا ابطال اور اسلام کی صداقت بتا کر ۔ قادیان آنے کی دعوت اور آمد و رفت اور اخراجات خوراک کی پیشکش اور ان کی لاپرواہی اور اللہ تعالیٰ کا ان کی وفات سے تین ماہ پہلے اطلاع دینا ۔ اور یہ کہ اشتہار دس ہزار روپیہ کا اول نشانہ وہی تھے ۔ ایک مرتبہ رسالہ برادر ہند میں ان کے لئے اعلان چھپوا دیا گیا ۔ صفحہ ۶۳۵ ۔ ۶۴۱

اور باطنی قوانین میں کسی نوع کا اختلاف نہیں ۔ ص ۶۵۵

(۲) روحانی اور جسمانی دونو سلسلے اس وجہ سے اب تک صحیح وسالم چلے آتے ہیں ۔ کہ خداوندکریم ان کو نیست ونابود ہونے سے محفوظ رکھتا ہے ۔ قرآن مجید کی آیات سے استدلال۔ ص ۶۶۴ - ۶۶۲

روحانی نعمتوں کے حصول کیلئے شرط

روحانی نعمتوں کے حصول کے لئے خاتم الرسل اور فخر الرسل کی بدرجۂ کامل محبت مشروط ہے ۔ ص ۲۲/۲۶۹

رؤیا :-

(۱) متبعین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ہندؤں وغیرہ کی رؤیا میں جو فرق پائے جاتے ہیں ۔ ص ۲۲/۲۸۳

(۲) ہنود اور عیسائیوں کو رؤیا کی تعبیر اگر اوتار یا مسیح کا ظاہر ہونا دیکھیں ۔ ص ۲۲/۲۸۵

(نیز دیکھو خواب)

رؤیا جو مؤلف براہین کو اللہ تعالیٰ نے دکھائیں

(۱) رؤیا میں آب زلال کی شکل پر نور کی مشکیں آپ کے مکان پر لائی گئیں۔ ص ۲۲/۵۹۸

(۲) حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے رؤیا میں مشرف ہونا اور اپنے ہاتھ میں اپنی مؤلفہ کتاب قطبی دیکھنا اور آنحضرتؐ کے ہاتھ میں اس کا خوبصورت میوہ کی شکل اختیار کرنا اور ایک مردہ شخص کا زندہ ہونا اور آنحضرت کا آپ کو ایک قاش دینا تا اس زندہ شدہ مردہ کو دی جائے اور باقی قاشیں آپ کے دامن میں ڈال دیں ۔ ص ۲۲/۲۷۵ - ۲۷۶

(۳) ایک شدید معاند آریہ کے ایک رشتہ دار کے مقدمہ کی کل حقیقت کا رؤیا میں کھل جانا کہ نصف قید کی تخفیف ہوگی بری نہیں ہوگا۔ اور اس کا دوسرا رفیق پوری قید بھگتے گا۔ ص ۲۲/۴۵۷ - ۲۷۹ - ۲۷۷

(۴) سردار محمد حیات خان کو ان کے مصائب کے زمانہ میں رؤیا میں کہنا تم کچھ خوف مت کرو ۔ خدا ہر چیز پر قادر ہے وہ تمہیں نجات دے گا ۔ ص ۲۲/۲۷۹ - ۲۸۰

(۵) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کا ایک ہی برتن میں کھانا کھانا اور مسیحؑ کے ساتھ ایک اور کامل اور مکمل سید آل رسول کا کھڑا رہنا اور اس کے ہاتھ میں ایک کاغذ کا ہونا جس میں افراد خاصہ امت محمدیہ کے مراتب کا ذکر تھا اور آپ کے نام کے مقابل ہو منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی

فکادان یعرف بین النّاس لکھا تھا۔ ص ۲۸۰ - ۲۸۱/ح ح

(۶) پچاس روپیہ آنے کے متعلق رؤیا ص ۲۸۳/ح ح

(۷) ایک راجہ کے مرجانے کے متعلق رؤیا ص ۲۸۴/ح ح

(۸) ایک ہندو کے امتحان وکالت میں پاس ہوجانے اور باقی سب امیدواروں کے فیل ہوجانے کے متعلق رؤیا۔ ص ۲۸۵/ح ح

(۹) رؤیا میں لکھا کہ نواب اقبال الدولہ صاحب نے حیدر آباد سے خط لکھا ہے۔ اور اس میں کسی قدر روپیہ دینے کا وعدہ لکھا ہے۔ ص ۵۴۸/ح ح

(۱۰) رؤیا میں دیکھا کہ لوگ ایک محی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا اور کہا ھٰذا رجل یحبّ رسول اللّٰہ۔ ص ۵۹۸/ح ح

ز

زمانہ حال میں توحید الٰہی کا حال

زمانہ حال میں ہندوؤں اور عیسائیوں وغیرہ نے توحید الٰہی کا عقیدہ ترک کر دیا ہے۔ بجز امت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور فرقہ میں نہیں پائی جاتی۔ ص ۱۱۶ - ۱۱۸

زندہ کتاب:۔ قرآن شریف کی حقانیت معلوم کرنے کے لئے اب بھی وہی معجزات قرآنیہ اور وہی تاثیرات فرقانیہ اور وہی تائیدات غیبی و آیات لا دیبی موجود ہیں جو پہلے زمانہ میں تھیں۔ قرآن شریف ایسے نشانات پیش کرتا ہے جن کو ہر ایک شخص دیکھ سکتا ہے۔ ص ۵۹۱ - ۵۹۲

زیرکی:۔ انسان کی زیرکی اسی میں ہے کہ وہ ان اصولوں اور اعتقادوں کو جو مرنے کے بعد موجب سعادت ابدی یا شقاوت ابدی کا ٹھیریں گے۔ اسی زندگی میں معلوم کرکے حق پر قائم اور باطل سے گریزاں ہو۔ ص ۴

زینہ:۔ توحید فی الاعمال کا پہلا زینہ یہ ہے کہ انسان ہر ایک شاندار کام کے شروع میں اللہ تعالیٰ کا جو رحمٰن اور رحیم ہے نام لے۔ اور یہ ایک نہایت ادب عبودیت نیستی اور فقر کا طریقہ ہے۔ ص ۴۲۵/ح

س

سخت کلامی:۔

(۱) سخت کلامی کے دو باعث ہیں (۱) جب

بعض لوگ حکیمانہ اور معقول کلام کرنے کا مادہ
نہیں رکھتے۔ (۲۰) یا جب کسی اہلِ حق کے
الزام اور افحام سے تنگ آجاتے ہیں اور
رُک جاتے ہیں تو پھر وہ اپنی پردہ پوشی علمی بحث کو
ٹھٹھے اور ہنسی میں منتقل کرنے میں دیکھتے ہیں صـ۹۳

(۲) مؤلفین کو اپنی تالیفات میں سخت کلامی سے
پرہیز کرنے کی تلقین اور سخت کلامی کرنے
والوں کا ذکر۔ صـ۹۰

(۳) آریوں کے انبیاء کے متعلق گستاخی کرنے
کا ذکر۔ صـ۹۴

(۴) عیسائیوں میں سے بدزبانی کرنے والوں کا
ذکر۔ صـ۹۴-۹۵/ح

سر چارلس ایچیسن لفٹننٹ گورنر پنجاب کا
بٹالہ میں گرجا گھر کی بنیاد رکھنے کی تقریب
پر ایک تقریر اور ان کا عیسائیت کی تبلیغ
کرنا۔ صـ۳۲۱

سردار عطر سنگھ رئیس اعظم لدھیانہ نے باوجود ہندو
ہونے کے براہین کی اشاعت کیلئے بطور اعانت
پچیس روپے بھیجے۔ صـ۳۱۹

سردار محمد حیات خاں کے متعلق رؤیا
صـ۲۷۹/ح ح (دیکھو رؤیا)

سزائے موت۔ اگر کوئی مخالف قرآن شریف
کی تعلیم میں ایک ذرہ کا ہزارم حصہ
نقص کا ثابت کرے بالمقابل اس کے اپنی
کسی کتاب کی ایک ذرہ بھر خوبی ثابت
کرے جو قرآنی تعلیم کے برخلاف ہو اور
اس سے بہتر ہو تو ہم سزائے موت قبول کرنے
کے لئے تیار ہیں۔ صـ۲۵۸/ح ح

سعادتِ عظمیٰ:۔
سعادتِ عظمیٰ وہ فوزِ عظیم کی حالت ہے
کہ جب نور اور سرور اور لذت اور راحت
انسان کے تمام ظاہر و باطن اور تن اور جان
پر محیط ہو جائے اور کوئی عضو اور قوت اس
سے باہر نہ رہے صـ۴۹۰-۵۰۱/ح و صـ۵۲۴/ح

سفیر ہند (امرتسر) مطبع کے مہتمم کی تعریف کہ وہ
نہایت محنت صحت اور صفائی اور کوشش
سے کام انجام دیتے ہیں۔ پیچھے کا صفحہ ۳۱۱

سنسکرت۔ آریوں کے اس دعویٰ کی تردید کہ
سنسکرت پرمیشور کی بولی ہے باقی تمام
بولیاں انسان کی ایجاد ہیں۔ صـ۲۲۴

سوال و جواب:۔
(۱) اس سوال کا جواب کہ جن تک کتاب الٰہی
نہیں پہنچی ان کی نجات کا کیا حال ہے۔
(دیکھو نجات)

(۲) اس سوال کا جواب کہ یا احمد بارک
اللہ وغیرہ الہامات میں ایک مسلمان کی کیوں

تعریف کی گئی ہے۔ (دیکھو الہام) صفحہ ۲۷ / ح

سُورۃ فاتحہ

۱۔ سورۃ فاتحہ صفحہ ۲۲ / ح

۲۔ آئینہ۔ سورۃ فاتحہ آئینہ قرآن نما ہے۔ صفحہ ۵۸ / ح

۳۔ اسماء (۱) امّ الکتاب۔ اس لئے کہ جمیع مقاصد قرآنیہ اس سے مستخرج ہوتے ہیں۔

(۲) سورۃ الجامع۔ اس لئے کہ جمیع انواع علوم قرآنیہ پر بصورت اجمال مشتمل ہے۔ صفحہ ۵۸۱ / ح

۴۔ بے نظیری کے وجوہ۔ سورۃ فاتحہ کے بے نظیری کے وجوہ دیگر قرآن کے ہر ایک حصہ کے جو چار آیت سے بھی کم ہو ادا ہی ہیں جو گلاب کے پھول کی بے نظیری کے ہیں۔ اور اس کی تفصیل۔ صفحہ ۳۹۷ - ۴۰۲ / ح

۵۔ خواص سورۃ فاتحہ۔

(۱) امراض روحانی کا علاج۔ (۲) تکمیل قوت علمی اور عملی کا سامان۔ (۳) بگاڑوں کی اصلاح۔ (۴) اچھوتے معارف اور حقائق و دقائق و لطائف (۵) حضرت حق کے دقت ظاہری و باطنی خوبی کا کامل فصیح و بلیغ زبان میں بیان کیا گیا ہے۔ صفحہ ۳۹۸ - ۳۹۹ / ح

۶۔ خوبیاں۔ (۱) سورۃ فاتحہ میں تمام قرآن شریف کی طرح بے مثل دو مانند دو خوبیاں پائی جاتی ہیں ظاہری صورت میں خوبی و باطنی خوبی اور اس کی تفصیل۔ صفحہ ۲ / ح (۲) سورۃ فاتحہ کی ظاہری و باطنی خوبیوں کا گلاب کے پھول کی خوبیوں سے افضل و ابتر ہونے کا ثبوت۔ صفحہ ۱۳ / ح

۷۔ رُوحانی خاصہ۔ سورۃ فاتحہ میں ایک روحانی خاصہ یہ ہے کہ دلی حضور سے نماز میں اس کو وردکر لینا اور اس کی تعلیم کو فی الحقیقت سچ سمجھ کر اپنے دل میں قائم کر لینا تنویر باطن میں نہایت دخل رکھتا ہے۔ اس سے انشراح خاطر ہوتا اور بشریت کی ظلمت دور ہوتی ہے اور فیوض الٰہی کا مورد اور قبولیت الٰہی کے انوار اس پر احاطہ کر لیتے ہیں۔ اور کشوف صادقہ اور الہامات واضحہ سے متمتع ہوتا ہے اور استجابت ادعیہ اور کشف مغیبات میں اس کی نظیر کسی غیر میں نہیں پائی جاتی۔ صفحہ ۴۲۶ - ۴۲۷ / ح

۸۔ لطائف۔ سورۃ فاتحہ کے لطائف کثیرہ میں سے بطور نمونہ چند لطائف کا ذکر۔

پہلا لطیفہ۔ اس سورت میں دُعا کرنے کا خوبتر اور طبعی طریقہ یعنی دُعا کو مع محرکات دُعا کے بیان کیا ہے۔ حقیقی دعا وہی ہے جس میں جوش ہے اور وہی جوش کی محرک صرف دو چیزیں ہیں۔

(۱) خدا کو کامل اور قادر اور جامع صفات
کاملہ خیال کر کے اس کی رحمتوں اور کرموں کو
ابتداء سے انتہا تک اپنے وجود اور بقاء
کے لئے ضروری دیکھنا اور تمام فیوض کا مبدأ
اسی کو خیال کرنا۔ (۲) دوسرے اپنے تئیں
اور اپنے تمام ہم جنسوں کو عاجز اور مفلس اور
خدا کی مدد کا محتاج یقین کرنا۔ صفحہ ۵۶۹ ح
صفاتِ اربعہ میں عظمت اور رحمت شامل اور
ایاک نعبد و ایاک نستعین میں دوسرے
بندوں کا عاجز اور ذلیل ہونے کا ذکر فرمایا
صفحہ ۵۷۱ ح

دوسرا لطیفہ۔ نزولِ ہدایت کے لئے پورے
اسباب ترغیب بیان کئے گئے ہیں۔ ترغیب
کامل میں تین اجزاء کا پایا جانا ضروری ہے
(۱) مرغوب الیہ کی ذاتی خوبی بیان کی جائے
(۲) اس کے فوائد بیان کئے جائیں (۳) اس
کے تارکین کی خرابی اور بدحالی بیان کی جائے
اور یہ تینوں صراط مستقیم۔ انعمت
علیہم اور مغضوب علیہم اور
الضالین میں بیان کی گئی ہیں۔ صفحہ ۵۷۵-۵۷۷ ح

تیسرا لطیفہ۔ محامد الٰہیہ کے ذکر کرنے کے بعد
فقراتِ دعا وغیرہ لف و نشر مرتب کے طور پر
بیان کئے گئے ہیں۔ ربوبیت کے مقابلہ میں نعبد۔
رحمانیت کے مقابلہ میں استعانت اور رحیمیت
کے مقابلہ میں دعا اور مالکیت کے مقابلہ میں
طلب جزا۔ صفحہ ۵۷۷ - ۵۷۸ ح

چوتھا لطیفہ۔ سورۃ فاتحہ مجمل طور پر تمام مقاصد
قرآن شریف پر مشتمل ہے۔ اس لئے آیت اِنّا
آتیناک سبعاً من المثانی والقرآن
العظیم میں اُسے قرآن عظیم کے مقابل
پر رکھا ہے۔ صفحہ ۵۸۰ ح
(مقاصد کیلئے دیکھو قرآن مجید کے مقاصد)

پانچواں لطیفہ۔ وہ اس اتم اور اکمل تعلیم پر مشتمل
ہے جو طالبِ حق کیلئے ضروری ہے اور جو
ترقیاتِ قربت اور معرفت کیلئے کامل دستور العمل ہے
ترقیاتِ قربت کے تین مدارج کا تفصیلی
ذکر اور پھر ان کا سورہ فاتحہ سے ثبوت۔
صفحہ ۵۸۱ - ۶۲۰ ح

۹ مظہر انوارِ الٰہی۔ سورۃ فاتحہ مظہر انوار الٰہی ہے اور
اس کی برکت اور اس کی تلاوت کے التزام سے
کشفِ مغیبات ہوتا ہے۔ صفحہ ۶۲۰ ح
(نیز دیکھو تفسیر سورہ فاتحہ)

سَیر فی اللہ۔ اس مرتبہ میں ربوبیت کے عجائبات
سالک پر کھولے جاتے ہیں اور جو ربانی نعمتیں
دوسروں سے مخفی ہیں ان کا اس کو سیر کرایا
جاتا ہے۔ کشوف صادقہ، مخاطباتِ الٰہیہ اور

ظاہری اور باطنی نعمتوں سے بہت کچھ اس کو عطا ہوتا ہے۔ صفحہ ۶۱۷/ج

سیر فی اللہ اور سلوک کے تین مدارج۔ فنا، بقا اور بقا کی حقیقت اور ان کا سورہ فاتحہ میں ذکر۔ صفحہ ۵۸۶ - ۶۲۴

ش

شاستر۔ ہندوؤں کے شاستروں کی تعلیم کا مقابلہ عفو و رحم میں انجیل کی تعلیم سے۔ صفحہ ۴۰۱/ج

شام لال (روزنامہ نویس مؤقت براہین) ناگری اور فارسی دونوں میں لکھ سکتا تھا۔ بطور روزنامہ نویس نوکر رکھا ہوا تھا۔ بعض امور غیبیہ جو ظاہر ہونے تھے۔ اس کے ہاتھ سے وہ ناگری اور فارسی خط میں قبل از وقوع لکھائے جاتے تھے اور اس پر اس کے دستخط کرائے جاتے تھے۔ صفحہ ۵۶۷/ج

شبہات۔

(۱) اس شبہ کا جواب کہ بہت سی کلام انسان دنیا میں ایسی موجود ہیں جن کی مثل آج تک دوسرا کلام نہیں ہوا اگر وہ خدا کی کلام تسلیم نہیں ہو سکتی۔ صفحہ ۱۶۴

(۲) فطرتی امور کے انسانی طبائع میں مختلف ہونے پر ایک شبہ اور اس کا جواب۔

شبہ۔ اگر فطرتی امور انسانوں کی طبائع میں مختلف ہوتے تو توحید کا اقرار سب انسانوں کی طبائع میں کیوں پایا جاتا جیسا کہ آیت فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیھا اور ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون وغیرہ آیات سے ثابت ہے پس جب فطرتی امر توحید الٰہی ہوا تو سرکشی اور بے ایمانی کے لئے تو کوئی پیدا نہ کیا گیا تو برے افعال فطرتی امور کیسے ہوئے۔ صفحہ ۱۸۴/ج

جواب۔ قرآن مجید سے تو صرف اتنا ہی ثابت ہے کہ انسان کی فطرت میں تخم توحید بویا گیا ہے یہ نہیں کہ وہ تخم ہر ایک میں مساوی ہے بلکہ قرآن شریف میں اس تخم کو بہت جگہ متفاوت المراتب بتایا ہے جیسے فمنھم ظالم لنفسہ ومنھم مقتصد ومنھم سابق بالخیرات اسی طرح و اجتبیناھم اور اولٰئک کالانعام بل ھم اضل آیات میں فرمایا ہے۔ صفحہ ۱۸۵/ج

شبہ۔ وہ خیالات جو فکر و نظر کے نتیجہ میں سوجھتے ہیں وہ کس طرف سے اور کہاں سے آتے ہیں۔

جواب۔ یہ تمام خیالات خلق اللہ میں امر اللہ نہیں (دیکھو خلق) صفحہ ۲۳۵ (نیز دیکھو اعتراضات

ص

صفاتِ الٰہیہ :۔

(۱) صفاتِ اربعہ مندرجہ سورہ فاتحہ رب العٰلمین رحمان ۔ رحیم ۔ مالک یوم الدین میں ترتیب اور چار خداوندی فیضان کا ذکر اور چار عالی شان صداقتیں اور یہ چاروں صداقتیں زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں دنیا سے گم ہو چکی تھیں ۔ ص ۴۴۵ - ۴۴۷

(دیکھو تفسیر سورہ فاتحہ)

(۲) صفاتِ انعام الٰہی، غضب الٰہی، اضلال الٰہی سے کیا مراد ہے ۔ اور وضاحت کے لئے آفتاب کی مثال کا ذکر ص ۵۴۴ - ۵۵۹ / ح

(۳) صفت رحمانیت و رحیمیت کی تشریح ۔ ص ۱۵ / ح

(۴) رحمانیت وحی اللہ کے نزول کا اصل موجب خدائے تعالیٰ کی رحمانیت ہے کسی عامل کا عمل نہیں ۔

رحیمیت ۔ کسی فرد انسانی کا کلام الٰہی کے فیض سے فی الحقیقت مستفیض ہو جانا اور اس کی برکات و انوار سے متمتع ہو کر منزل مقصود تک پہنچنا اور اپنی سعی و کوشش کے ثمرہ سے حاصل کرنا صفت رحیمیت کی تائید سے وقوع میں آتا ہے کلام الٰہی کی تاثیریں نفوس انسانیہ میں صفت رحیمیت کا اثر ہے ۔ ص ۴۲۰ - ۴۲۲ / ح

(۴) متکلم ۔ خدا تعالیٰ کی صفت تکلم کا ثبوت اور یہ کہ یہی صفت الہام کی متقاضی ہے ۔ ص ۳۵۶ - ۳۵۹ / ح

ط

طبائع انسانی کی مثال :۔

طبائع انسانی کی مثال ایک کان کی سی ہے بعض طبائع چاندی کی طرح روشن اور صاف اور بعض گندھک کی طرح بدبودار اور جلد بھڑکنے والی اور بعض لوہے کی طرح سخت ہیں ۔ ص ۱۸۵ / ح

ظ

ظلّ ۔ کسی شخص کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظل ہونے سے کیا مراد ہے ۔ ص ۲۶۹ / ح ح

ظلّی کمالات کا فائدہ ۔ نفوس صافیہ امت محمدیہ کو ظلّی طور پر کمالات حاصل ہونے سے (۱) ایک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند حیثیت غایت کمالیت ظاہر ہوتی ہے ۔ (۲) دوسرے اس امت کی دوسری امتوں پر کمالیت اور افضلیت ظاہر ہوتی ہے ۔ ص ۲۶۵ - ۲۷۰ / ح ح

ع

(۹) **عقل کے تین رفیق :-**

(۱) - اگر حکم عقل کا دنیا کے محسوسات اور مشہودات سے متعلق ہے - تو اس کا رفیق مشاہدہ صحیحہ اور تجربہ ہے - (۲) اگر مختلف ازمنہ کے حوادث اور واقعات کے متعلق ہے تو تواریخ اخبار اور خطوط وغیرہ ہیں - (۳) اور اگر ماوراء المحسوسات واقعات کے متعلق ہے تو الہام اور وحی ہے -

ص ۶۹/ح و ص ۳۰۷ - ۳۱۰/ح

(۱۰) **عقل کا رفیق** - خدا تعالیٰ نے الہام ٹھیرایا ہے - ص ۳۰۸/ح

(۱۱) **مجرد عقل اور الہام کے متبعین میں فرق**

مجرد عقل کو ماننے والے جیسے علم اور معرفت اور یقین میں ناقص ہیں - ویسا ہی عمل اور وفاداری اور صدق قدم میں بھی ناقص اور قاصر ہیں متبعین الہام کی طرح ان امور میں انہوں نے کوئی نمونہ قائم نہیں کیا - ص ۳۵/ح

(۱۲) **عقل اور یقین کامل** - مجرد عقل سے یقین کامل حاصل نہیں ہوتا - موت کے بعد کے حالات کو عقل کیسے پہچان سکتی ہے - وہ تو روح کیا چیز ہے - کیونکر داخل ہوتی اور کیونکر نکلتی ہے - مسائل سے حالت حیرانی میں ہے -

ص ۲۲۵/ح

علم - علم قرآن مجید کی عرف میں قطعی اور یقینی بات کو کہتے ہیں - ص ۲۹۵/ح

علماء :-

(۱) علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل حدیث رسولؐ ہے - ص ۶۰۱/ح ح

(۲) علماء کے وارث انبیاء ہونے سے مراد ص ۲۵۶/ح ح

علم دین :- اس زمانہ میں سب سے مقدم اشاعت علم دین ہے - ص ۶۱

عماد الدین :- (دیکھو پادری عماد الدین)

عمرؓ :- حضرت عمرؓ کے الہام یا ساریۃ الجبل مندرجہ بیہقی بروایت ابن عمر کا ذکر - ص ۶۵۴/ح ح

عیسےٰؑ :-

(۱) نبی معصوم تھے - ص ۴/ح ح

(۲) عیسےٰؑ اور آنحضرت صلعم کا موازنہ اخلاق فاضلہ کے لحاظ سے ص ۲۸۵ - ۲۹۲/ح

عیسائی اور عیسائیت :-

(۱) **انتشار عیسائیت** - پچاس سال پہلے سائے ہندوستان میں عیسائیوں کی تعداد ستائیس ہزار تھی - اور اب پانچ لاکھ تک شمار پہنچ گیا ہے اس سے زیادہ اور کون سا وقت انتشار گمراہی کا ہے - ص ۶۹

غ

ایسے شخص کی زبان سے نکلیں جس کی نسبت یہ یقینی ہو کہ ان امور کا بیان کرنا من کل الوجوہ اسکی طاقت سے باہر ہے۔ ص ۱۶۴

غیر انبیاء کو بذریعہ الہام یقینی علم کا حاصل ہونا جیسے اُمِّ موسیٰ اور خضر کو ہوا۔ ص ۲۹۴/ج

نیز حضرت مریم صدیقہ اور حضرت مسیحؑ کے حواریوں کو۔ ص [illegible]

غیر مسلم اقوام کا آسمانی نوروں اور روحانی برکتوں سے بکلی محروم و بے نصیب ہونا۔ ص ۲۸۹/ج

ف

فاتحہ:۔

(۱) فاتحہ اور گلاب کے پھول کی مثال کلام الٰہی اور مصنوعاتِ الٰہیہ کی بے نظیری ثابت کرنے کے لئے۔ ص ۳۹/ج

(۲) نیز دیکھو سورۃ فاتحہ۔

فرقانِ حمید۔ فرقانِ حمید ہی عالی شان اور مقدس حق و باطل میں فرق بیّن کرنے والی کتاب جو ہر ایک قسم کی غلطیوں سے مبرّا ہے ص ۳۲۶/ج و ص ۱۱۵/ج

فصاحت۔ فصاحت و بلاغت حقیقی وہی ہے جو تکمیل نفس انسانی کے لئے ممد و معاون ہو۔ جس کے ذریعہ سے حق کے طالب کمال مطلوب تک پہنچتے ہیں۔ ص ۱۶۴/ج

فصیح۔ فصیح وہ شخص ہوتا ہے جو اپنے مطلب کو ایسے عمدہ طور پر ادا کرے کہ گویا ما فی الضمیر کا نقشہ کھینچ کر دکھلا دے۔ ص ۱۸۴/ج

فنڈر پادری اور اس کی کتاب میزان الحق کا ذکر ص ۱۱۵/ج

فیضانِ الٰہی۔ فیضانِ الٰہی کی چار اقسام۔ فیضان اعم۔ فیضان عام۔ فیضان خاص۔ فیضان اخص۔ (نیز دیکھو سورۃ فاتحہ) ص ۴۴۵ - ۴۵۶/ج

فیضی۔ فیضی کی بے نقط کتاب موارد الکلم پر بحث اور قرآن شریف کی بلاغت و فصاحت کے خصائص۔ ص ۴۷۴/ج

ق

قرآن شریف:۔

(۱) "وہ عدیم النظیر اور کامل کتاب ہے جو بندوں کی نجات اور تکمیلِ معرفت کیلئے ضروری ہے ص ۱۵۹/ج

(۲) "آسمان کے نیچے صرف قرآن شریف ہی ایک ایسی کتاب ہے جو سچی اور کامل ہدایتوں اور تاثیروں پر مشتمل ہے جس کے ذریعہ سے حقانی علوم اور معارف حاصل ہوتے ہیں۔ اور بشری آلودگی سے دل پاک ہوتا ہے

اور انسان جہل اور غفلت اور شبہات سے نجات پاکر حق الیقین کے مقام تک پہنچ جاتا ہے۔ ص ۲۸۷/۲۲

(۳) **آسمانی نوروں کے حاصل کرنیکا ذریعہ** قرآن شریف ہی آسمانی نوروں کے حاصل کرنیکا ذریعہ ہے۔ اور حضرت موسیٰؑ و حضرت عیسیٰؑ کے پیرؤں کی مایوسانہ حالت۔ ص ۲۸۲/۲۲

(۴) **آیات توحید**۔ توحید الٰہی کے متعلق آیات قرآنیہ۔ ص ۲۸۱/۲۲

(۵) **ابدی معجزہ**۔ قرآن مجید میں دو طور کا معجزہ ابدی ہے۔ (۱) اعجاز کلام قرآن۔ (۲) اعجاز اثر کلام قرآن اور دونو کا ثبوت ص ۲۹۱/۲۲

(۶) **اثر قرآن کا اعجاز**۔ اعجاز اثر قرآن کا ثبوت دینے کے ہم متکفل ہیں۔ ص ۲۹۳/۲۲

(۷) **قرآن کا اثر**۔

(الف) اہالیان ہندوستان پر ص ۲۱۷/۲

(ب) بے نظیر تاثیر کا ذکر نفوس انسانی پر۔ ص ۲۱۳/۲

(۸) **قرآن کا احسان عام**۔ قرآن مجید کا احسان نہ صرف ہم پر بلکہ آدمؑ سے لے کر مسیحؑ تک کے تمام نبیوں پر ہے کہ ان کی صداقت اسی سے معلوم ہوئی۔ ص ۲۹۰/۲۲

(۹) **اخبار غیبیہ**۔ اس کلام پاک میں ایک دریا اخبار غیب کا اور نیز ان تمام امور قدرتیہ کا کہ جو انسانی طاقتوں سے باہر ہے بہ رہا ہے۔ ص ۲۳۸/۲

(۱۰) **اعجازی نور**۔ قرآن مجید کے چمکتے ہوئے نوروں کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ ص ۲۹۲/۲۲

(۱۱) **الہام کامل**۔ قرآن شریف الہام کامل اور حقیقی ہے جو برہمو سماج اور دوسرے مذاہب باطلہ کے وساوس اور اوہام باطلہ کو رد کرتا ہے۔ ص ۲۹۳/۲۲

(۱۲) **انکار قرآن**۔ قرآن شریف سے انکار کرنا حقیقت میں رحمان پر حملہ ہے۔ ص ۲۴۴/۲۲

(۱۳) **برتری**۔ قرآن شریف کی برتری اس میں ہے کہ:۔

(۱) عقائد حقہ کے معلوم کرنے کا ذریعہ صرف قرآن کریم ہے۔ ص ۶۱

(۲) وہ سب اصول جن پر ہم سب کی نجات موقوف ہے۔ صرف قرآن شریف میں محفوظ ہیں۔ ص ۶۲

(۱۴) **قرآن کی بلاغت کا مقصد اعلیٰ** یہ ہے کہ حکمت اور راستی کی روشنی کو فصیح کلام میں بیان کرکے تمام حقائق اور دقائق علم دین ایک موجز اور مدلل عبارت میں بھر دیئے جائیں

تفصیل کی جگہ تفصیل اجمال کی جگہ اجمال ہے۔ اور
کوئی صداقت دینی نہ ہو جس کا مفصلاً یا مجملاً
ذکر ضرورت حقہ کے تقاضا سے نہ کیا جائے
پھر کلام بے نظیر طور پر فصیح اور سلیس اور متین
ہو۔ ص [illegible]

(۱۵) بے نظیری کا اعتراف۔ قرآن کریم کی
بے نظیری کا اعتراف عرب کے نامی شاعروں
نے کیا۔ بڑے بڑے متعصب انگریز حکیم اور فلاسفر
بول اٹھے کہ قرآن شریف اپنی فصاحت اور
بلاغت میں بے نظیر ہے۔ ص [illegible]

(۱۶) بے نظیری کی دلیل۔ قرآن شریف کے
بے مثل و مانند ہونے پر ایک قوی دلیل مخالفین
کی غیرت کو اکسانا۔ ص [illegible]

(۱۷) بے نظیر ہونے کا ثبوت۔ ص [illegible]

(۱۸) بے نظیری کی وجوہ۔

(۱) قرآن مجید باوجود ایجاز کلام کے جو متوسط
قلم سے چار پانچ جز میں آسکتا ہے۔ تمام
دینی صداقتوں پر مشتمل ہے۔ ص [illegible]

(۲) عبارت میں اس قدر فصاحت اور
موزونیت اور لطافت اور نرمی اور آب و تاب
رکھتا ہے۔ کہ اگر کسی ماہر انشا پرداز کو حاکم
وقت کی طرف سے یہ حکم دیا جائے کہ اگر بیس
سال میں قرآن مجید کے کسی مقام کی نظیر
بنا کر لاؤ۔ ورنہ سزائے موت دی جائے گی تو
پھر بھی وہ نظیر بنانے پر ہرگز قادر نہ ہوگا۔
اگرچہ اپنے ساتھ دنیا کے صدہا انشا پرداز
مددگار بنا لے۔

اس بات کا بھی ہم ذمہ اٹھاتے ہیں۔
اگر اس زمانہ میں کوئی شخص کسی مقام قرآن مجید
کی نظیر تیار کرے تو ہم قرآن کے اس
مقام کی بے نظیری ثابت کر دیں گے۔
ص [illegible]

(۳) قرآن ان صدہا حقائق اور معارف پر جو
افلاطون اور ارسطو وغیرہ کے خواب
میں نہیں آئے تھے۔ محیط ہے۔ اور جامع
دقائق و معنیٰ ہے۔ ص [illegible]
(نیز دیکھو ص [illegible] و ع [illegible])

(۴) وجوہ بے نظیری مندرجہ براہین

قرآن مجید کی بے نظیری کی جو وجوہ براہین میں
درج کی گئی ہیں۔ کوئی منکر کسی دوسری کتاب سے
ویسی نکال کر دکھائے۔ ص [illegible]

(۱۹) قرآن شریف میں پیشگوئیاں۔

(۱) قرآن مجید کی پیشگوئیاں نجومیوں کاہنوں
وغیرہ کی پیشگوئیوں سے جداگانہ رنگ رکھتی
ہیں۔ جن میں اپنی کامیابی اور فتح اور عزت
اور اقبال اور دشمن کی شکست اور ذلت

اور اوبارد غیرہ کا ذکر ہے۔ اس کے ثبوت میں متعدد آیات جن میں ایسی پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں۔ صفحہ ۲ (نیز دیکھو پیشگوئیاں)

چند پیشگوئیاں۔

(۱)۔ ایک عاجز ناتواں بے ندبے زور ایک امی بے علم کا حسب وعدہ تمام مخالفین منکروں دولتمندوں۔ بادشاہوں حکیموں فلاسفروں پر غالب آجانا جو اس کے ہلاک و نیست نابود کرنے پر متفق تھے۔ اور اس کے دین کا حسب وعدہ پھیل جانا۔

(۲) قرآن مجید کا محفوظ چلا آنا۔

(۳) یہ کہ میری کتاب کا کوئی شخص حکمت میں، معرفت میں، بلاغت میں، فصاحت میں، احاطہ علوم ربانیہ میں بیان دلائل یقینیہ میں مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ اور کوئی نہ کر سکا۔

(۴) ارض شام کا عیسائیوں کے قبضہ سے نکال کر مسلمانوں کو اس زمین کا وارث بنا دینا۔ یہ سب خبریں ایسی ہیں جن کے ساتھ اقتدار اور قدرت الوہیت شامل ہے۔

صفحہ ۲۷۰ - ۲۷۰ / ح

(۷۰) **قرآن شریف کی تاثیرات۔** آفتاب صداقت ذات بابرکات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ ظہور سے لے کر آج تک ہزارہا نفوس جو استعداد اور قابلیت رکھتے تھے، متابعت کلام الٰہی اور اتباع رسول مقبول سے ان مدارج عالیہ اور مقامات تک پہنچ چکے ہیں۔ جو محبوبان الٰہی کے لئے خاص ہیں۔ صفحہ ۵۲۹ / ح ح

(۷۱) **قرآن کی تحدی مثل لانے کے لئے**

قرآن مجید تیرہ سو سال سے مثل لانے کے لئے مخالفوں کو چیلنج کر رہا ہے اور تمام دنیا مثل لانے سے عاجز ہے۔ صفحہ ۱۰۳ / ح

(۷۲) قرآن کی تحدی کے مقابلہ میں بعض عیسائیوں کا فیضی کی بے نقط کتاب موارد الکلم کو پیش کرنے کا مفصل جواب۔ صفحہ ۴۲۷ - ۴۵۱ / ح ح

(۷۳) قرآن مجید کی تعریف میں فارسی قصیدہ۔

صفحہ ۲۰۲ / ح ح

(۷۴) **قرآن مجید کی تین صفات۔**

(۱) یہ کہ جو علوم دین لوگوں کو معلوم نہیں رہے تھے ان کی طرف ہدایت فرماتا ہے۔

(۲) جن علوم میں پہلے کچھ اجمال تھا ان کی تفصیل بیان کرتا ہے۔

(۳) جن امور میں اختلاف اور تنازع پیدا ہو گیا تھا۔ ان میں قول فیصل بیان کر کے حق اور باطل میں فرق ظاہر کرتا ہے۔

صفحہ ۲۲۷ / ح

(۲۵)۔ قرآن شریف کا جامع و کامل ہونا۔

(۱) قرآن شریف کے کامل اور جامع شریعت ہونے کا ثبوت۔ صـ ۳۴۲ ح ۔ ۵ ح ۔ ۴۲

(۲) قرآن مجید کے تمام صداقتوں پہ جامع ہونے کا ثبوت:۔

(و) یقین قسم ہے کہ سب کاروبار چھوڑ کر وہ صداقت پیش کرو جو تمہارے خیال میں قرآن شریف میں موجود نہ ہو۔ ہم وہ قرآن شریف سے نکال کر دکھا دیں گے۔

(ب) اگر کوئی برہمو قرآن شریف کے کسی بیان کو خلاف صداقت سمجھتا یا کسی صداقت سے خالی خیال کرتا ہے۔ تو اپنا اعتراض پیش کرے ہم خدا کے فضل و کرم سے اس کے وہم کو دور کر دیں گے۔ صـ ۳۲ ح

(ج) اگر کوئی شخص ایک ذرہ کا ہزارم حصہ بھی قرآن شریف کی تعلیم میں نقص نکال سکے یا بمقابلہ اپنی کسی کتاب کی ایک ذرہ بھر کوئی ایسی خوبی ثابت کر سکے۔ جو قرآنی تعلیم کے برخلاف ہے۔ اور اس سے بہتر ہے تو ہم سزائے موت بھی قبول کرنے کو تیار ہیں۔ صـ ۲۹۸ ح ح

(نیز دیکھو سزائے موت)

(۳) قرآن کا چیلنج کہ اس کی مثل کوئی نہیں لا سکے گا۔ صـ ۴۵۲ ح

(۲۶)۔ (۱)۔ قرآن شریف کی حقیقت اور افضلیت پر برہان اول متعدد آیات قرآنیہ مع تشریح ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلعم کے زمانہ کی شدید ظلمانی حالت کو آفتاب صداقت کے ظاہر ہونے کا متقاضی قرار دیا ہے۔ اور اپنے رسول کا بار بار یہی کام بیان کیا ہے۔ لتخرج الناس من الظلمات الی النور وغیرہا من الآیات۔ صـ [illegible]

(۲)۔ قرآن شریف کی حقیقت و افضلیت، پر بیرونی اور اندرونی شہادتیں۔ صـ ۱۴۳

(۲۸) قرآن کی خصوصیت دوسری الہامی کتب سے

(۱) قرآن میں دو امروں کا التزام کیا گیا ہے عقلی وجوہ۔ اور الہامی شہادت پہلی الہامی کتابوں کی طرز منقولات کی طرز تھی۔ صـ ۹۱ ح

(۲) پہلی کتابیں ناقص اور محرف ہیں۔ لیکن قرآن مجید کامل اور اس کا محرف و مبدل ہونا محال ہے۔ صـ ۱۰۱ ح

(۲۹) قرآن کی خوبیاں۔ قرآن مجید کی دو خوبیاں آیت کتٰبٌ احکمت ایٰتہٗ ثم فصلت میں یہ بیان کی گئی ہیں۔ (۱) حکیم مطلق نے محکم اور مدلل طور پر یعنی علوم حکمیہ کی طرح

اس کو بیان کیا ہے بطور کتھا یا قصہ نہیں ۔

(۲۹)۔ کہ تمام ضروریات علم معاد کی اس میں تفصیل بیان کی گئی ہے۔ صفحہ ۲۲۳

(۳۰)۔ قرآن مجید کا اپنا دعویٰ کہ وہ بے نظیر ہے اور کوئی اس کی نظیر لانے پر قادر نہیں منکرین اسلام پہلے کسی کتاب سے ایسا دعویٰ تو پیش کریں۔ صفحہ ۴۷۴ - ۴۷۶

(۳۱)۔ قرآن اور دلائل عقلیہ اور اس کا ثبوت

قرآن مجید تمام دلائل عقلیہ کو آپ ہی پیش کرتا اور تمام دینی صداقتوں کا جامع ہے۔ اس کے متعلق ہر ایک طالب صادق بذریعہ امتحان ہم سے اپنی تسلی کرا سکتا ہے۔ صفحہ ۳۰۹

(۳۲)۔ قرآن اور رگوید کا مقابلہ بلحاظ فصاحت و بلاغت

رگوید کی شرتیاں جن میں بقول آریہ سماج کے توحید کی تعلیم ہے اور ان کے بالمقابل قرآن مجید کی آیات جن میں توحید کی تعلیم دی گئی ہے ۔ جن میں برہان لمی اور برہان انی دونوں پیش کی گئی ہیں۔ صفحہ ۴۷۷ - ۵۲۷

(۳۳)۔ **زندہ کتاب** ۔ قرآن مجید زندہ کتاب ہے اس میں پہلے زمانہ کے معجزات تاثیرات تائیدات غیبی اور آیات لاریبی اب بھی موجود ہیں۔ صفحہ ۵۹۱

(۳۴) قرآن کی شجرہ طیبہ سے مثال ۔

قرآن شریف وہ عظیم الشان سرسبز و شاداب درخت ہے جس کی جڑیں زمین کے نیچے تک اور شاخیں آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں۔ پھر ایسے شجرہ طیبہ کے پھلوں سے کیونکر انکار ہو سکتا ہے۔ صفحہ ۵۵

(۳۵) قرآن مجید کی ضرورت ۔

ایک پادری کے اس سوال کا جواب کہ قرآن انجیلی تعلیمات پر کیا فوقیت رکھتا ہے تا اس کے نزول کی ضرورت تسلیم کی جائے۔ صفحہ ۲۶۷

(۳۶) ضرورت نزول قرآن کی دلیل ۔

آیات تحریر فرما کر ان آیات میں خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کی ضرورت نزول اور اس کے منجانب اللہ ہونے کی یہ دلیل دی ہے کہ اس وقت تمام امتوں نے اصول حقہ کو چھوڑ دیا تھا۔ روئے زمین پر کوئی بھی خدا شناسی اور پاک اعتقادی اور نیک عملی پر بحال نہ تھا۔ دنیا کی عزتوں دنیا کی راحتوں اور دنیا کے مال و متاع کے سوا ان کا کوئی مقصد نہ تھا۔ رسوم و عادات کو مذہب سمجھا گیا تھا۔

صفحہ ۶۵۸ - ۶۵۹

(۳۶)۔ قرآن کے نزول کی غرض ۔

(۱) اہل کتاب کے اختلافات کو دور کرنا ۔

(۲)۔ اور اور صداقتوں کو ظاہر کرنا (۳)۔ اور
علم دین کو مرتبہ کمال تک پہنچانا ۔ صفحہ ۳۰۵-۳۰۲/۲۲

(۳۷)۔ قرآن مجید کی بائبل پر فضیلت صفحہ ۳۰۳/۲۲

(۳۸)۔ قرآن شریف کے کامل شریعت ہونے کی وجہ

کلام الٰہی ضرورت کے مطابق نازل ہوتا
رہا۔ پہلی شریعتیں ناقص رہیں کیونکہ پہلے
زمانوں میں وہ مفاسد جن کی اصلاح کے لئے
الہامی کتابیں آئیں انتہائی درجہ پر نہیں پہنچے
تھے۔ اور قرآن شریف کے وقت وہ سب
اپنی انتہاء کو پہنچ گئے تھے۔ صفحہ ۱۰۱/۲

(۳۹)۔ قرآن مجید کے کامل کتاب ہونے کا ثبوت
گیارہ آیات قرآنیہ سے

(۱)۔ ما فرطنا فی الکتاب من شیئ

(۲)۔ الیوم اکملت لکم
دینکم۔ صفحہ ۲۲۳-۲۲۷/۲

(۴۰)۔ قرآن کا کمال اور برکات متابعت

(۱) اس کا بیان جامع حقائق و دقائق۔ تمام
ان شبہات کا جو دنیا میں خدا تک پہنچنے سے
معرک ہو سکتے ہیں رد معقولی طور پر اس میں
موجود ہے۔ اس کی متابعت سے مکالمہ و
مخاطبہ الٰہیہ حاصل ہوتا ہے۔ صفحہ ۳۱۹-۳۲۷/۲۲

(۲)۔ اعلیٰ درجہ کمال اور منکر کی تسلی کرنے کی
ذمہ داری

قرآن شریف جیسے مراتب علمیہ میں اعلیٰ درجہ
کمال تک پہنچاتا ہے۔ ویسا ہی مراتب عملیہ
کے کمالات بھی اس کے ذریعہ سے ملتے اور
آثار و انوار قبولیت حضرت احدیت
انہی لوگوں میں ظاہر ہوتے رہے ہیں ۔
آسمانی برکات اور ربانی نشان صرف
قرآن شریف کے تابعین میں پائے جاتے ہیں
اور دوسرے تمام فرقے جو حقیقی اور پاک
الہام سے روگرداں ہیں کیا برہمو کیا آریہ اور
کیا عیسائی وہ اس نور صداقت سے
بے نصیب اور بے بہرہ ہیں۔ چنانچہ ہر ایک منکر
کی تسلی کرنے کے لئے ہم ہی ذمہ اٹھاتے ہیں
بشرطیکہ وہ سچے دل سے اسلام قبول کرنے
پر مستعد ہو۔ صفحہ ۲۳۹-۲۴۰/۲

(۴۱)۔ ماخذ قرآن کے متعلق ایک مسیحی اور اردو
نامہ نگار نور افشاں کی پھبتی کا جواب کہ وہ
ثابت کرتا کہ قرآن کہاں کہاں سے لیا گیا۔
صفحہ ۳۰۹/۲۲

(۴۲)۔ قرآن مجید کے کامل متبعین پر۔

(۱) خدا تعالیٰ کے افضال۔ وہ لوگ
جو قرآن شریف کا اتباع اختیار کرنے اور

خدا کے رسول مقبول پر صدق دل سے
ایمان لاتے اور اس سے محبت رکھتے ہیں
وہ ان نعمتوں سے اب تک حصہ پاتے ہیں
اور جو شربت موسیٰؑ اور عیسےٰؑ کو پلایا گیا وہی
شربت وہ پیتے ہیں۔ اسرائیلی نور ان میں روشن
اور بنی یعقوب کے پیغمبروں کی ان میں برکتیں
ہیں۔ صفحہ ۲۷۲ ح

(۲) **الہام** ۔ قرآن کے کامل تابعین کو الہام
ہوتا رہا ہے۔ اب بھی ہوتا ہے اور آئندہ
بھی ہوگا۔ صفحہ ۲۴۸ ح

(۳) **مندرجہ ذیل انعامات حاصل ہوتے ہیں**

(۱) **علوم و معارف**۔ خوان نعمت فرقانیہ
سے حاصل ہوتے ہیں۔ ایک نور اور لطیف
عقل ملتی ہے جس سے غریب لطائف اور
نکات علم الٰہی کے جو کلام الٰہی میں پوشیدہ
ہوتے ہیں۔ رکھتے ہیں۔ وہی معارف دقیقہ
قرآن مجید میں حکمت کے نام سے تعبیر کئے
گئے ہیں۔ صفحہ ۵۳۲-۵۳۶ ح

(۲)۔ **عصمت یعنی حفظ الٰہی**۔
اس جگہ عصمت سے ہماری مراد یہ ہے
کہ وہ ایسی نالائق اور مذموم عادات اور
خیالات اور اخلاق اور افعال سے محفوظ
رکھے جاتے ہیں۔ جن میں دوسرے لوگ
دن رات آلودہ اور ملوث نظر آتے ہیں۔
اور اگر کوئی لغزش ہو جائے تو رحمت الٰہی
جلد تر اس کا تدارک کر لیتی ہے۔ صفحہ ۵۳۷ ح

(۳)۔ **توکل**۔ وہ بسا اوقات طرح طرح کی
بے سامانی میں ہو کر اور اسباب عادیہ سے
بکلی اپنے تئیں دور پاکر پھر بھی حد درجہ
بشاشت اور انشراح خاطر سے زندگی بسر
کرتے ہیں تنگیوں کی حالت میں بکمال کشادہ
دلی اور یقین کامل اپنے مولیٰ کریم پر بھروسہ
رکھتے ہیں۔ سیرت ایثار ان کا مشرب
اور خدمت خلق ان کی عادت ہوتی ہے۔
صفحہ ۵۳۸ ح

(۴)۔ **محبت ذاتی**۔ قرآن شریف کے متبعین
کو مقام محبت ذاتی پر قائم کیا جاتا ہے۔
اور محبت الٰہیہ ان کے رگ و ریشہ میں
اس قدر تاثیر کر جاتی ہے کہ وہ ان کے وجود
کی حقیقت بلکہ جان کی جان ہوتی ہے اور
آتش عشق الٰہی ایسی افروختہ ہوتی ہے جو
ہم صحبت لوگوں کو اوقات خاصہ میں
بدیہی طور پر مشہود و محسوس ہوتی ہے۔
صفحہ ۵۳۹ ح

(۵)۔ **اخلاق فاضلہ**۔ جیسے سخاوت
شجاعت وغیرہ احسن اور انسب انہیں سے

صادر ہوتے ہیں۔ سوا اخلاقِ فاضلۂ الٰہیہ کا
انعکاس کامل متبعین قرآن کے دلوں پر ہوتا
ہے۔ پس وہ لوگ فانی ہونے کی وجہ سے
تخلق باخلاق اللہ کا مرتبہ حاصل کرلیتے ہیں۔
ص ۵۴۱ - ۵۴۲ ج ۲

(۶) عبودیت۔ وہ باوجود بہت سے
کمالات کے ہر وقت نقصانِ ذاتی اپنا پیش
نظر رکھتے اور شہود کبریائی حضرت باری
تعالیٰ ہمیشہ تذلل اور نیستی اور انکساری میں
رہتے ہیں۔ اور تمام کمالات کو وہ لباس
مستعار کی طرح سمجھتے ہیں۔ ص ۵۴۲ ج ۲

(۷) خداشناسی اور معرفتِ الٰہی۔ بذریعہ
کشوفِ صادقہ اور علوم لدنیہ۔ الہامات
صریحہ و مکالمات و مخاطبات حضرت احدیت
و دیگر خوارق عادات بدرجہ اکمل و اتم پہنچائی
جاتی ہے۔ ص ۵۴۳ ج ۲

یہ انعامات جو قرآن مجید کے کامل متبعین
کو ملتے ہیں۔ ان کا ثبوت اس کتاب میں موجود
ہے۔ ص ۵۵۰ ج ۲

(۴۳) قرآن کے مضامین ویدوں سے مسروقہ
نہیں ہو سکتے۔ ص ۱۰۳

(۴۴) قرآن کے معارضہ کیلئے اپنی کتاب
میں مندرجہ ذیل خواص کا پیش کرنا ضروری
ہے۔

(۱) قرآن کی طرح تمام عقائد باطلہ کے
رد پر مشتمل ہو۔
(۲) ہر ایک عقیدہ صحیحہ کو دلائل عقلیہ سے
ثابت کرے۔
(۳) معارف و حقائق الٰہیہ مندرج ہوں۔
(۴) تنویر قلب کے متعلق خواص عجیبہ اور
تاثیرات غریبہ پائے جائیں جن کو ہم نے اس
کتاب میں ثابت کر دیا ہے۔ وہ سب اپنی
کتاب میں ثابت کرکے دکھائے۔
ص ۶۶۲ - ۶۶۷ ج ۴

(۴۵) قرآن مجید کے مقاصد۔
(۱) تمام محامد کاملہ باری تعالیٰ کو بیان کرتا ہے
(۲) خدا کا صانع کامل اور خالق العالمین
ہونا اور جو دائرہ عالم میں داخل ہے۔ اس
کو مخلوق ٹھیراتا ہے۔
(۳) خدا کا فیضان بلا استحقاق ثابت کرتا۔
اور اس کی رحمت عامہ کا بیان کرتا ہے۔
(۴) خدا کا وہ فیضان ثابت کرتا ہے جو محنت
اور کوشش پر مترتب ہوتا ہے۔
(۵) عالم معاد کی حقیقت بیان کرتا ہے۔
(۶) اخلاص اور عبودیت اور تزکیہ نفس عن
غیر اللہ اور علاج امراض روحانی اور

اصلاح اخلاق روبہ اور توحید فی العبادت کا بیان کرنا ہے۔

(۷) ہر ایک کام میں فاعل حقیقی خدا کو ٹھیرانا اور حصول جمیع اسباب خیر اور صلاحیت دنیا و دین اسی کی طرف سے قرار دینا۔

(۸) صراطِ مستقیم کے دقائق بیان کرنا اور دعا کے ذریعہ سے اسے طلب کرنا۔

(۹) ان لوگوں کا طریق و خلق بیان کرنا جن پر خدا کا انعام و فضل ہوا۔

(۱۰) ان لوگوں کا طریق و خلق بیان کرنا جن پر خدا کا غضب ہوا۔ یا جو راستہ بھول کر انواع و اقسام کی بدعتوں میں پڑ گئے

صفحہ ۵۸۰، ۵۸۵ ح

(۴۶)۔ **قربت میں ترقیات کے تین مدارج۔**

(۱) ان تمام نفسانی خواہشوں سے خالصاً للہ دستکش ہو جانا جو سالک اور مولیٰ کریم میں جدائی ڈالنے کا موجب ہیں۔

(۲) اوسط درجہ یہ ہے کہ وہ سب آلام جو نفس کشی کے سلسلہ میں اٹھائے وہ انعام معلوم ہوں۔

(۳) اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ سالک میں انعکاس ربانی ذات اور صفات کا نہایت صفائی سے دکھائی دے۔ صفحہ ۵۸۶ - ۵۹۰ ح

(۴۷)۔ **قصائد۔** دیکھو منظوم کلام۔

(۴۸)۔ **قیافہ دان** وغیرہ اور خدائی ملہمین کی پیشگوئیوں میں فرق۔ (دیکھو پیشگوئیاں)

صفحہ ۲۱۴ ح

ک

کتب آسمانی کے نزول کا اصل موجب ضرورت حقہ ہے۔ صفحہ ۱۱۴ ح

کشف قبور۔ سورہ فاتحہ کی تلاوت کی برکت سے کشف قبور کا ہونا۔ صفحہ ۴۲۴ ح

کشوف و رؤیا صادقہ کی کثرت

قریب تین ہزار کے کشف صحیح اور رؤیا صادقہ یاد ہے کہ جواب تک اس عاجز سے ظہور میں آ چکے ہیں اور صبح صادق کے کھلنے کی طرح پوری بھی ہو چکی ہیں۔

صفحہ ۴۲۳ - ۴۴۴ ح

کشوف۔

وہ کشوف جن سے مؤلف براہین احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے نوازا۔

(۱)۔ **بادشاہ۔** عالم کشف میں بادشاہ گھوڑوں پر سوار دکھائے گئے۔ صفحہ ۴۲۲ ح ح

(۲)۔ **پنجتن پاک**۔ ایک روشن کشف میں پنجتن پاک یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

اور حضرت علیؓ و حسنینؓ و حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا اور حضرت فاطمہؓ نے نہایت محبت اور شفقت سے مادر مہربان کی طرح اس عاجز کا سر اپنی ران پر رکھ لیا۔ پھر آپ کو کتاب دی گئی جس کی نسبت بتلایا گیا کہ یہ تفسیر قرآن ہے جس کو علیؓ نے تالیف کیا ہے۔ صفحہ ۵۹۹/ح

(۳)۔ خط۔ کشفی طور پر خط دکھلایا گیا جس میں بزبان انگریزی لکھا تھا۔ آئی ایم کوررلر اور عربی میں لکھا تھا۔ ھذا شاھد نزاع۔ صفحہ ۴۸۱/ح ح

(۴)۔ درم۔ کشفی طور پر ایک درم نقرئی پر لکھا تھا۔ یس آئی ایم ہیپی۔ اور سطر فارق ڈال کر اس کا ترجمہ کہ "ہاں میں خوش ہوں۔" صفحہ ۵۷۵/ح ح

(۵)۔ سورۃ فاتحہ۔ کشفی حالت میں سورہ فاتحہ ایک ورق پر لکھی ہوئی دکھائی گئی جس پر کثرت سے سُرخ اور ملائم گلاب کے پھول پڑے ہوئے ہیں۔ صفحہ ۳۹۵/ح

(۶)۔ کاغذ۔ ایک کاغذ پر بنظر کشفی یہ فقرہ لکھا دیکھا "لائف آف پین"۔ صفحہ ۵۷۵/ح ح

(۷)۔ ورق۔ عالم کشف میں چند ورق دئے گئے جن پر لکھا تھا "فتح کا نقارہ بجے" اور ایک نے مُسکرا کر ان ورقوں کی دوسری طرف تصویر دکھلائی اور کہا۔ دیکھو کیسی کھنچی ہے تصویر تمہاری۔ اور تصویر کے نیچے لکھا ہوا تھا مثیل لیکھ رام حجۃ اللہ القادر و سلطان احمد مختار لکھا تھا۔ صفحہ ۲۱۱/ح ح

کفارہ :-

(۱)۔ عیسائیوں کا کفارہ۔ عمل اور دور از عقل عیسائیوں کا یہ قول ہے کہ صرف مسیح کو خدا ماننے سے انسان کی فطرت منقلب ہو جاتی ہے۔ صفحہ ۱۸۳/ح

(۲)۔ حقیقی کفارہ۔ جو فطرتی گناہ کا علاج ہے۔ توبہ و استغفار اور ندامت ہے اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے۔ ومن یعمل سوء او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفورا رحیما۔ صفحہ ۱۸۴/ح

کلام الٰہی :-

(۱)۔ خدا کا پاک کلام وہ کلام ہے جو انسانی قویٰ سے بکلی برتر و اعلیٰ اور کمالیت اور قدرت اور تقدس سے بھرا ہوا ہے جس کے ظہور و بروز کے لئے اوّل شرط یہی ہے کہ بشری قوتیں بکلی معطل و بیکار ہوں۔ نہ فکر ہو نہ نظر ہو۔ بلکہ انسان مثل

میت کے ہو۔ اور سب اسباب منقطع ہوں۔
اور خدا اپنے کلام کو اپنے خاص ارادہ سے
کسی کے دل پر نازل کرے۔ ص ۲۳۷-۲۳۶ ج

(۲)۔ **کلام الہٰی کی بے نظیری۔** کلام الہٰی کے
بے نظیر ہونے اور اس کی مثل لانے کے لئے
دعوت اور ترغیب وترہیب اور انسانی کلام
کے متعلق بے نظیری کے دعویٰ کا ابطال۔
ص ۱۹۷-۱۷۵

(۳)۔ کلام الہٰی کے بے نظیر ہونے کی ضرورت قانون قدرت کی رو سے

دوسرا طریق ثبوت یہ ہے کہ نجات کے لئے
یقینی امید صانع حقیقی کے وجود اور وعدہ
جزاسزا کی بابت یقین کامل کا مرتبہ حاصل
ہونے پر ہے۔ اور اس مرتبہ یقین پر پہنچانے
کے لئے ایک بے مثل الہامی کتاب کی ضرورت
ہے جس کی مثل بنانا انسانی طاقتوں سے باہر
ہے۔ ص ۱۵۲-۱۵۰ ج

(۴)۔ کلام الہٰی کے بے نظیر ہونے پر برہان انّی

جو علمی قابلیت زیادہ رکھتا ہو اور زیادہ فصیح و
بلیغ ہو اس کی تقریر وتحریر میں اس سے کم علمی
قابلیت اور کم معلومات رکھنے والے کی تحریر و
تقریر میں تفاوت ظاہر ہوتا ہے اسی طرح
الہٰی کلام کا انسانی کلام سے اپنے ظاہر اور
باطنی کمالات میں بڑا اور اعلیٰ اور عدیم المثال
ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ خدا کے علم تام سے
کسی کا علم برابر نہیں ہو سکتا۔ یہی دلیل آیت
فالم یستجیبوا لکم فاعلموا انما
انزل بعلم اللہ میں بیان کی گئی ہے۔
اس میں برہان انّی کے طور پر اثر کے وجود کو
مؤثر کے وجود کی دلیل ٹھیرایا ہے۔
ص ۲۱۶-۲۱۵

(۵)۔ کلام الہٰی کی خوبیاں۔

(۱)۔ عبارت ایسے اعلیٰ درجہ کی فصیح و بلیغ اور
ملائم اور شیریں اور سلیس اور خوش طرز اور
رنگین ہو کہ ویسی کوئی نہ بنا سکے۔
(۲)۔ عبارت کا مضمون حقائق ودقائق پر
مشتمل ہو۔ ہر فقرہ ہر لفظ اور ہر حرف حکیمانہ
بیان پر مبنی ہو۔
(۳)۔ صداقتیں ایسی ہوں جن کی زمانہ کو
ضرورت ہو۔
(۴)۔ وہ صداقتیں بے مثل وبے مانند ہوں۔
(۵)۔ وہ فی زمانہ تازہ نعمت کی طرح ظاہر ہوئی
ہوں۔ اس وقت کے لوگ ان کے ظہور سے
پہلے ان سے بے خبر ہوں۔
(۶)۔ اس کلام میں ایک آسمانی برکت بھی
ثابت ہو۔ ص ۲۰۷-۲۰۹ ج

گ

ل

لیلۃ القدر - اگرچہ اپنے مشہور معنوں کی رُو سے ایک بزرگ رات ہے۔ لیکن قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی ظلمانی حالت بھی اپنی پوشیدہ خوبیوں میں لیلۃ القدر کا حکم ہی رکھتی ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہوا۔ صـ ۴۱۸/ح

م

متبعین - قرآن کی صفات اور جن انعامات کے وہ مورد ہوتے ہیں۔ صـ ۵۳۰/ح - ۵۳۲

محبوبین الٰہی کی اعلیٰ صفات کا ذکر صـ ۵۳۰/ح

محدّث -

(۱) - امت محمدیہ میں محدثیت کا منصب بکثرت ثابت ہے۔ اس امت میں آج تک ہزار ہا اولیا ء اللہ صاحب کمال گذرے ہیں جن کی خوارق اور کرامات بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ثابت ہیں۔ صـ ۶۵۴/ح

(۲) - محدّث کا الہام یقینی اور قطعی ثابت ہوتا ہے۔ صـ ۶۵۵/ح

محرّف و مبدّل الہامی کتب - قرآن مجید کے علاوہ دوسری الہامی کتب محرّف و مبدّل ہیں۔ ان میں نامعقول اور محال باتوں پر جمے رہنے کی تاکید پائی جاتی ہے۔ جیسے عیسائیوں کی انجیل شریف اور نامعقول باتوں کی مثال انجیل سے۔ صـ ۳۰۹/ح

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

(۱) - اُمّی - اُمّی ہونے کا ثبوت -

(۱) - کوئی تاریخ دان اسلام کا اس سے بے خبر نہیں۔

(۲) - وہ آیات قرآنیہ جن میں آپ کو اُمّی پکارا گیا۔

(۱) - بعث فی الاُمّیّین رسولاً منھم (جمعہ) صـ ۵۶۳

(ب) - النبیّ الاُمّیّ (اعراف) صـ ۵۶۴

(ج) - ماکنت تدری ما الکتاب (شعراء) صـ ۵۶۸

(د) - ماکنت تتلوا من قبلہ من کتاب - (عنکبوت) صـ ۵۶۹/ح

(ہ) - بطور تائید فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ - صـ ۵۷۰

(و) - راسخ فی العلم یہود و نصاریٰ کا ایمان لانا جس کا ذکر آیت ولتجدن اقربھم مودۃ ربنا اٰمنا (المائدہ) اور آیت ان الذین اوتوا العلم من قبلہ (بنی اسرائیل) میں مذکور ہے - صـ ۵۷۷ - ۵۷۸

(س) - جاہل اہل کتاب اور عرب بعض سوالات
امتحان نبوت کے طور پر پوچھ کر جب صحیح
جواب پاتے تو کچھ عذر پیش کرتے اور کہتے
انما یعلمہ بشر۔

(ح) - اور بڑے بڑے حقائق دیکھ کر کہتے -
واعانہ علیہ قوم اُخرون (فرقان)

(ط) - چیلنج سے عاجز ہو کر کہہ دیتے جنات کی مدد
سے بنایا ہے - وماھو بقول
شیطان رجیم (تکویر) قل لئن
اجتمعت الانس والجن
(بنی اسرائیل) ص۵۸۵

(ی) جب ہر طرح جھوٹ کھل گیا تو اشاعت میں
روک ڈالنی شروع کر دی - وقال
الذین کفروا لا تسمعوا لھذا
القرآن (حم سجدہ) وقالت طائفۃ
من اھل الکتٰب اٰمنوا ـــــ
لعلھم یرجعون (آل عمران) ص۵۸۶
اور آیت الم تر الی الذین اُوتوا
نصیبًا من الکتٰب یؤمنون
بالجبت والطاغوت۔ ص۵۸۷

(۲) - محمدؐ کی برکات - محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
برکات اب بھی آفتاب کی طرح روشن ہیں۔
اور دوسرے کسی نبی کی برکات کا نشان
نہیں ملتا - ص۶۲ ح

(۳) **محمدؐ کے زمانہ میں غیر مذاہب کی حالت**
آپ کے زمانہ میں یہودیوں، عیسائیوں
ہندؤں وغیرہ کے عقیدہ متعلقہ صفات اربعہ
مندرجہ سورہ فاتحہ کی خرابی کا ذکر -
ص۴۷-۱۲۴ ح

(۴) - **محمدؐ کی دلیل صداقت** - ضرورت زمانہ
گمراہی کی نہایت ضرورت کے مطابق تعلیم اور
اس کا نتیجہ - ص۱۱۲-۱۱۳ ح

(۵) - **محمدؐ کی فضیلت** - مواضع خطرات میں
خداتعالیٰ پر توکل اور ثابت قدمی اور
استقلال میں آپ کی بے نظیری - ص۱۱۲

(۶) - **محمدؐ کی کمالیت کا ثبوت** ص۷۶ ح ح

(۷) - **مختصر حالات زندگی** - آپ کی زندگی
کے مختصر حالات بلحاظ دعوۃ وتبلیغ -
ص۱۰۰ - ۱۱۲

آپ کا بغیر دنیا وی رغائب کے حق پھیلانا
اور مختلف مذہب کے معتقدین کو اپنا دشمن
بنا لینا - ص۱۰۹

(۸) - **مربی اعظم** - سب انبیاء سے افضل - ص۹۲

(۹) - **محمدؐ اور مسیحؑ کا مقابلہ** بحیثیت اخلاق -
محمدؐ اور مسیحؑ کا مقابلہ بحیثیت ظہور اخلاق
فاضلہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

(ب) مسلمانانِ ہند اور انگریزی حکومت

ڈاکٹر ہنٹر جو کمیشن تعلیم کے پریذیڈنٹ ہیں۔ انہوں نے اپنی مشہور تصنیف میں لکھا ہے کہ مسلمان سرکار انگریزی کے دلی خیر خواہ نہیں اور انہوں نے مسلمانوں کی مخلصانہ خدمات اور وفاداریوں کو نظر انداز کر دیا ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو از سر نو اپنا وفادار رعیت ہونا ثابت کرنا چاہیئے۔ اور اس کے لئے ایک تجویز۔ صفحہ ۱۳۰ - ۱۴۰

(ج) مسلمانوں کی نازک حالت اور انگریزی حکومت۔ صفحہ ۳۱۵

(د) مسلمانوں کا معاملہ اس سلطنت سے کیسا ہونا چاہیئے جس کے وہ ماتحت رہیں۔ صفحہ ۳۱۷

(ہ) مسلمانوں کی نازک حالت اور انگریزی حکومت۔ صفحہ ۳۱۵

۲۔ مسلمان امراء کی مذہب سے لاپرواہی۔ صفحہ ۳۱۹

۳۔ مسلمانوں کو انتباہ۔ تعلیم یافتہ لوگوں کی طبائع میں آزاد منشی بڑھتی جاتی ہے۔ فلسفی طبیعت کے آدمی بنتے جاتے ہیں۔ بغیر عقلی ثبوتوں کے اب دین نہیں پنپ سکتا پس اپنی اولاد اپنی قوم اور اپنے وطنوں پر رحم کرو۔ قبل اس کے جو باطل کی طرف کھینچے جائیں۔ صفحہ ۶۷ - ۶۹

۴۔ مسلمانوں کو تذکیر اور غیر مسلمونکا فقروں پر مدار اور ان کا انجام۔ صفحہ ۲۷۶/ح۲

۵۔ مسلمان اور تعاون۔ مسلمانوں نے تعاونوا علی البر والتقویٰ میں مندرجہ اصول کو فراموش کر دیا ہے۔ اور دوسری قومیں اس پر عامل ہیں۔ صفحہ ۶۰
دین سے بالکل لاپرواہ اور دنیا کے دلدادہ ہیں۔ صفحہ ۹۲
مسلمانوں کی طرف سے براہین احمدیہ کی اشاعت کی بجائے نقصان پہنچنا۔ صفحہ ۹۳

۶۔ (الف) مسلمانوں کا ذکر جو قرآن شریف پر ایمان لا کر اور کلمہ گو بن کر کلام الٰہی کو انسانی کلام کے برابر سمجھتے ہیں۔ صفحہ ۲۰۶

۷۔ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے سچی خوابیں دکھانے کا وعدہ کیا ہے۔ صفحہ ۲۸۲/ح۲

۸۔ مسلمانوں میں قوتِ عمل کا فقدان اور دین و دنیا سے محرومی اور آپس میں نااتفاقی اور دوسری ہمسایہ قوموں آریہ سماج وغیرہ کا آپس میں متفق ہونا۔ صفحہ ۳۱۶ - ۳۱۸

۹۔ مسلمانوں کا مقابلہ غیر مسلم اقوام سے
مسلمانوں کی روحانی برکتوں اور آسمانی نوروں میں غیر مسلم قوموں سے مقابلہ۔ صفحہ ۲۸۹/ح۲

۱۰۔ **مسلمان ہی مقبول دین پر ہیں۔** صرف اہل اسلام کا فرقہ ہی دنیا میں مقبول اور مستقیم دین پر ہے۔ باقی سب لوگ باطل پرست گمراہ اور موردِ غضب الٰہی ہیں۔ ص ۲۲۹/ج

۱۱۔ **مسلمانوں کو ایک نصیحت۔** گورنمنٹ کی خدمت میں لوگوں سے دستخط کرا کے میموریل بھجوانے کے متعلق کہ ہر کام دینی ہو یا دنیوی استمداد سے پہلے اپنی خدا داد طاقت اور ہمت کا خرچ کرنا ضروری ہے۔ اور پھر اس فعل کی تکمیل کے لئے مدد کرنا ایاک نعبد وایاک نستعین میں یہی تعلیم دی ہے۔ ص ۱۳۰

مسیح حضرت عیسٰی علیہ السلام*

(۱)۔ **آسمان پر جانا۔** حضرت مسیح تو انجیل کو ناقص کی ناقص ہی چھوڑ کر آسمان پر جا بیٹھے۔ ص ۳۶۱/ج

(۲)۔ **مسیح کا دوبارہ آنا۔** جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف

---

* حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنی تالیف کشتی نوح ۱۹۰۲ء میں فرماتے ہیں:۔

"خود میں نے مسلمانوں کا رسمی عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھ دیا۔ تا میری سادگی اور عدم بناوٹ پر وہ گواہ ہو وہ لکھنا جو الہامی نہ تھا محض رسمی تھا مخالفوں کے لئے قابل استناد نہیں۔ کیونکہ مجھے خود بخود غیب کا دعویٰ نہیں جب تک کہ خود خدا تعالیٰ مجھے نہ سمجھا دے" (کشتی نوح ص ۴۹)

اور فرماتے ہیں:۔

"یاد رہے کہ میں نے براہین احمدیہ میں غلطی سے توفی کے معنے ایک جگہ پورا دینے کے کئے ہیں۔ جس کو بعض مولوی صاحبان بطور اعتراض پیش کرتے ہیں۔ مگر یہ امر جائے اعتراض نہیں۔ میں مانتا ہوں کہ وہ میری غلطی ہے الہامی غلطی نہیں۔ میں بشر ہوں اور بشریت کے عوارض مثلاً جیسا کہ سہو و نسیان اور غلطی یہ تمام انسانوں کی طرح مجھ میں بھی ہیں۔ گو میں جانتا ہوں کہ کسی غلطی پر مجھے خدا تعالیٰ قائم نہیں رکھتا ۔ ۔ ۔ میں نے براہین احمدیہ میں یہ بھی اعتقاد ظاہر کیا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پھر واپس آئیں گے۔ مگر یہ بھی میری غلطی تھی جو اس الہام کے مخالف تھی جو براہین احمدیہ میں ہی لکھا گیا۔ کیونکہ اس الہام میں خدا تعالیٰ نے میرا نام عیسٰے رکھا اور مجھے اس قرآنی پیشگوئی کا مصداق ٹھیرایا جو حضرت عیسٰی علیہ السلام کے لئے خاص تھی اور آنے والے مسیح موعود کے تمام صفات مجھ میں قائم کئے۔ خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت تھی۔ جو میں باوجود ان الہامی تصریحات کے منشاء پر اطلاع نہ پا سکا اور ایسے عقیدہ کو جو ان الہامات کے صریح مخالف تھا براہین احمدیہ میں لکھ دیا۔ اس تحریر سے میری بریّت ثابت ہوتی ہے۔ کہ وہ الہامات میری بناوٹ اور منصوبہ سے مبرّا اور منزّہ ہیں" (ایام الصلح ص ۱۴۹)

لائیں گے۔ تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام
جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔
ص ۵۹۳ مسیح کے جلالی طور پر ظاہر ہونے کا
اشارہ۔ ص ۱۰۱ [1]

(۳)۔ **مسیح کے آسمان سے اترنے کے متعلق**
پادریوں کی خواہیں۔ ص ۷۸۵

(۴)۔ **مسیح اور مؤلف براہین میں مشابہت**
اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم
نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے۔ گویا
ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی
درخت کے دو پھل ہیں۔ اور بحدی اتحاد
ہے کہ نظر کشفی میں نہایت ہی باریک
امتیاز ہے۔ ص ۵۹۳

مسیحی معجزات :-

(۱)۔ **اعتراض**۔ بیت خدا کے حوض مذکورہ
انجیل یوحنا۔ ب ۵ کی بنا پر مسیحی معجزات
پر اعتراض ص ۵۱۱

(۲)۔ **معجزہ**۔ یہودا اسکریوطی کی خراب نیت
پر مسیح کا مطلع کیا جانا اس کا ایک معجزہ
تھا۔ ص ۵۱۲

مطبع۔ سفیر ہند کے مہتمم کی تعریف کردہ نہایت
محنت صحت اور صفائی اور کوشش سے کام
انجام دیتے ہیں۔ ص ۱۱۷

مقدمہ۔ براہین اور مقاصد اجب

الاظہار۔ ص ۱۷

(۱)۔ اس کتاب کی تصنیف سے ہمارا مقصد
کسی دل کو رنجیدہ کرنا یا کسی نوع کا
بے اصل جھگڑا اٹھانا نہیں بلکہ محض حق
اور راستی کا ظاہر کرنا مراد دلی اور منشاء
قلبی ہے۔ اور مخالفین اسلام کے مذاہب
اور ان کے معتقدات کے ذکر کرنے کی
ضرورت۔ ص ۱۷

(۲)۔ اگر کوئی صاحب بر طبق شرائط مندرجہ اشتہار
اس کتاب کا جواب دینا چاہیں تو ان پر
لازم ہوگا کہ وہ بغرض مقابلہ دلائل فرقان مجید
اپنی کتاب کے دلائل بھی پیش کریں۔
اور ہمارے دلائل کو بھی توڑ کر دکھلا دیں۔
ص ۱۸

(۳)۔ ہم نے اس کتاب میں جس قدر دلائل حقیقت
قرآن مجید و براہین صدق رسالت
خاتم النبیینؐ اور فضائل و محاسن قرآن شریف
کے اور آیات بینات منجانب اللہ
ہونے کے اس کتاب میں درج کئے
ہیں۔ وہ سب دلائل وغیرہ اس کتاب
مقدس سے ماخوذ اور مستنبط ہیں اسی طرح
مقابلہ کرنے والوں کو دعویٰ اور دلائل

[1] یہ بیان جو براہین احمدیہ میں درج ہو چکا ہے صرف اس سرسری پیروی کی وجہ سے ہے جو ملہم کو قبل از انکشاف اصل حقیقت اپنے نبی کے آثار مرویہ کے لحاظ سے لازم ہے کیونکہ جو لوگ خدا سے الہام پاتے ہیں وہ بغیر بلائے نہیں بولتے اور بغیر سمجھائے نہیں سمجھتے اور بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے اور اپنی طرف سے کوئی دلیری نہیں

اپنی الہامی کتاب سے پیش کرنے چاہئیں۔
ص۵۵

(۴)۔ یہ کتاب کمال تہذیب اور رعایت آداب سے تصنیف کی گئی ہے۔ اس میں کوئی ایسا لفظ نہیں جس سے بزرگ یا پیشوا کسی فرقہ کی کسر شان لازم آوے اور خود ہم ایسے الفاظ کو صراحتاً یا کنایتہً اختیار کرنا خبث عظیم سمجھتے ہیں۔ ص۹

مقرب الٰہی :۔

مقرب الٰہی کسی انسان کو اس وقت کہا جاتا ہے جب وہ ارادہ اور نفس اور خلق اور تمام اضداد اور اغیار سے بکلی الگ ہو کر طاعت اور محبت الٰہی میں سراپا محو ہو جاوے۔
ص $\frac{۵۸۷}{۲۲}$

مقربین بارگاہ الٰہی :۔

آفتاب اور چاند کی طرح آسمانی نور ہیں۔ اور ان کی توجہ اور دعا اور صحبت اور عقد ہمت بشرط قابلیت الطرفین روحانی کی دوا ہے ان کا وجود خلق اللہ کے لئے ایک رحمت ہوتا ہے۔ ص $\frac{۲۵۶}{۲۲}$

مقطعات

الٓمّٓ کے معنے ہیں۔ میں خدا ہوں جو سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ اس کی دلیل الٓمّٓ میں قرآن شریف کی نزول کی علت فاعلی بیان کی گئی ہے۔ پھر علت مادی کہ اس کا مادہ علم الٰہی ہے۔ اور لاریب فیہ میں اس کی علت صوری بیان کی ہے پھر علت رابعہ یعنی علت غائی قرآن شریف کی ھدی للمتقین میں بیان فرمائی ہے۔ ص۲۰۱-۲۰۰

منظوم کلام :۔

اردو میں

(۱)۔ آؤ عیسائیو ادھر آؤ۔
نور حق دیکھو راہ حق پاؤ
ص $\frac{۲۹۵-۳۰۰}{۲۲}$

(۲) جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
ص۱۹۸

(۳) خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو اک عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
ص۱۰۷

(۴)۔ نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلا نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا
ص $\frac{۳۰۵}{۲۲}$

(۵)۔ یا اد خودی سے باز بھی آؤ گے یا نہیں
خو اپنی پاک صاف بناؤ گے یا نہیں
ص۵۷

فارسی زبان میں

الا اے کمر بستہ برافترا
مکش خویشتن را بہ ترک حیا
ص ۲۷-۲۳۰ / ح

اے خالق ارض و سما بر من در رحمت کشا
دانی تو آں درد مرا کہ دیگراں پنہاں کنم
ص ۶۱۳ / ح ح

اے خدا اے چارۂ آزارِ ما
اے علاج گریہ ہائے زارِ ما
ص ۶۲۶-۶۲۹ / ح ح

اے در انکار ماندہ از الہام
کرد عقلِ تو عقل را بدنام
ص ۱۶۲ / ح

اے سر خود کشیدہ از فرقان
پا نہادہ بہ تیہ طغیان
ص ۳۵۹-۳۷۸

از نور پاک قرآں صبح صفا دمیدہ
بر غنچہ ہائے دلہا بادِ صبا وزیدہ
ص ۳۰۴ / ح ح

از وحی خدا صبح صداقت بدمیدہ
چشمے کہ ندید آں صحف پاک چہ دیدہ
ص ۳۳۵ / ح

بدل دردے کہ دارم از برائے طالبان حق
نے گردد بیاں آں درد از تقریر کوتاہم
ص ۲۳

بیا اے طلبگار صدق و سداد
بخواں از سر خوض و فکر ایں کتاب
ص ۸۳-۸۵

ترا عقل تو ہر دم پائے بند کبر میدارد
بروئے عقلے طلب کن کت ز خود بینی برون آرد
ص ۱۴۹ / ح

چشم و گوش و دیدہ بند اے حق گزیں
یاد کن فرمان قُل للمؤمنین
ص ۶۰۲ / ح ح

حاجت نُور بود ہر چشم را
ایں چنیں افتاد قانون خدا
ص ۱۷۱ / ح

عیشِ دنیائے دوں دمِ چند است
آخرش کار با خداوند است
ص ۱۲۴

گر نبودے در مقابل روئے مکروہ و سیہ
کس چہ دانستے جمالِ شاہد گلفام را
ص ۱۰۶

ہر دم از کاخ عالم آوازیست
کہ کشش بانی و بنا سازیست
ص ۱۳

ہست فرقان آفتاب علم و دین
تا برندت از گماں سوئے یقیں
ص ۱۶۰ / ح

ہست فرقان مبارک از خدا طیب شجر
نونہال نیک بود و سایۂ دارد پر زبر

ص ۶۱۲ / ۲۲

مذکورہ بالا قصائد و مثنویوں میں سے بعض سینکڑوں ابیات پر مشتمل ہیں۔ ہم نے ہر ایک کا پہلا شعر درج کر دیا ہے۔

موسیٰ علیہ السلام۔

(۱)۔ اُمّ موسیٰؑ کو یقینی الہام ہوا تھا۔

ص ۲۹۴ / ۲۲

(۲)۔ موسیٰؑ کا خضر کے پاس جانا۔ ص ۲۹۴ / ۲۲

مؤلف براہین احمدیہ

(۱)۔ مؤلف براہین کی ماموریت کی غرض

"اس احقر عباد کو صدہا نشان آسمانی اور خوارق غیبی اور معارف و حقائق مرحمت فرما کر اور صدہا دلائل قطعیہ پر علم بخش کر یہ ارادہ فرمایا ہے کہ تا تعلیمات حقّہ قرآنی کو ہر قوم اور ہر ملک میں شائع اور رائج فرماوے اور اپنی حجت ان پر پوری کرے۔ اور اسی ارادہ کی وجہ سے خداوند کریم نے اس عاجز کو توفیق دی کہ اس ۱۰ ہزار روپے کا اشتہار کتاب کے ساتھ شامل کیا گیا۔

ص ۵۹۶ / ۲۲

(۲)۔ مؤلف براہین کی یکتائیت

خداوند کریم نے جو اسباب اور وسائل اشاعت دین کے اور دلائل اور براہین اتمام حجت کے لئے محض اپنے فضل و کرم سے اس عاجز کو عطا فرمائے ہیں۔ وہ امم سابقہ میں سے آج تک کسی کو عطا نہیں فرمائے اور جو کچھ اس بارے میں توفیقات غیبیہ اس عاجز کو دی گئی ہیں۔ وہ ان میں سے کسی کو نہیں دی گئیں۔ ص ۵۹۷ / ۲۲

(۳)۔ مؤلف براہین پر جو رؤیا اور کشوف ظاہر ہوئے۔

قریب تین ہزار کے کشف صحیح اور رؤیا صادقہ سے تالیف براہین تک مشرف ہونا۔ اور دو سو جگہ سے زیادہ قبولیت دُعا کے آثار نمایاں ہونا۔ اسی طرح کشف قبور اور دوسرے انواع و اقسام کے عجائبات کا سورہ فاتحہ کے التزام ورد سے ظہور پکڑتے رہے۔ اور جو پیشگوئیاں اس عاجز پر ظاہر ہوتی رہی ہیں۔ جن میں سے بعض پیشگوئیاں مخالفوں کے سامنے پوری ہو گئیں۔ اور پوری ہو جاتی ہیں۔ وہ دو انجیلوں کی ضخامت سے کم نہیں۔

ص ۶۲۳-۶۲۵ / ۲

(۴)۔ مؤلف براہین کے مخاطبات الٰہیہ سے مشرف ہونیکی وجہ

خداوند کریم نے رسول مقبولؐ کی متابعت اور محبت کی برکت سے اور اپنے پاک کلام کی پیروی کی تاثیر سے اس خاکسار کو اپنے مخاطبات سے خاص کیا ہے۔ اور علوم لدنیہ سے سرفراز فرمایا ہے۔ اور بارہا بتلایا ہے کہ یہ سب تفضلات اور احسانات اور یہ سب تلطفات اور توجہات اور یہ سب انعامات و تائیدات اور یہ سب مکالمات و مخاطبات بیمن متابعت و محبت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

ص۲۴۵ - ۲۴۶ ج

مؤیّد من اللہ اور منجّم ہیں اور ان کی پیشگوئیوں میں فرق

مؤیّد من اللہ کی پیشگوئیاں اصل مقصود نہیں ہوتیں۔ بلکہ اصل مقصود کی شناخت کے لئے علامات و آثار ہیں۔ دوسرے وہ نجومیوں جوتشیوں رمّالوں اور کاہنوں کی طرح صرف پوشیدہ چیزیں ہی نہیں بتانے کہ ان کا حال ان سے مشتبہ ہو جائے بلکہ ان کے شامل حال ایک عظیم الشان نور کیا جاتا ہے جس سے وہ شناخت کئے جاتے ہیں۔ اور وہ اُن کا نور کبھی فراست کے لباس میں کبھی قوت نظریہ کی بلند پروازی اور کبھی قوت عملیہ کی حیرت انگیز کارگذاری میں کبھی اخلاق کے رنگ میں اور کبھی کشوف صادقہ کے رنگ میں ظاہر ہوتا ہے۔

ص۲۴۵ - ۲۴۶ ج

(۲)۔ دوسروں کی پیشگوئیوں میں فاش غلطیاں نکل آتی ہیں۔ اور مؤید من اللہ کی پیشگوئیاں ہمیشہ سچائی کے نور سے منور ہوتی ہیں۔ اور تائید سے لازم و ملزوم ہوتی ہیں۔ خدا اپنے بندوں کا آپ متولی ہوکر حیرت انگیز طریق پر ان کی تائید کرتا ہے۔ اور بیسیوں دفعہ قبل از وقوع تائید کا وعدہ کرکے پورا کرتا ہے۔ ص۵۵ ج

میزان الحق

مؤلفہ پادری فنڈر صاحب کا حوالہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عیسائیوں کو جنہوں نے انجیل پر عمل ترک کر دیا تھا۔ تنبیہ اور سزا دینا منظور تھا۔

ص۱۱۸ ج

ن

ناگ پوجا کا ذکر ص ۲۰۳/حح

نبوّت :-

نبوّت کی علّتِ غائی تعلیم اصول نجات ہے۔ ص ۱۱۳

نبی (انبیاء)

(۱)۔ انبیاء کے پاک اور معصوم ہونے کی دلیل۔ ص ۹۴-۹۷

(۲)۔ افضل الانبیاء وہ نبی ہے جو دنیا کا مربیٔ اعظم ہے۔ اور وہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ص ۹۷/ح

(۳)۔ انبیاء کا غیبی مدد سے ان کے دشمنوں کی مخالفانہ تدبیر کے باوجود ترقی کرنا۔ ص ۱۰۵

(۴)۔ نبیوں کے کمالات۔ اس اشکال کا جواب کہ نبیوں کے کمالات وہ لوگ کیونکر پالیتے ہیں جو نہ نبی ہیں نہ رسول۔ ص ۵۴۸-۵۵۰/حح

نجات :-

(۱)۔ سچی نجات کیا ہے۔ ص ۳۵۰/حح

(۲)۔ نجات حقیقی کی برکتیں اسی دنیا میں ظاہر ہو جاتی ہیں۔ ص ۴۴۲

(۳)۔ سوال۔ جن لوگوں تک الہامی کتاب نہیں پہنچی ان کی نجات کا کیا حال ہے۔
جواب۔ اگر ایسے لوگ بالکل وحشی اور عقل انسانی سے بے بہرہ ہیں۔ تو وہ ہر ایک بازپرس سے بری اور مرفوع القلم ہیں۔ اور مجانین اور مسلوب الحواسوں کا حکم رکھتے ہیں۔ لیکن جن میں کسی قدر عقل اور ہوش ہے۔ ان سے بقدر عقل ان کی محاسبہ ہوگا۔ ص ۲۰۳/ح

(۴)۔ نجات دہندہ۔

(۱) وہ علامات اور شرائط کیا ہیں جن سے سچے اور جھوٹے نجات دہندہ میں تمیز کی جا سکے۔ ص ۲۴۴/ح

(۵)۔ سچا نجات دہندہ صرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ص ۲۴۵/حح

نجومی :-

نجومیوں اور انبیاء کے امور غیبیہ بتلانے میں فرق۔ ص ۲۴۴/ح و ص ۳۵۱/حح

(دیکھو پیشگوئیاں)

نزول الہام :-

(۱)۔ نزول الہام کی صورتیں دیکھو زیر الہام۔

(۲)۔ نزول وحی کے بعض افراد بشریہ سے خاص ہونے کا ثبوت اور اس کا

فلسفہ۔ صـ ۱۸۸ - ۱۹۸ / ح

نشان الٰہی کس کو نہیں دکھایا جاتا۔

(۱)۔ جب سائل کے صدق نیت میں فتور ہو اور سینہ خلوص سے خالی ہو تو پھر ایسے سائل کو کوئی نشان نہیں دکھلایا جاتا۔

صـ ۵۵۱ / ح ح

(۲)۔ مسیح علیہ السلام کے قول کہ اس زمانہ کے لوگوں کو کوئی نشان نہیں دیا جائے گا (مرقس ۸/۱۲) سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس وقت تک مسیح سے کوئی معجزہ صادر نہیں ہوا تھا۔

صـ ۵۵۱ / ح ح

نظم:۔ دیکھو منظوم کلام۔

نفخ رُوح:۔

نفخت فیك روح القدس

حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش بلا توسط اسباب ہے۔ ایسا ہی روحانی آدمؑ میں بلا توسط اسباب ظاہریہ نفخ رُوح ہوتا ہے۔ اور یہ نفخ رُوح حقیقی طور پر انبیاء علیہم السلام سے خاص ہے۔ اور بطور تبعیت اور وراثت کے بعض افراد خاصہ امتِ محمدیہ کو یہ نعمت عطا کی جاتی ہے۔

صـ ۵۹۱ / ح ح

نواب:۔

(۱)۔ اقبال الدولہ صاحب حیدر آباد نواب صاحب کو ملکہ مالیر۔ براہین نسخہ سو روپیہ میں اور ۲ نے تین نسخے سو روپیہ میں خریدے۔

(۲)۔ ایک نواب کا براہین کی خریداری کا وعدہ کر کے اس بہانہ پر انکار کرنا کہ دینی مباحثات کی کتابوں کا خریدنا اور ان میں مدد دینا خلاف منشاء گورنمنٹ انگریزی ہے۔ اور اس کا مفصل جواب۔

صـ ۳۲۰

نور (وحی)

انوار ثلاثہ (۱) نور قلب آیت اللہ نور السموات میں شیشہ سے۔ (۲) نور عقل تیل سے (۳)۔ نور وحی مصباح سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اور اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ نور وحی نازل نہیں ہوتا جب تک کہ نور قلب اور نور عقل کمال درجہ تک نہ پایا جائے۔

صـ ۱۹۵ / ح

نور احمدؐ:۔

نور احمدؐ امرتسری جو حاجی حافظ مولوی ابو عبد اللہ غلام قصوری کے

شاگرد تھے۔ ان کی موجودگی میں ایک
پیشگوئی کا کشفی صورت میں دکھائے جانا اور
اس کا پورا ہونا۔ صفحہ ۵۶۲/۲۲

نورافشاں۔ اخبار نورافشاں کے وساوس کا
جواب۔ (انجیل کے ناقص ہونے کا ثبوت)
صفحہ ۳۰۰/۲۲ و صفحہ ۳۰۱/۲۲

نورِالہام:۔

نورِالہام خاص خدائی طرف سے اور اس
کے ارادہ سے نازل ہوتا ہے۔ یونہی
اندر سے جوش نہیں مارتا۔
صفحہ ۲۳۷/۲

نیک:۔

(۱) مسیح کے قول کوئی نیک نہیں مگر ایک کا
صحیح مطلب۔ صفحہ ۵۱۱/۲۲

نیک ظنی:۔

(۱) انسان میں ایک فطرتی قوت ہے جو شخص
بلاوجہ بدظنی کی عادت پکڑے تو وہ سودائی
یا وہمی یا مجنون یا مسلوب الحواس
ہوتا ہے۔
صفحہ ۹۶/۲

(۲) نیک ظنی نجابت اور سعادت کا
معیار ہے۔ صفحہ ۹۶

و

وارث منصب رسول:۔

منصب وارث الرسول چاہتا ہے
کہ اس کا علم باطنی قطعی اور یقینی ہو۔
صفحہ ۷۵۷/۲۲

واعظ:۔

واعظ وہی مؤثر ہوتا ہے۔ جو سامع کی
نظر میں بارعب اور بزرگ اور اپنی بات
میں سچا اور اپنے علم میں کامل اور اپنے
عہدوں میں وفادار بھی ہو۔
صفحہ ۳۳۹-۳۴۰/۲

وجودی اور ویدانتی:۔

انہوں نے اپنے کشوف مشتبہ کے
دھوکہ سے جو تمام سلوک کی حالت
میں اکثر پیش آجاتے ہیں سیا جو سودا انگیز
ریاضتوں کا ایک نتیجہ ہوتا ہے سخت
مغالطات میں پڑ کر یا کسی نے مسکر اور
بےخودی کی حالت میں جو ایک قسم کا
جنون ہے خالق اور مخلوق میں جو باعتبار
طاقتوں اور قوتوں اور کمالات اور
تقدسات کے ابدی امتیاز اور

فرق ہے۔ نظر سے ساقط کر دیا۔ اور ان کو
ایک دوسرے کا عین قرار دے دیا۔
ص ۵۹۶-۵۹۱ / ج

وجوہ بے نظیری قرآن مجید۔
ص ۴۴۶-۳۹۶ / ج

وحی :۔

(۱)۔ وحی عا الہام۔ سواد اعظم علماء کے نزدیک
مترادف ہیں۔ ص ۲۴۲ / ج ج

(۲) **وحی حسب فطرت یا مزاج موحیٰ الیہ**
نازل ہوتی ہے۔ موسیٰ کے مزاج میں جلال
اور غضب تھا۔ تو موسوی فطرت کے مطابق
توریت ایک جلالی شریعت نازل ہوئی۔
حضرت مسیح علیہ السلام کے مزاج میں حلم اور
نرمی تھی۔ سو انجیل کی تعلیم بھی حلم اور نرمی پر
مشتمل ہے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا مزاج بنہایت درجہ وضع استقامت
پر تھا۔ نہ ہر جگہ حلم پسند تھا نہ ہر مقام
پر غضب اس لئے قرآن شریف بھی
اسی طرز موزون و معتدل پر نازل ہوا۔
ص ۱۶۳ / ج

(۳)۔ **ختم وحی سے کیا مراد ہے؟** ص ۱ / ج

(۴)۔ وحی کے متعلق مولوی ابو عبداللہ قصوری
کے ایک رسالہ کا ذکر جس میں انھوں نے
اس کے آخر میں الہام اور وحی کے بارے
میں کچھ اپنی رائے ظاہر کی ہے جس سے
معلوم ہوتا ہے کہ انہیں اولیاء اللہ کے
الہام سے انکار ہے۔ ص ۲۱۱ / ج ج

(۵)۔ **ضرورت نزول وحی یا اصل حقیقت وحی**
نزول وحی بغیر کسی موجب مقتضی نزول وحی
نہیں ہوتا بلکہ ضرورت کے بعد حسب
ضرورت ہوتا ہے۔ ص ۴۵ / ج

(۶)۔ **غیر انبیاء کو وحی ہونے کا ثبوت۔**
ص ۴۵۴ / ج ج

(۷)۔ **وحی اللہ کے نزول کا اصل موجب**
خدا تعالیٰ کی صفت رحمانیت ہے۔
کسی عامل کا عمل نہیں۔ ص ۱۲۰ / ج

(۸) (نور) **وحی کے نزول کا فلسفہ**
نور وحی کے نازل ہونے کا یہی فلسفہ ہے
کہ وہ نور پر ہی وارد ہوتا ہے تاریکی پر
نہیں۔ کیونکہ فیضان کے لئے مناسبت
شرط ہے۔ اور تاریکی کو نور سے کچھ
مناسبت نہیں۔ بلکہ نور کو نور سے
مناسبت ہے۔ ص ۱۹۵ / ج

(۹)۔ **وحی کے نزول کیلئے نفوس صافیہ**
کا مخصوص ہونا اور اس کی وضاحت
آفتاب کی مثال سے۔ ص ۱۸۹ / ج

وزیر سنگھ:۔

وزیر سنگھ کا ایک روپیہ بطور نذرانہ دینا
اور الہام "بست ویک روپیہ آنے والے
ہیں" کا پورا ہونا۔ ص ۶۲۳/حح

وساوس (کتاب الٰہی اور الہام کے متعلق)

برہمو سماج کے ان وساوس کا ردّ جو انہوں
نے اس لئے بنا رکھے ہیں، تا خدا کی کتاب
کے قبول کرنے سے عذر کرنے کی کوئی وجہ
پیدا ہو جائے اور انتظام امر دین ادھورا
رہ جائے اور اپنے کمال کو نہ پہنچے۔ ص ۱۶۰/ح

وسوسہ اوّل:۔

یہ بحث کہ الہامی کتاب انسانی طاقتوں سے
باہر ہے۔ اصل بحث الہام کی ایک فرع ہے
جب الہام ہی عند العقل ضروری نہیں
تو پھر یہ بحث کرنا بے فائدہ ہے کہ کسی
کتاب کی نظیر بنانے سے قوائے بشریہ
عاجز ہیں یا نہیں۔

جواب:۔

عقل انسانی نجات کے لئے کافی نہیں۔ نہ
ہی خدا تک پہنچا سکتی ہے۔ اور عقل
ہی کی وجہ سے دُنیا میں مختلف
فرقے بنتے ہیں۔ کوئی دہریہ بنا کوئی طبعیہ
کوئی کسی طرف جھکا کوئی کسی طرف اور
یقینِ کامل قائلینِ الہام کو حاصل ہوا
اور ان کی اعلیٰ درجہ کی صفات کا ذکر۔
پس الہام کی ضرورت ہے جو عقل
کا جوڑا ہے۔ عقل "ہونا چاہیئے"
تک پہنچاتی ہے۔ لیکن الہام خدا
کے "موجود ہونے" اور "ہے" کا علم دیتا
ہے۔ ص ۱۶۱-۱۷۷

وسوسہ دوم:۔

بصورت تسلیم کہ تکمیل معرفت کے لئے
ایک کامل اور بے تغیر الہام کی ضرورت
ہے یہ کہاں سے لازم آ گیا کہ وہ الہام
ضرور خدا نے نازل کیا ہے کیونکہ دُنیا
میں انسان کو بہت سی چیزوں کی ضرورت
ہے۔ مگر خدا نے اس کی وہ ضرورتیں پوری
نہیں کیں۔ مثلاً انسان چاہتا ہے اسکو
موت نہ آوے مفلس اور بیمار نہ ہو، مگر وہ مرتا
ہے اور مفلس اور بیمار ہوتا ہے۔ ص ۱۷۷/ح

جواب:۔

جب ایسا الہام قرآن مجید میں موجود
ہے تو پھر موجود کو غیر موجود اور اس کی ضرورت
کو فرضی سمجھنا ان لوگوں کا کام ہے جن
کی قوت بینائی جاتی رہی۔

ص ۱۷۸/ح

وسوسہ سوم :-

اگر مجرد عقل کے ذریعہ سے معرفت تام و
یقین تام میسر نہ ہو تب بھی کسی قدر معرفت
تو حاصل ہوتی ہے وہی نجات کے لئے کافی
ہے۔ ص ۱۷۹

جواب :-

نجات اور خاتمہ نیک ہونے کا یقین یقین
کامل پر موقوف ہے۔ اور وہ خدا کی بے نظیر
کتاب کے بدوں حاصل نہیں ہو سکتا ایسا ہی
غلطیوں سے بچے رہنا بجز معرفتِ کامل
ممکن نہیں۔ اور معرفتِ کامل بھی الہام
کامل کے بغیر ناممکن ہے۔ ص ۱۷۹

وسوسہ چہارم :-

اگر تکمیل معرفت الہامی کتاب پر ہی موقوف
ہے۔ تو اس صورت میں بعید نہ تھا کہ تمام
بنی آدم کو الہام ہوتا۔ تا سب لوگ
براہِ راست مرتبہ کمال معرفت تک پہنچ
جاتے۔ اور ربانی فیض کو بلا واسطہ پا لیتے
کیونکہ اگر الہام فی نفس الامر ایک جائز الوقوع
امر ہے۔ تو پھر ہر ایک انسان کا ملہم ہونا
جائز ہے۔ اگر نہیں تو پھر کسی کا نہیں۔ ص ۱۸۱

جواب :-

صاحب الہام ہونے میں استعداد اور قابلیت
شرط ہے یہ نہیں کہ ہر کس و ناکس کو خدا تعالیٰ
کا پیغمبر بنا دیا جائے اور ہر ایک پر حقانی
وحی نازل ہو جایا کرے۔ قرآن شریف
سے تائیدی آیات۔ ص ۱۸۱

وسوسہ پنجم :-

اگر کامل معرفت قرآن پر ہی موقوف
ہے تو پھر خدا نے اس کو تمام ملکوں میں
اور تمام معمورات قدیم و جدید میں کیوں
شائع نہ کیا۔ اور کیوں کروڑہا مخلوقات
کو اپنی معرفت کاملہ اور اعتقاد صحیح سے
محروم رکھا۔ ص ۱۹۸

جواب :-

جب یہ ثابت کر دیا گیا کہ کامل معرفت
اور حصول یقین صرف اس الہام سے
ہو سکتی ہے جو اپنی ذات و کمالات میں
بے مثل ہو۔ اور وہ بے مثل کتاب صرف
قرآن شریف ہے تو پھر یا تو منکرین ان
براہین کو توڑیں جو اس کے بے مثل ہونے
پر پائی جاتی ہیں۔ اور یا اس کے کمالات تامہ
کسی دوسری کتاب میں دکھائیں۔ ورنہ اس
کی حقانیت تسلیم کریں۔ اشاعت کا
سوال درست نہیں۔ اگر آفتاب عالمتاب
کی روشنی بعض امکنہ ظلمانیہ تک نہیں

پہنچی یا اگر بعض نے آفتاب کو دیکھ کر آنکھیں
بند کر لیں تو کیا اس سے لازم آئے گا کہ
آفتاب منجانب اللہ نہیں اور اس کی تائید
میں آیاتِ قرآنیہ کا ذکر۔ صفحہ ۱۹۹ ح

وسوسہ ششم :-

معرفتِ کامل کا ذریعہ وہ چیز ہو سکتی ہے جو
ہر وقت اور ہر زمانہ میں کھلے طور پر نظر آتی
ہے۔ سو یہ صحیفہ نیچر کی خاصیت ہے۔
جو کبھی بند نہیں ہوتا اور ہمیشہ کھلا رہتا
ہے۔ وہ چیز کبھی رہنما نہیں ہو سکتی جس کا
دروازہ اکثر اوقات بند رہتا ہے۔ اور
کسی خاص زمانہ میں کھلتا ہے۔ صفحہ ۲۰۰ ح

جواب :-

اگر صحیفہ قدرت کھلا ہوا ہوتا تو اس پر
بھروسہ کرنے والے کیوں ہزارہا غلطیوں
میں ڈوبتے۔ اور مختلف الرائے ہوتے
کوئی خدا کے وجود کا قائل اور دوسرا
سرے سے انکاری ہوتا۔ اور اس کے
پڑھنے والے ہزارہا حکیم اور فلاسفر دہریہ
اور طبعی ہو کر مرتے یا بتوں کے آگے ہاتھ
جوڑتے۔ مگر وہ راہ جو نہایت صاف
اور سیدھی اور ہمیشہ سے کھلی ہوئی اور
مقصود تک پہنچاتی ہوئی چلی آئی ہے وہ
وحی ربانی ہے (الہام ہی ایک ایسی چیز
ہے جس نے جنگلی اور وحشی آدمیوں پر اپنا
اثر ڈال کر اپنا متبع بنا لیا۔ خلاصہ کلام
یہ کہ ایمان اور عمل اور جزا سزا کی امید
کی رُو سے کھلا ہوا اور مفتوح دروازہ
خدا کے سچے الہام اور پاک کلام کا
دروازہ ہے۔ دیکھو۔ صفحہ ۲۰۷-۲۲۲ ح

وسوسہ ہفتم :-

کسی کتاب پر علم الٰہی کی ساری صداقتیں
ختم نہیں ہو سکتیں۔ پھر کیونکر امید کی جائے
کہ ناقص کتابیں کامل معرفت تک پہنچا
دیں گی۔ صفحہ ۲۲۳ ح

جواب :-

یہ وسوسہ اس وقت قابل التفات ہوتا
جب برہمو سماج والوں میں سے خداشناسی
یا کسی دوسرے امر معاد کے متعلق کوئی
ایسی جدید صداقت نکالتا جس کا ذکر
قرآن شریف میں کہیں نہ ہوتا۔ پس جبکہ
علم معاد اور خداشناسی کی تمام صداقتیں
قرآن مجید میں پائی جاتی ہیں تو پھر اس کے
کامل ماننے میں انکار کیا تائیدی آیات
قرآنیہ (نیز دیکھو قرآن مجید کے کامل
ہونے کا ثبوت) صفحہ ۲۲۲ ح

وسوسہ ہشتم:-

انسان کو خدا کا ہمکلام تجویز کرنا ادب سے دور ہے۔ فانی کو ذات ازلی ابدی سے کیا نسبت اور مشت خاک کو نور وجوب سے کیا مشابہت۔ صفحہ ۲۳۱ ح

جواب:-

جس خدا نے انسان کو اپنے تقرب کی استعداد بخشی اور اپنی محبت اور عشق کے جذبات سے بے قرار کر دیا۔ اس کے کلام کے فیضان سے بھلا اس کا طالب محروم رہ سکتا ہے؟ انسان کا خدا کی محبت کے بے انتہا دریا میں ڈوبنا پھر کسی مقام میں بس نہ کرنا اس بات پر شہادت قاطع ہے کہ اس کی عجیب الخلقت روح خدا کی معرفت کے لئے بنائی گئی ہے پھر اگر اس کو وسیلہ معرفت کامل جو الہام ہے عطا نہ ہو تو یہ کہنا پڑے گا کہ خدا نے اس کو اپنی معرفت کے لئے نہیں بنایا حالانکہ برہمو سماج بھی معترف ہیں کہ انسان سلیم الفطرت کی رُوح خدا کی معرفت کی بھوکی اور پیاسی ہے۔ صفحہ ۲۳۱ ح

وسوسہ نہم:-

یہ اعتقاد کہ خدا آسمان سے اپنا کلام نازل کرتا ہے۔ بالکل درست نہیں۔ کیونکہ قوانین نیچر اس کی تصدیق نہیں کرتے اور کوئی آواز اوپر سے نیچے کو آتی ہم نہیں سنتے بلکہ الہام صرف ان خیالات کا نام ہے کہ جو فکر اور نظر کے استعمال سے عقلمند لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ صفحہ ۲۳۲ ح

جواب:-

جو صداقت بے شمار صاحب معرفت لوگوں نے بچشم خود مشاہدہ کی جس کا ثبوت ہر زمانہ میں طالب حق کو مل سکتا ہے۔ تو کسی روحانیت سے بے بہرہ اور محجوب القلب کے انکار سے صداقت کا کچھ نقصان نہیں مثلاً جس شخص نے مقناطیس نہیں دیکھا وہ دعویٰ کرے کہ وہ ایک پتھر ہی ہے کیونکہ قوانین قدرتیہ کا جہاں تک مجھے علم ہے۔ اس طور کی کشش کو میں نے پتھر میں مشاہدہ نہیں کیا۔ اس لئے میری رائے میں مقناطیس میں جو قوت جذب خیال کی گئی ہے وہ غلط ہے تو وہ شخص جاہل ہے۔ جو عدم علم کو عدم شے پر دلیل ٹھیراتا ہے اور اگر نظر و فکر و خیالات انسانی ہی الہامات ہوتے تو خدا کی طرح انسان بذات خود امور غیبیہ معلوم کر سکتا۔ لیکن ظاہر ہے کہ کوئی دانا سے دانا امر غیب نہیں بتلا سکتا۔ صفحہ ۲۳۳-۲۳۴ ح

وسوسہ دہم:-

الہام میں یہ خرابی اور نقص ہے کہ وہ معرفت

کامل تک پہنچنے سے کہ جو حیات ابدی اور
سعادت دائمی کے حصول کا مدار علیہ ہے
مانع اور مزاحم ہے کیونکہ الہام خیالات کی
ترقی کو روکتا ہے۔ اور الہام کے پابند ہونے کی
حالت میں ہر ایک بات میں یہی جواب کافی
سمجھا جاتا ہے کہ یہ امر ہماری الہامی کتاب
میں جائز و ناجائز لکھا ہے۔ اور قوای عقلیہ
کو ایسا معطل و بیکار چھوڑ دیتے ہیں۔ گویا خدا
نے ان کو وہ قوتیں ہی عطا نہیں کیں۔
بالآخر نفس انسانی کا عمدہ کمال کہ جو ترقی فی
المعقولات ہے۔ ضائع ہو جاتا ہے اور
معرفت کاملہ کے حاصل کرنے سے رک جاتا
ہے۔ ص ۲۹۵ - ۲۹۴ / ح

جواب:۔
الہام اور عقل متناقضین نہیں بلکہ سچے الہام کا
تابع عقلی تحقیقاتوں سے رک نہیں سکتا بلکہ
حقائق اشیاء کو معقول طور پر دیکھنے کے
لئے الہام سے مدد پاتا ہے اور الہام
کی حمایت اور اس کی روشنی کی برکت سے
عقلی وجوہ میں کوئی دھوکا اس کو پیش نہیں
آتا۔ اور ٹھیک ٹھیک عقلمندی کا راہ اس
کو نظر آجاتا ہے۔ اور الہام عقل کو طرح
طرح کی سرگردانی سے بچاتا ہے پس عقل اور
الہام میں کوئی جھگڑا نہیں نہ الہام حقیقی
یعنی قرآن شریف عقلی ترقیات کے لئے
سنگ راہ ہے بلکہ عقل کو روشنی بخشنے والا
اور اس کا معاون و مددگار اور مربی
ہے۔ اور خود الہام ان کو عقل کے پختہ
کرنے کے لئے تاکید کرتا ہے۔ اور
اس کی تائید میں قرآنی آیات کا ذکر۔
ص ۲۹۸ - ۲۹۶ / ح

وسوسہ:۔
(۱)۔ اس وسوسہ کا جواب کہ حروف اور
الفاظ مفردہ خدا اور انسانی کلام میں
مشترک ہیں۔ سو ان میں خدا کے ساتھ
انسان کی شرکت لازم آتی ہے یہ سبب
کہ تعلیم زبان خدا کی طرف سے ہے۔
پس حروف اور الفاظ مفردہ بھی
خدا نے انسان کو سکھائے انسان صرف
املاء اور انشاء یعنی ترکیب کلمات کرتا
ہے۔ اور اس میں بھی وہ خدا کا ہرگز برابر
نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہونا جائز ہے ص
(۲)۔ اس وسوسہ کا جواب کہ الہام
موجب علم ظنی ہے قطعی نہیں۔ ص ۲۵۴ / ح
(۳)۔ اس وسوسہ کا جواب کہ اگر دنیا کا
الہام شریعت حقہ محمدیہ کے خلاف ہو تو

پھر کیا کریں۔ صفحہ ۲۶/ج

(۴)۔ اس وسوسہ کا جواب کہ ایک ادنیٰ امتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء یا صفات یا محامد میں کیونکر شریک ہو سکتا ہے۔

صفحہ ۲۷/ج

(۵)۔ پنڈت اگنی ہوتری برہمو سماج کے اس وسوسہ کا جواب کہ الہام الٰہی (یعنی خدا کلام کرے) ناممکن ہے۔ اور الہام دلی خیالات کا نام ہے۔

صفحہ ۳۷۸ - ۳۸۶/ج

(۶)۔ پنڈت اگنی ہوتری کے اس وسوسہ کا جواب کہ الہامی کتاب کسی انسان کے لئے اس کے ایمان کی بنیاد نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ الہامی کتاب سے پہلے خدا پر ایمان لانا ضروری ہے۔ کیونکہ ہر رشی اور پیغمبر نے اپنی اندرونی فطرت کے مطابق خدا متکلم کے وجود کو تسلیم کیا۔ صفحہ ۳/ج

وہم (اوہام)

(۱)۔ اس وہم کا جواب کہ خدا نے ایک بولی پر کفایت کیوں نہ کی۔ صفحہ ۴۵۳

(۲)۔ اس وہم کا جواب کہ خدا نے اس کلام کو جس کی غرض معرفت الٰہی تھی۔ ایسا ادق اور باریک کیوں بنایا یعنی عام فہم کیوں نہ رکھا

صفحہ ۴۶۹

(۳)۔ اس وہم کا جواب کہ کتب الہامیہ کم علموں اور کم فہموں اور امیوں اور بدوؤں کے لئے نازل ہوئی ہیں پس ان کی تعلیم بقدر عقول ان لوگوں کے ہونی چاہیئے۔ کیونکہ امی اور ناخواندہ نکات دقیقہ سے منتفع نہیں ہو سکتے۔

صفحہ ۴۷۲ - ۵۱۰

(۴)۔ اس وہم کا جواب کہ خدا نے مختلف طبائع کیوں پیدا کیں۔ اور کیوں سب کو ایسی توفیق عنایت نہ فرمائی جن سے وہ معرفت کاملہ اور محبت کاملہ کے درجے تک پہنچ جاتے۔ صفحہ ۲۰۳/ج

(۵)۔ برہمو سماج کے اس وہم کا جواب کہ الہام ایک قید ہے۔ اور ہم ہر ایک قید سے آزاد ہیں۔ اور آزاد قیدی سے اچھا ہوتا ہے۔ صفحہ ۳۳۰/ج

(۶)۔ برہمو سماج کے اس وہم کا جواب کہ الہام کا تابع ہونا ایک حرکت خلاف وضع استقامت اور منافی طریق فطرت ہے۔ کیونکہ حقیقت پر مطلع ہونے کے لئے انسان فطرتاً چاہتا ہے کہ عقلی دلائل سے اس حقیقت کو کھولا جائے۔

صفحہ ۱۱۰/ج

وید۔

(۱)۔ وید رگ۔ یجر۔ سام۔ اتھروَن کچھ معلوم نہیں کن پر نازل ہوئے مختلف آرا ہیں یہ مانے کہ یہ الگ الگ رشیوں کے بچن ہیں صحیح معلوم ہوتی ہے۔ صفحہ ۹۸-۹۹/ح

(۲)۔ وید کی تعلیم کا اثر۔
کروڑ ہا بندگان خدا کو مخلوق پرستی کی طرف جھکایا۔ آریوں کو صدہا دیوتاؤں کا پرستار بنایا۔ صفحہ ۴۸۰/ح ح

(۳)۔ وید اور شاستروں کی تعلیم کا ذکر۔
صفحہ ۱۰۱-۱۰۶

(۴)۔ وید میں شاعرانہ تلازمات اور شاعروں کی طرح انواع و اقسام کے استعارات بھی موجود ہیں۔
صفحہ ۴۷۷/ح

(۵)۔ رگ وید میں ایسی تشبیہات کا پایا جانا جن سے لوگ متنفر ہوں بلکہ ایسی جن کا خانہ میں وجود ہی نہیں جو دائرہ فصاحت و بلاغت سے خارج ہیں۔ صفحہ ۴۷۹/ح ح

(۶)۔ ویدوں کی فصاحت و بلاغت پر تنقید۔
صفحہ ۴۸۱/ح ح

(۷)۔ وید کلام الٰہی کی ضروری علامات سے خالی ہیں۔

(الف)۔ اس میں پیشگوئیوں کا نام و نشان نہیں۔ وید ہرگز اخبار غیبیہ پر مشتمل نہیں۔ صفحہ ۵۲۷/ح ح

(ب)۔ وید میں اس تکمیل علمی کا جس کے لئے کلام الٰہی نازل ہوتا ہے سامان موجود نہیں۔ صفحہ ۵۲۸/ح ح

(ج)۔ وید ان روحانی تاثیرات سے بکلی محروم ہے۔ جو قرآن مجید میں پائی جاتی ہیں۔ صفحہ ۵۲۸/ح ح

ھ

ہنٹر (ڈاکٹر)

ڈاکٹر ہنٹر کا اپنی مشہور تالیف میں یہ ذکر کہ مسلمان دل سے حکومت انگریزی کے خیر خواہ نہیں اور اس کے رد کا صحیح طریق اور مسئلہ جہاد کا ذکر۔
صفحہ ۱۳۸

ہندو۔

ہندوؤں کے اپنے دیوتاؤں کو کارخانہ ربوبیت میں شریک سمجھنا اور مسئلہ تناسخ کا ذکر۔ صفحہ ۲۷۴/ح

ی

یقین کامل

اس اعتقاد صحیح جازم کا نام ہے جس میں کوئی احتمال شک کا باقی نہ رہے۔ اور مقصود تحقیق کی نسبت پوری پوری تسلّی اور تشفی دل کو حاصل ہو جائے۔

ص ۱۵۴/ج

یوسٹ:

یوسٹ صاحب کو بھی قرآن مجید کی بے نظیر فصاحت و بلاغت کی گواہی دینی پڑی۔

ص ۴۷۵/ج ج

یوم الدین:

یعنی یوم الجزا، خالص اور کامل طور پر وہ عالم ہوگا۔ جو اس عالم کے ختم ہونے کے بعد آوے گا۔ اور وہی عالم تجلیات عظمیٰ کا مظہر اور جلال اور جمال کے پورے ظہور کی جگہ ہے۔

ص ۱۸۱/ج

یہود: زمن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہودیوں میں مخلوق پرستی اور عقائد حقہ سے بہت دوری آگئی تھی۔ انہوں نے رب العالمین کے علاوہ دوسرے ارباب بنائے ہوئے تھے۔ بعض نیچریوں کی طرح یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ انتظام دنیا قوانین منضبط معینہ پر چل رہا ہے۔

ص ۴۶۳-۴۶۵/ج

تمت بالخیر

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔